ماہنامہ

یوتھ انٹرنیشنل

لاہور پاکستان

امدادِ باہمی کے زرّیں اصولوں کے تحت معزز ممبران کی

ترقی و خوشحالی کی شاہراہ پر گامزن

دِی مسلم کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امدادِ باہمی کے زرّیں اصولوں کے مطابق اپنی درج ذیل برانچوں کی وساطت سے چھوٹے کاشتکاروں، دکانداروں اور صنعت کاروں کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، کارپوریشن کا مستعد اور با اخلاق عملہ ہمہ تن مصروفِ کار ہے

برانچیں

○ مسلم ٹاؤن — راولپنڈی	○ ڈھوک سیداں چوک ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی	○ بھارا کہو — ضلع اسلام آباد	○ جی ٹی روڈ — گوجرخان
○ مشین محلہ ۳ - جہلم	○ مین بازار ڈنگہ۔ ضلع گجرات	○ مین بازار — شیخوپورہ	○ سرکلر روڈ — قصور
○ غلہ منڈی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ	○ لاری اڈا کنگن پور ضلع قصور	○ تھینگ موڑ۔ ضلع قصور	○ سٹی روڈ۔ سرگودھا
○ مین بازار — روات	○ مین بازار۔ شاہ پور صدر	○ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات	○ مین روڈ جوہر آباد ضلع خوشاب
○ لاری اڈہ — جھاوریاں	○ صرافہ بازار۔ بھلوال	○ جی ٹی روڈ — کھاریاں	○ کچہری روڈ۔ چکوال
○ مین بازار ڈھڈیال۔ چکوال	○ ملہال مغلاں ضلع چکوال	○ لاری اڈہ دولتالہ ضلع راولپنڈی	○ بھون — ضلع چکوال
○ کلرکہار۔ ضلع چکوال	○ چوآ سیدن شاہ	○ بشارت۔ ضلع چکوال	○ پنن وال تحصیل پنڈ دادنخان
○ پنڈ دادنخان مین بازار	○ ٹمن — ضلع چکوال	○ للہ ٹاؤن تحصیل پنڈ دادنخان	○ مین روڈ — تلہ گنگ
○ پنبجند تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال	○ فوارہ چوک اٹک ضلع جہلم	○ چینجی تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال	○ مین بازار۔ فتح جنگ
○ مین کوہاٹ روڈ ،	○ پنڈی گھیب	○ چھب — ضلع اٹک	○ نرسری برانچ۔ کراچی
○ جنڈ۔ ضلع اٹک	○ کھیوڑہ — ضلع جہلم،	○ میانی اڈہ — ضلع چکوال	○ مجوزہ — ملک وال،
○ — لاہور	○ — مرید کے	○ — گوجرانوالہ،	○ ملتان خورد ،

منجانب :- سید ظہور حسین نوشاہی ڈائریکٹر/کنٹرولر آف برانچز

ہیڈ آفس: دی مسلم کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ

۵۹۰ رجی ناشن تھری کمپلیکس روڈ اسلام آباد فون: ۸۵۵۸۶۲ و ۸۵۴۷۱۰

زونل آفس ① کچہری روڈ چکوال ② مین روڈ تلہ گنگ چکوال ③ ۲،۷ اور یگا کمپلیکس گلبرگ لاہور

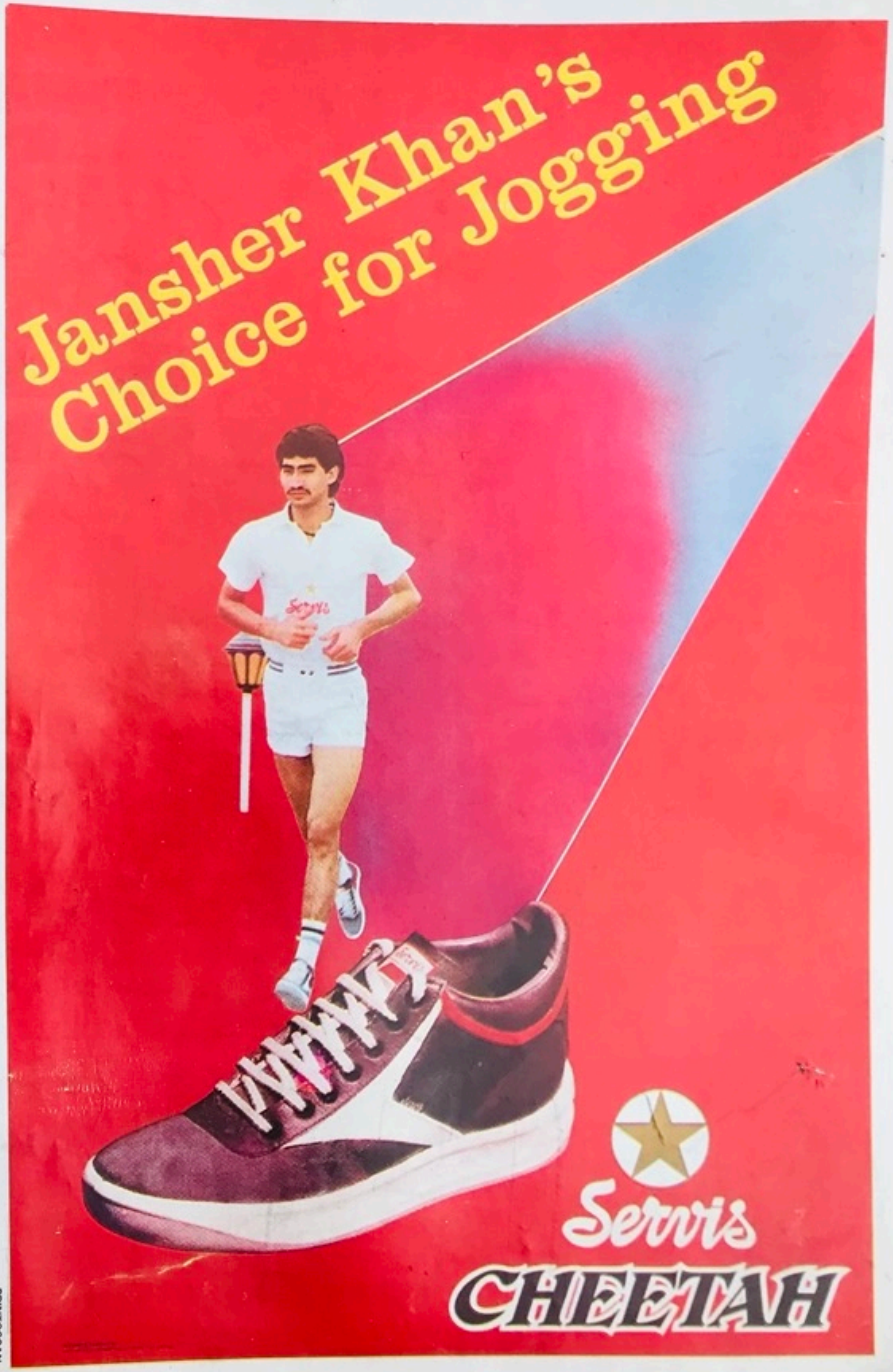

اسپورٹس وئیر میں منفرد مقام

سپر اسٹارز کی پسند

جاوید میانداد

ویپی کی بنی ہوئی کرکٹ کٹ اور سوئٹر میں ملبوس

کرکٹ شرٹ ○ ٹراؤزر ○ پل اوور ○ جوگنگ سوٹ

ٹریک سوٹ ○ اسپورٹس شرٹ

بنانے والے

کے ایم کامل اینڈ کمپنی ۱۰۰ انار کلی لاہور فون نمبر ۳۲۳۸۵۸ - ۳۱۱۳۳۲ - ۵۴۱۱۱

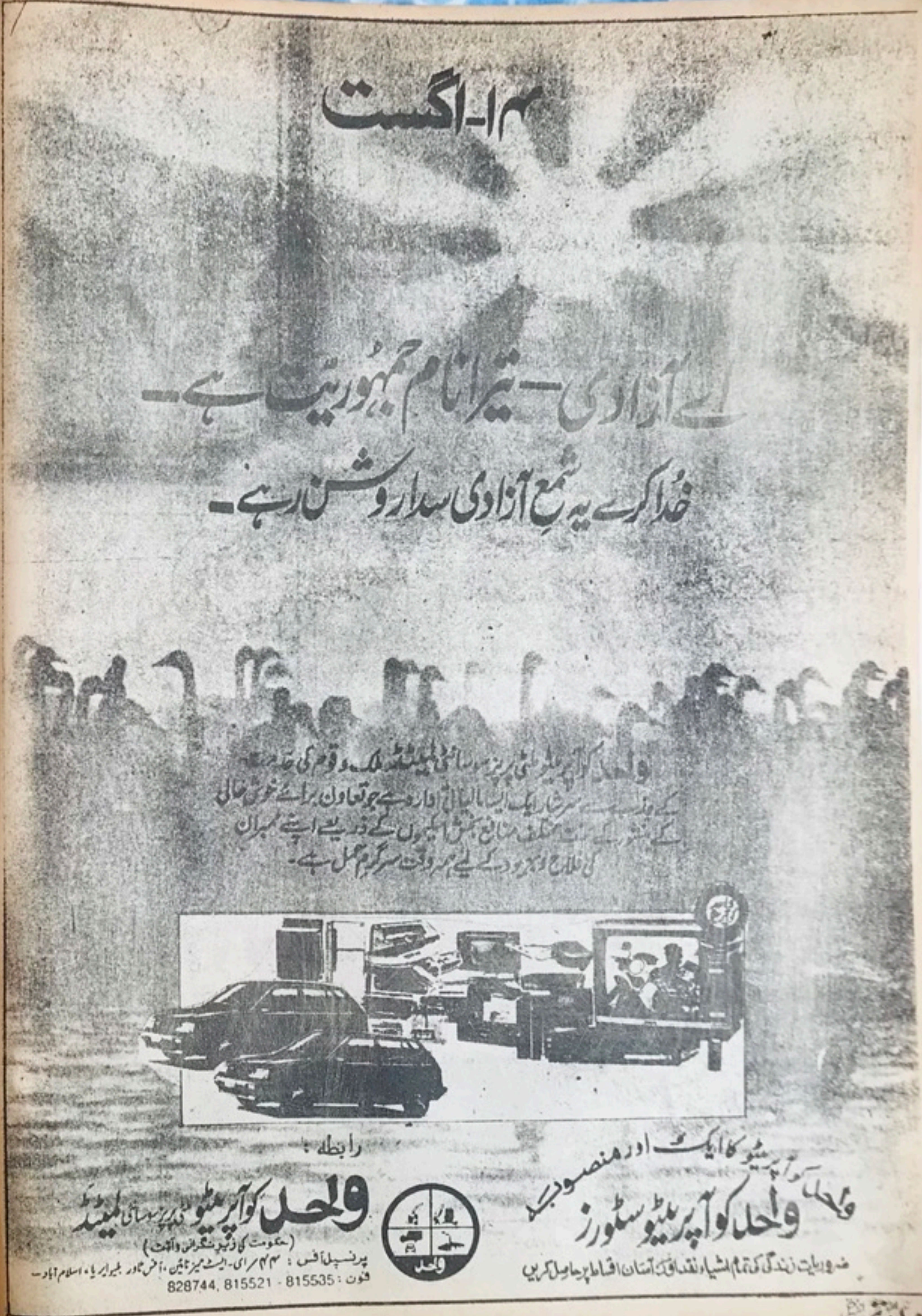

Midas

سیور کی جانب سے

ریفل کی تاریخ کا سب سے بڑا انعام

بمپر پرائز
۲۰ لاکھ روپے نقد

گرانڈ پرائز
۱۰ لاکھ روپے کے ۳ پرائز

بمپر پرائز
۵ لاکھ روپے کے ۵ پرائز

ایک لاکھ روپے کے ۱۰ پرائز

۵۰ ہزار روپے کے ۲۰ پرائز

۱۰ ہزار روپے کے ۱۰۰ پرائز

ایک ہزار روپے کے ۱۰۰۰ پرائز

۵ سو روپے کے ۲۰۰۰ پرائز

اور لاکھوں روپے کے ۱۰۰۰ سے زائد انعامات

SAVER

کھیلوں کے فروغ اور کھلاڑیوں کی بہبود کا قومی ادارہ

ریفل ٹکٹ خریدنے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۸۹ء

چوتھی قرعہ اندازی بتاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء

اچھا کھلاڑی بننے کے لئے میانداد کا پسندیدہ

کرکٹ کا سامان استعمال کریں

کھیلوں کے معیاری سامان کی ضمانت

میانداد اسپورٹس

آصف پیلس - بی - ایس ۲ - دکان نمبر ۱ بلاک ۱۳

(نزد ۵-سی آخری بس اسٹاپ) فیڈرل بی ایریا - کراچی

فون: ۴۱۹۹۷۹

ZS اسپورٹس کے معیاری سامان کی ضمانت کا نشان

دنیا کے عظیم کھلاڑیوں عمران خان، میاں داد، عبدالقادر، ویوین رچرڈز، مارشل، رچی رچرڈسن اور للی کی پسندیدہ اسپورٹس شاپ

زیدی اسپورٹس لاہور

۳۲ ملتان روڈ، نزد گرین بلڈنگ چوبرجی - لاہور

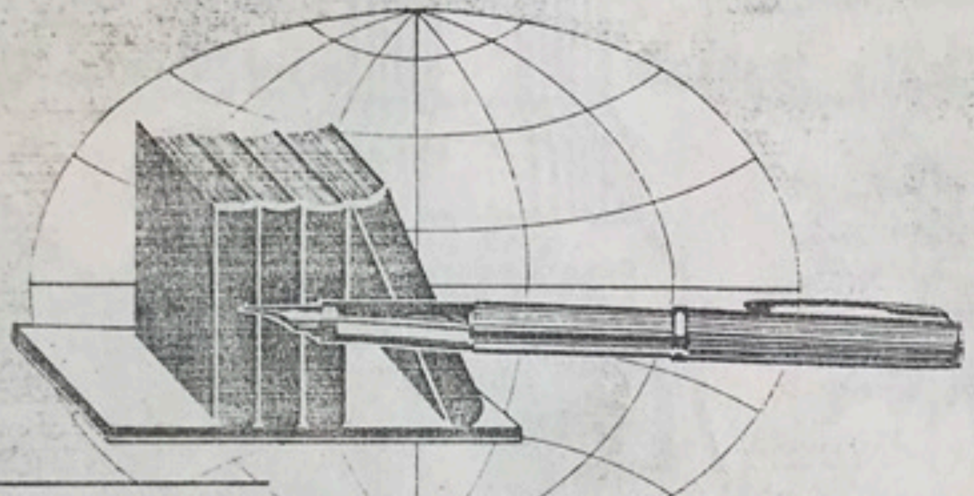

درخواستوں کیلئے آخری تاریخ ۲۴ اگست

قرضِ حسنہ

برائے بیرونِ پاکستان اعلیٰ تعلیم ۹۰-۱۹۸۹ء

پاکستان بینکنگ کونسل کو غیر معمولی صلاحیت رکھنے والے ایسے طالبعلموں، اساتذہ اور ٹرینیز سے قرضِ حسنہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں جو محدود مالی استطاعت کی بناء پر بیرونِ ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ درخواستیں مقررہ فارم پر معہ مطلوبہ کاغذات کے ۲۴ اگست ۱۹۸۹ء تک پاکستان بینکنگ کونسل میں جمع کرادی جائیں۔

قرضِ حسنہ کے اجراء کے لیے صرف وہ امیدوار زیرِ غور آسکیں گے جو:

- پاکستان / آزاد کشمیر کے شہری ہوں
- ۲۴ اگست ۱۹۸۹ء کو ۳۵ برس سے زیادہ عمر کے نہ ہوں
- مکمل اخراجات کی حد تک کوئی اسکالرشپ یا ملازمت نہ حاصل کر چکے ہوں
- تعلیم کے وہ تمام مراحل جو پاکستان میں دستیاب ہیں پاکستان میں ہی مکمل کر چکے ہوں
- اپنے تعلیمی کیریئر میں ہمیشہ فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہو
- مضامین جن میں پوسٹ گریجویٹ تعلیم کے لیے قرضِ حسنہ دیا جائے گا یہ ہیں:

انجینئرنگ، الیکٹرونکس، آئل ٹیکنالوجی، ایگریکلچر
میڈیسن، فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، جیالوجی، ریاضی
شماریات، علوم طبعی، معاشیات، کامرس اور بزنس ایڈمنسٹریشن

- کسی تسلیم شدہ اعلیٰ درجہ کی بیرونِ ملک یونیورسٹی / ادارے سے داخلہ کا اجازت نامہ حاصل کر چکے ہوں۔

وہ طلبہ بھی درخواست دے سکتے ہیں جن کو داخلہ کی پیشکش کی گئی ہو اور ان کے لیے سیشن میں جگہ محفوظ کر دی گئی ہو۔

فرسٹ ڈویژن کی شرط میں اس صورت میں نرمی کی جاسکتی ہے اگر طالب علم نے میٹرک تک تعلیم ان اداروں میں حاصل کی ہو جو بلوچستان، سرحد، وفاق اور صوبوں کے زیرِ انتظام قبائلی علاقے، شمالی علاقہ جات، سندھ (دیہی)، اور بہاولپور، ڈیرہ غازی خان ڈویژن اور جہلم، اٹک، چکوال، خوشاب، بھکر، میانوالی، اور جھنگ کے اضلاع میں واقع ہوں۔ اس کے باوجود ترجیح اُن ہی کو دی جائے گی جو فرسٹ ڈویژن ہونگے۔

مکمل تفصیلات اور درخواست کے فارم قومیائے گئے بینکوں کے پاکستان / آزاد کشمیر میں کسی بھی سرکل آفس / زونل آفس سے یا کراچی میں ان کے ہیڈ آفس سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

درخواستیں بمعہ تصدیق شدہ فوٹو اسٹیٹ، سرٹیفیکیٹ، شناختی کارڈ، ایڈمیشن لیٹر / آئی ۲۰ اور انکم سرٹیفیکیٹ، جیو پاکستان بینکنگ کونسل، حبیب بینک پلازہ، آئی۔ آئی۔ چندریگر روڈ کراچی ۲ کو، ۲۴ اگست ۱۹۸۹ء تک ضرور پہنچ جانی چاہئیں۔ جو امیدوار فی الوقت ملازمت کر رہے ہوں وہ اپنی درخواستیں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ یا محکمہ کی وساطت سے ارسال کریں۔

درخواستیں رقم کی مقدار کے مطابق زیرِ غور آئیں گی۔

ایسی درخواستیں جو مجوزہ فارم پر نہ بھری گئی ہوں، یا نامکمل کوائف کے ساتھ پیش کی گئی ہوں یا تاخیر سے وصول ہونگی مسترد کی جاسکتی ہیں۔ ایسے امیدوار قرضِ حسنہ کے لیے درخواست نہ دیں جنہوں نے اپنی تعلیم مکمل نہ کی ہو یا جن کے حتمی نتائج کا اعلان نہ کیا گیا ہو اور مارکس شیٹس دستیاب نہ ہوں۔

پاکستانی بینک آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں

پاکستان بینکنگ کونسل

حبیب بینک پلازہ، آئی۔ آئی۔ چندریگر روڈ، کراچی

PRISM

رُوح افزا لیموں

برسات میں سب کے لیے موزوں

رُوح افزا کو لیموں کی اضافی لذّت سے لذیذ تر بنائیے

موسم بدلے تو انسانی مزاج بھی ذائقے میں تبدیلی چاہتا ہے۔ برسات سے پوری طرح لطف اٹھانے اور موسمی اثرات سے محفوظ رہنے کے لیے رُوح افزا میں لیموں کا تازہ رس شامل کیجیے اور ایک نئے ذائقے کا لطف اٹھائیے۔

یہ رُوح افزا سکنجبین آپ کے ذوق اور ذائقے کو تسکین فراہم کرے گی اور جسم و جان کو سکون اور فرحت بخشے گی۔

رنگ، خوشبو، ذائقے، تاثیر اور معیار میں بے مثال

مشروبِ مشرق **رُوح افزا**

رُوحِ پاکستان

ہمدرد — ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

ادارۂ اخلاق — خدمتِ خلق رُوحِ اخلاق ہے

ADARTS-HRA 7/86

ماہنامہ
MONTHLY YOUTH INTERNATIONAL (URDU ENGLISH)
یوتھ انٹرنیشنل
شمارہ نمبر ۶، ۷ جلد نمبر ۱
ماہ اگست، ستمبر ۱۹۸۹ء

ایڈیٹر انچیف : محمد صدیق القادری

قلمی معاونین : اقبال محمود اعوان، چوہدری محمد اسلم
عضنفر کاظمی، ڈاکٹر سرفراز نجابی
مسز شہناز راشد، حکیم قادری
مس ربینہ قادری، قاضی انیس اظہار
مسز فرحت مصطفیٰ

رپورٹرز : نعیم بخاری، منظور وحید، راجہ محمد اسلم
توصیف القادری، مس خالدہ

فوٹوگرافرز : فرمان قریشی، تبسم نوید، عظمت شاہ

آرٹ : ظلفر آرٹ

ایڈورٹائزنگ پروڈکشن : ایم صفدر چوہدری
سرکولیشن مینیجر اینڈ فرنس : عبدالستار

اسلام آباد : جمال وحید زیدی، طارق محمود کیانی
راولپنڈی : خرم رفیق، فیضان الحق
کراچی (سندھ) : عبدالرفیق، سید محمود حسن
کوئٹہ (بلوچستان) : سرفراز عالم۔ ایم ریاض
پشاور : ایم ریاض۔ گل غنی
گلگت : شہزادہ حسین
گوجرانوالہ : امجد علی سلیمی۔ اعظم بھٹی
فیصل آباد : مقصود احمد طاہر

بیرونی ممالک :
مغربی جرمنی : ایم عارف سلیمی
سعودی عرب : سلطان احمد
کینیڈا : زبیر چوہدری
انگلینڈ : ایم اکرم
میگل ایڈوائزر : اقبال محمود اعوان (ایڈووکیٹ)

خط و کتابت کے لیے :
ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل اردو / انگلش
ایوان اوقاف ملحقہ نزد ہائی کورٹ لاہور پاکستان
پوسٹ بکس نمبر ۲۳۴۶ جی پی او لاہور پاکستان

قیمت ۲۰ بیس روپے فی شمارہ پاکستان میں
سالانہ فیس ۱۲ شمارے ۱۸۰ روپے پاکستان میں

پبلشر محمد صدیق القادری نے ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل اردو انگلش ایورلاسٹ پرنٹنگ پریس ۳۲ نسبت روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل ایوان اوقاف ملحقہ نزد ہائی کورٹ لاہور سے شائع کیا۔

فہرست مضامین :

کھلی کچہری ۱۲
اداریہ ۱۳
عالمی حالات اور پاکستان ۱۴
نائب وزیر اعظم شمالی کوریا کا دورہ پاکستان ۱۶
وفاقی وزیر مملکت امور نوجوانان سید پرویز علی شاہ سے خصوصی انٹرویو ۱۸
سینیٹر میر نبی بخش ملک اور کی فوٹو ۲۰
ادا ایک ایک کے وزیر اعظم محمد حسین آزاد سے تفصیلی انٹرویو ۲۲
حاجی محمد اصغر گھر کی بلی ۲۷
پیر صاحب مانکی شریف ۲۹
آل پاکستان اخبار فروش فیڈریشن کے سیکرٹری ملک خان سے انٹرویو ۳۱
سید مظاہر حسین نوشاہی ڈائریکٹر آف کنٹرولر آف سیلز کار پوریشن لمیٹڈ ۳۳
بے روزگاری کا سدباب ۳۵
السلام مسعود ۳۶
اسٹاک ایکسچینج ڈائریکٹر پروگرام سے انٹرویو
ممتاز صنعت کار میاں محمد آصف سے انٹرویو ۳۸
سیف گیمز کی سرگرمیاں ۳۹
ینگ فیلو گروپ ۴۰
محمد آصف خان ۴۲
فیڈریشن آف سکیٹنگ ۴۳
نوجوان سماجی رہنما مس ربینہ حبیب سے خصوصی انٹرویو ۴۴
روحی چوہدری ۴۹
جشن آزادی کی فیڈریشن کی صدر بیگم نسیم سے انٹرویو ۵۰
پنجاب یونیورسٹی کی سٹوڈنٹس یونین کے صدر جہانگیر خان ۵۲
چوہدری آزاد سبحان ۵۴
اداکارہ شمع سے انٹرویو ۵۶
گلوکارہ مشی و لکش
ایجوکیشن سرے ۵۹
تعارف یوتھ لیڈرشپ ۶۳
تصویری جھلکیاں ۷۱
ادب ۷۵
رشتہ ناطے ۷۷

حنّی سنز کی ۴۲ ویں سالگرہ کے موقع پر
لاکھوں روپے کے ہزاروں انعامات

سیدھا سچا آسان طریقہ کار
اعلیٰ معیاری حنّی سنز کا کوئی بھی ایک بلب یا ٹیوب لائٹ اپنے قریبی دوکاندار سے خرید فرمائیں اور انعامی کوپن مفت حاصل کر کے اپنے پاس محفوظ فرمالیں

● ملک بھر میں رہنے والا ہر شہری اپنی ضرورت کے مطابق حنّی سنز کا بلب یا ٹیوب خرید کر انعامی کوپن حاصل کر کے اس انعامی اسکیم میں شریک ہو سکتا ہے۔ ● خالی ڈرم معزز جج کے ہاتھوں چیک کروا کر سیل بمہر کر دیا گیا ہے اور آپ کے حاصل کردہ انعامی کوپن کا بقایا حصہ اسی ڈرم میں ڈالا جائے گا۔ ● ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو عوام اور پریس رپورٹرز حضرات کی موجودگی میں ڈرم کھولا جائے گا اور کسی معزز شخصیت کے ہاتھوں بذریعہ قرعہ اندازی کامیاب انعامی کوپن نکالے جائیں گے۔ ● انعام یافتگان کے نمبروں کی تفصیل ملک کے اخبارات میں شائع کی جائے گی۔
● کوپن کا وہ حصہ جو آپ کے پاس محفوظ ہے آپ کو انعام کا حقدار ثابت کرے گا۔
● تمام انعام یافتگان فیکٹری کے پتہ پر رابطہ فرما کر ۹۰ دن کے اندر اندر اپنے انعامات حاصل کریں گے۔

قسمت کو چمکائے انعامی کوپن ● بلب اور ٹیوب رکھے گھر کو روشن

الیکٹرک لیمپ مینوفیکچرز آف پاکستان لمیٹڈ
6 - یونیورسٹی روڈ کراچی نمبر ۵ - فون : 419376-418809-418869 - تار کا پتہ : "GLOWLAMP"

کھلی کچہری

قومی یوتھ پالیسی پر پرویز علی شاہ کو مبارکباد

جناب چیف ایڈیٹر صاحب!

آپ کے میگزین کی معرفت وفاقی وزیر سید پرویز علی شاہ کو قومی یوتھ پالیسی کے اعلان پر مبارک باد دیتا ہوں۔ موجودہ عوامی حکومت نے پہلی مرتبہ پاکستان میں نئی نسل کے لیے قومی یوتھ پالیسی تشکیل دی ہے جس سے نوجوانوں کے حوصلے بلند ہوئے ہیں۔ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نوجوانوں کے مسائل پر بھرپور توجہ دے رہی ہیں اور جمہوریت کے فروغ کے لیے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی بہت ضروری ہے وزیراعظم صاحبہ یوتھ کانفرنس کا اہتمام کریں اور سیاسی امتیازات کو ختم کرتے ہوئے تمام نوجوان تنظیموں کو موقع دیا جائے تاکہ مفاد پرست تنظیموں کا احتساب ممکن ہو۔ امید ہے کہ موجودہ حکومت نوجوانوں کے اعتماد پر پورا اترے گی۔

شاہ توقیر نعمان۔ لاہور

محترم جناب صدیق القادری!
چیف ایڈیٹر
یوتھ انٹرنیشنل

السلام علیکم!

پہلی مرتبہ آپ کا پرچہ ہماری نظر سے گزرا۔ ہم آپ کو اس بات پر مبارکباد دیتے ہیں کہ آپ نے ایک بہت ہی مثبت قدم اٹھایا کہ نوجوانوں کے لیے اور خصوصاً سماجی تنظیموں اور ان کے اراکین کے لیے ایک مثالی اردو انگلش پرچہ نکالا۔ ہماری کونسل آپ کے اس جذبۂ خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے کچھ تجاویز ارسال کر رہے ہیں ان پر غور فرمائیں گے۔

۱۔ پرچے کی قیمت کچھ مناسب رکھیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ خرید سکیں۔

۲۔ پرچے میں اگر آپ سماجی تنظیموں کو اور خاص کر یوتھ آرگنائزیشن کو زیادہ کوریج دیں تو مناسب رہے گا۔

۳۔ اس کے معیار کو مزید بلند کریں۔

کونسل آپ سے ہر ممکن تعاون کی پیشکش کرتی ہے۔ عنقریب ہم کونسل کی سرگرمیوں کی رپورٹ ارسال کریں گے۔ شکریہ

نیازمند
سیکرٹری تعلقات عامہ
نیشنل یوتھ کونسل آف پاکستان
ممبر:۔ ایشین یوتھ کونسل
ازدواجی ڈسٹری آف کلچر، ٹورزم، سپورٹس، یوتھ افیئرز گورنمنٹ آف پاکستان۔ کراچی

قومی یوتھ پالیسی مایوس کن ہے

مکرمی صدیق القادری چیف ایڈیٹر

آپ کا میگزین دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ آپ نے نوجوان نسل کی نمائندگی کے لیے میگزین نکال کر ایک مثبت قدم اٹھایا ہے میں آپ کے موقر رسالے کی وساطت سے قومی یوتھ پالیسی کے بارے میں نوجوانوں کی رائے ارباب و اختیار تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ وفاقی وزیر پرویز علی شاہ نے جس قومی یوتھ پالیسی کا اعلان کیا ہے وہ مایوس کن ہے جس کا مقصد پیپلز پارٹی کی ذیلی تنظیموں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے یوتھ پالیسی میں نوجوانوں کی عمر کا تعین نہیں کیا گیا اور نہ ہی نوجوانوں کی فعال اور حقیقی تنظیموں کو اعتماد میں لیا گیا۔ وزیراعظم پاکستان کو چاہیئے قومی یوتھ پالیسی پر نظر ثانی کریں ملک بھر کی طلبہ اور نوجوان تنظیموں کو اعتماد میں لے کر قومی یوتھ پالیسی مرتب کریں اور ہر شہر میں یوتھ سنٹر قائم کیے جائیں تاکہ نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ہو جمہوریت کی بحالی میں نوجوانوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اگر نوجوانوں کے مسائل حل نہ ہوئے تو وہ مایوسی کا شکار ہو جائیں گے امید ہے کہ حکومت یوتھ پالیسی کو فعال بنائے گی اور نوجوانوں کے مسائل حل کرے گی۔

ملک فاروق شہزاد کھے نسل
مرکزی چیئرمین قومی یوتھ لیگ۔ ملتان

مکرمی جناب چیف ایڈیٹر صاحب!

تسلیمات! آپ کا شمارہ دیکھا نئی نسل کے لیے جس خلوص محنت اور لگن سے آپ اسے سنوار رہے ہیں۔ اس پر آپ کو دیگر کارکنان یوتھ انٹرنیشنل کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ یوتھ انٹرنیشنل میں اندرونی اور بیرونی صفحات پر جتنی بھی دلفریب تصویروں کی عکاسی ہوتی ہے قابل تعریف ہے۔ منزہ شیخ اور شکیلہ خان کے انٹرویو بہت پسند آئے رشتے ناطے کا کالم بھی قابل دید ہے۔ انٹرنیشنل فرینڈز شپ کا صفحہ بھی اچھا ہے۔ درخشندہ فرحت کی غزل تنہا تنہا اچھی لگی۔ عمران خان اور اقوام متحدہ پر خصوصی تبصرے شامل تھا۔ خدا کرے یہ دلچسپ اور معلوماتی ماہنامہ ہمیشہ جاری رہے اور روز بروز ترقی کے زینے پر آگے بڑھتے ہوئے بلندیوں کو چھوئے۔

آپ کا خیر اندیش
شہزاد حسین۔ گلگت

مکرمی جناب قادری صاحب!

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیریت ہوں گے آپ کا شمارہ پڑھ کر انتہائی مسرت ہوئی۔ آپ نے ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل جاری کر کے نوجوان نسل پر ایک عظیم احسان کیا ہے آپ کے جریدے کی لکھی تحریریں آپ کی قابلیت کی تصویریں ہیں مجھے اور میرے ساتھیوں کو آپ کا میگزین بہت پسند آیا ہے آپ اس میگزین کو سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیے منظور کروائیں اور طلبہ کو زیادہ سے زیادہ کوریج دیں انشاء اللہ آپ کا پرچہ بین الاقوامی دنیا میں اپنا منفرد مقام بنائے گا۔ ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ۔

انور شاہ۔ کوئٹہ

محترم جناب صدیق القادری صاحب!

میری خواہش ہے کہ آپ یوتھ انٹرنیشنل میں طالب علموں، نوجوانوں، وکیلوں، نرسوں، محنت کشوں، تعلیمی ماہروں، اداکاروں، گلوکاروں، کھلاڑیوں، سیاست دانوں، سماجی ورکروں اور سول افسران سمیت ہر شعبہ زندگی کے لوگوں کو بھرپور نمائندگی دیں آپ کا پرچہ بڑی تیزی سے ہر طبقے میں مقبول ہو رہا ہے مبارکباد قبول فرمائیں۔ اردو اور انگریزی دونوں ہی بہت اچھے لگے ہیں۔ بلوچ سردار میر نبی بخش زہری کی شخصیت کو پڑھ کر خوشی ہوئی ہے۔

آپ کی مخلص
نبیلہ۔ راولپنڈی

اداریہ

آئیں مل کر عہد کریں

منتخب عوامی حکومت کی سربراہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی ہدایت پر پورے ملک میں پاکستان کے بیالیسویں یوم آزادی کو پورے جوش و خروش کے ساتھ آزادی ویک کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ پاکستان کے بیالیسویں یوم آزادی کو شایان شان طریقے سے منانے کے ساتھ ساتھ پاکستان کے ہر شہری کو عہد کرنا چاہیے کہ وہ وطن عزیز کی سالمیت کے لئے علاقائی تعصبات، اندرونی خلفشار، بیرونی خطرات، اقتصادی بدحالی، غیر معیاری اصولی سیاست، مہنگا انصاف، بیروزگاری، جہالت، قتل و غارت، پسماندگی، فرقہ ورانہ کشمکش اور ذاتی مفادات کی جنگ کے خاتمے کے لئے پاکستان کو مضبوط اور خوشحال بنانے، تعمیر و ترقی، خوشحالی اور استحکام میں بھرپور کردار ادا کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔

طلبہ گروہی سیاست سے بالاتر ہو کر قومی مفادات کے عین مطابق مثالی معاشرے کی تشکیل میں بھرپور کردار ادا کریں۔

نوجوان لوٹ مار اور جرائم پیشہ گروہوں کے آلہ کار بننے کی بجائے اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو ملک و قوم کے عظیم تر مفاد میں بروئے کار لائیں۔

مزدور تندہی، جانفشانی اور فرض شناسی سے ذرائع پیداوار کو قومی سرمایہ تصور کرتے ہوئے ملکی پیداوار میں اضافہ کے لئے جدوجہد کرنی چاہیے

کسان اپنی قوت بازو کے ذریعے ملک میں زرعی سبز انقلاب برپا کر کے خوراک کے معاملے میں خودکفیل بنانے کے لئے آغاز کریں۔

تاجر اور صنعت کار ایمانداری، دیانتداری اور حب الوطنی کے جذبے کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستانی مصنوعات کو عالمی معیار کے مطابق لانے کے لئے جدوجہد کریں — تاکہ قیمتی زرمبادلہ بچایا جا سکے۔

اساتذہ کرام نئی اور نوجوان نسل کی تربیت قومی مفادات کو پیش نظر رکھ کر کریں۔ تاکہ نوجوان اچھے شہری اور قابلِ فخر پاکستانی سچے مسلمان بن کر سامنے آئیں۔ عوام معمارانِ قوم پر فخر کر سکے۔

خطبا و واعظین صاحبان معاشرے میں تیزی سے بڑھتی ہوئی برائیوں کو ختم کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ عوام کی نفسیات اور جذبات کا احترام کرتے ہوئے صحیح سمت رہنمائی کریں جرائم سے پاک معاشرہ کے قیام میں اپنا بھرپور رول ادا کریں۔

وکلاء صاحبان سچائی کے فروغ جرائم کے خاتمہ قانون کی بالادستی سستے انصاف کے حصول اور نوکر شاہی کی گرفت کے خاتمہ میں عوام کی بھرپور مدد کریں۔

سرکاری افسران و ملازمین رشوت ستانی اور سفارشات اور کاہلی کے خلاف جہاد کر کے عوام کے مسائل و مشکلات کو حل کرنے میں مدد دیں۔ انسان دوست رویہ اختیار کریں تاکہ عوام افسر شاہی کے مثبت کردار کا ساتھ دیں۔

پولیس، طلبہ اور نوجوانوں پر اندھا دھند غیر انسانی اور غیر اخلاقی سلوک کی بجائے اپنے اخلاق کو درست کرے سچائی اور ایمانداری کو اپنائیں۔ جرائم میں روز افزوں اضافے کے خاتمے کے لیے عوام کی بھرپور مدد حاصل کر کے دانشورانہ حکمت عملی کا مظاہرہ کرے۔

صحافی حضرات پاکستان کے رہبر بن کر اپنی قلم کی قوت کو ملک و قوم کے عظیم اور وسیع تر مفادات میں بروئے کار لائیں۔ بے باک، مثبت اور تعمیری صحافت کے ذریعے لوگوں کی درست سمت رہنمائی کر کے اچھے معاشرے کی تشکیل میں مدد دیں۔

سیاست دان مفاد پرست، چپقلش محاذ آرائی کی بجائے بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح جیسی بااصول، تعمیری، سچی اور بے لوث قومی مفادات کے تقاضوں کے عین مطابق سیاست کو اپنائیں ذاتی مفادات کی خاطر قومی مفادات کو نقصان پہنچانے سے گریز کریں۔

عوام الناس گھٹیا جذباتی دلفریب نعروں اور بیانات کی رو میں بہنے کی بجائے اپنی ذہانت کا مظاہرہ کر کے محب وطن قوتوں اور قومی خزانے کو لوٹنے والوں میں فرق محسوس کریں۔ ملکی اور قومی مفادات کے منافی سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی کریں۔

ٹرانسپورٹرز حضرات لالچ کی خاطر انسانی قیمتی زندگیوں کو خطرے میں ڈالنے کی بجائے انسانوں کا احترام کریں۔ قیمتی جانوں کا تحفظ کریں۔ موٹروں میں سگریٹ نوشی پر پابندی لگائیں اور طلبہ سے اپنا رویہ درست کریں۔

وفاقی و صوبائی حکومتیں نئی نسل کے جذبات، خیالات اور احساسات کا احترام کریں۔ فارغ التحصیل طلبہ کو روزگار کی ضمانت مہیا کرے۔ یوتھ پالیسی کے نفاذ کے لئے نوجوانوں کو اعتماد میں لیں۔ نوجوانوں کے امور کی وزارتوں کو با اختیار بنائیں۔ نوجوانوں کی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو قومی امنگوں کے مطابق ڈھالنے میں کام کریں۔

ذاتی مفادات کے لیے محاذ آرائی کو ختم کر کے پاکستان کو امن و سکون کا گہوارہ بنانے میں اہم اقدامات کریں۔

صدیق القادری

عالمی حالات اور پاکستان

تحریر: اقبال محمود اعوان ایڈووکیٹ

اس صدی کا یہ کارنامہ نہیں کہ انسان نے ستاروں پر کمندیں ڈالی ہیں اور چاند مسخر کیا ہے یا انسان نے اجتماعی خودکشی کے لئے ہائیڈروجن اور ایٹم بم بنا لیا ہے بلکہ اس صدی کا سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ علمی دھماکہ ہوا ہے دنیا اس قدر سمٹ گئی ہے کہ آج شکاگو کی کسی گلی میں یا یورپ کے کسی شہر میں معمولی سا واقعہ رونما ہوتا ہے تو میڈیا کے نٹ ورک کی بدولت چند گھنٹوں میں ہم پاکستان میں بیٹھے ہوئے تمام معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔ اسی طرح لاہور میں سوئی گیس کی پائپ لائن پھٹ جائے یا پشاور میں بم بلاسٹ ہو جائے تو اسی شام بی بی سی، وائس آف امریکہ، جرمنی، جاپان سمیت دیگر نشریاتی ادارے ایسی خبروں کو چند سیکنڈوں میں پوری دنیا میں نشر کر دیتے ہیں۔

آج کی دنیا میں رونما ہونے والا ہر واقعہ ہم سب کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان حالات میں اگر ہم گردوپیش کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ روس سا سپر پاور زار نپے مانے کا ادر

گورباچوف اس صدی کے عظیم انقلابی رہنما کے طور پر ابھرے ہیں

خارجہ معاملات میں ہمہ وقت تیز رو تبدیلی میں مصروف ہیں۔

گورباچوف اس صدی کے عظیم انقلابی رہنما کے طور پر ابھرے ہیں۔ انتہائی جرأت مندی کے ساتھ انہوں نے روس کی بنیادی پالیسی سے بغاوت کرتے ہوئے ٹھوس اقدامات کئے ہیں۔ ان سے قبل روس کی یہ پالیسی تھی کہ ملک کے اندر حکمران کمیونسٹ پارٹی کو عوام پر مسلط رکھا جائے اور بیرون ملک ہر قسم کی جارحیت کر کے [illegible]

گورباچوف نے [illegible]

طور پر امریکی پالیسی کی نفی کرے۔ اندرون ملک گورباچوف نے انقلابی اصلاحات کا آغاز اپنے سابقہ سیاسی نظام کو از سر نو مرتب کرنے سے کیا ہے سیاسی اصلاحات کے بعد معاشی اصلاحات میں بھی ٹھوس تبدیلیوں کی ابتداء کر کے پہلی مرتبہ عوام کے نجی حق ملکیت کو تسلیم کیا ہے۔ اس کے برعکس عوامی جمہوریہ چین میں معاشی اصلاحات کو پہلے شروع کیا گیا ہے اور سیاسی نظام کی طرف توجہ نہیں دی گئی جس کا منطقی نتیجہ یہ نکلا ہے کہ چینی نوجوان اور طالب علم سیاسی نظام سے بغاوت کرتے ہوئے میدان عمل میں اتر آئے۔ اس صدی کا سب سے منفرد طرز چینی نوجوانوں کا محاذ قائم کیا اور ایسے شدید مظاہرے شروع کئے

کی نفی کرتے ہوئے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے اس طرح برسرپیکار ہیں جس طرح اسرائیل نے فلسطین کی حقیقت کو تسلیم نہیں کیا۔ جبکہ ضرورت اس امر کی ہے۔ ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کئے جائیں اور ایسے معاشرے کی تشکیل کی جائے جس میں سماجی، معاشی انصاف میسر آئے روزگار ملنے میں رشوت، اقرباپروری حائل نہ ہو نوجوانوں میں پائی جانے والی بے چینی اور مستقبل سے ناامیدی ختم کی جائے۔ علاقائی اور لسانی بنیادوں پر ابھرنے والی قوتوں کو بلیک میل نہ کرنے دیا جائے بلکہ قومی سطح پر چھائی جا رہی کی ایسی فضا پیدا کی جائے جس میں ہر شہری کے حقوق کا

چینی نوجوانوں کی سیاسی نظام سے بغاوت نے پورے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا

اور چینی قیادت کو بے بس کر دیا کہ پوری دنیا کی توجہ چین کے نوجوانوں کی طرف مبذول ہو گئی۔

ان حالات و واقعات سے یہ چیز سامنے آ رہی ہے کہ پوری دنیا ایک مشترکہ مستقبل کے حصول کے لئے نئی کروٹ لے رہی ہے۔ دنیا کی تمام بڑی طاقتیں اپنے بجوزہ نظاموں اور اصولوں سے ہٹ کر وقت کے تقاضوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال رہی ہیں **مگر بڑے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے پاکستان** میں ارباب و اقتدار وقت کی نبض پر ہاتھ رکھنے کی بجائے ابھی تک اپنے ذاتی مفادات کو تحفظ دینے کے لئے اقتدار کی جنگ میں مصروف ہیں۔ پاکستان میں کبھی عوام کو اسلام کے نام پر بے وقوف بنایا جاتا ہے کبھی اسلامی مارشل لاء میں جمہوریت کی پیدائش ہوتی ہے اور پھر اسے اپنے ہی ہاتھوں ختم کر دیا جاتا ہے۔ پھر جب عوام کو جماعتی بنیادوں پر ووٹ کا حق ملتا ہے تو کوئی بھی سیاسی دھڑا عوام کے فیصلے کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ حالیہ جماعتی انتخابات میں بھی **پاکستانی عوام نے مرکز میں پاکستان پیپلز پارٹی کو** حکومت کرنے کا اختیار دیا۔ قومی اسمبلی میں عوام کی بھرپور تائید و حمایت سے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت قائم ہوئی اور پنجاب میں آئی۔ جے۔ آئی کو عوام نے میاں نواز شریف کی قیادت میں حکومت بنانے یعنی عوام نے پنجاب میں اسلامی جمہوری اتحاد کو اختیار بخشا لیکن بڑے افسوس اور دکھ کی بات ہے یہ دونوں قوتیں عوام کے فیصلے کے برعکس جمہوری نورا

مکمل تحفظ ہو ہر شخص اپنے آپ کو پاکستانی شہری ہونے پر فخر محسوس کرے۔

یہ سب کچھ اس صورت میں ممکن ہے جب سیاسی نعروں کی بجائے عملی طور پر مستقل بنیادوں پر عوام کے **حقیقی مسائل سمجھنے اور حل کرنے کی شعوری کوشش کی جائے۔ اگر ہم سب نے دنیا میں وقوع پذیر ہونے** والی تبدیلیوں کو نہ سمجھا اور وقت کی رفتار کے ساتھ نہ چلے تو ہندوستان جو جنوبی ایشیا میں ایک نئی سپر پاور کے طور پر ابھرنے کی کوشش کر رہا ہے جس نے سارک تنظیم کے کئی ممالک جس میں بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال اور بھوٹان وغیرہ کے آگے بڑے مسائل اور خطرات پیدا کر دیئے ہیں کسی وقت ہمارے لئے بھی مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔

سارک تنظیم کے حوالے سے انڈیا اور پاکستان کے تعلقات ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں جہاں نئی دوستی آپس میں بھرپور تعاون کے لئے راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ ہماری موجودہ عوامی حکومت نے راجیو حکومت کے ساتھ کچھ زیادہ توقعات وابستہ کر لی ہیں

وزیراعظم پاکستان کا دورہ برطانیہ اور فرانس نہایت اہمیت کا حامل ثابت ہوا

جبکہ حقیقت یہ ہے چند روز قبل سیاچین مذاکرات کے موقعہ پر جو مشترکہ اعلامیہ فوجوں کی واپسی کے متعلق جاری کیا گیا اس کی سیاہی خشک ہونے سے قبل ہی انڈیا کی حکومت نے تردید کر دی جس کی وجہ سے پاکستان کے عوام حیرت زدہ رہ گئے ہمیں تعلقات

کو بہتر بنانے کے عمل میں ملکی وقار اور قومی تشخص کو مجروح نہیں کرنا چاہیئے انڈیا کے ساتھ عدم جارحیت یا دوستی کا معاہدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ ایسے تجارتی اور ثقافتی معاہدات جس سے ہماری تجارت یا ثقافت مفلوج ہونے کا اندیشہ ہو احتراز کرنا چاہیئے

امام خمینی کی رحلت سے عالم اسلام میں بڑی تبدیلی آئے گی

انگریزوں کا پرانا نظریہ "تقسیم کرو اور حکومت کرو" وقت کی بڑھتی ہوئی رفتار کا ساتھ نہیں دے سکا اور اپنی اہمیت کھو چکا ہے۔ دور جدید کے تقاضوں کے مطابق جو بھی "متحد کرو اور خدمت کرو" کے اصولوں پر عمل پیرا ہو گا وہی کامیاب و کامران ہو گا۔ یہ اس صورت میں ممکن ہے جب ہم اپنے مزاج کے برعکس بات سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔

بڑے افسوس کی بات ہے پاکستان میں علماء نے بے نظیر بھٹو کے حالیہ دورہ امریکہ کے دوران سپیکر کانگریس سے ہاتھ ملانے پر بھی سخت تنقید کی ہے جبکہ عموماً مریض عورتیں غیر محرموں سے علاج کروانے میں عار محسوس نہیں کرتیں۔ جیسے ہسپتالوں میں لیڈی نرسیں اور لیڈی ڈاکٹر بھی مرد مریضوں کی خدمت میں عار محسوس نہیں کرتیں اسی طرح بے نظیر بھٹو صاحبہ کا ہاتھ ملانا بھی امریکہ کی روایت یا ثقافت کے مطابق تھا۔ ہمارے علماء کرام کو بھی ذرا فراخدلی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے مخالفت برائے مخالفت نہیں کرنی چاہیئے۔

امریکہ میں وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی زبردست پذیرائی سے پاک امریکہ تعلقات پر خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے لیکن امریکہ کے دورہ کے عوامل اور کامیابیوں کے بارے میں کوئی اطمینان بخش وضاحت نہیں سامنے آئی۔

ایران کے اسلامی انقلاب اور افغانستان میں روسی فوجوں کی پسپائی کے بعد بھی امریکہ کو اس خطے میں مضبوط حلیف کی ضرورت ہے چونکہ گزشتہ گیارہ سالوں سے ہماری خارجہ پالیسی امریکہ نوازی اس لئے امریکہ کی خواہش تھی کہ پاکستان کی معاشی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان کے لئے امریکی امداد بڑھا دی جائے تاکہ موجودہ عوامی حکومت بھی سابقہ پالیسی پر عمل پیرا رہے۔ امام خمینی کی رحلت سے عالم اسلام میں بالعموم اور ایران میں بالخصوص بڑی تبدیلی کی توقع ہے۔ امام خمینی نے اپنے ذاتی عمل و کردار سے

ایک ایسی جدید اسلامی ریاست کو حقیقت کا روپ دیا تھا جس نے بڑی جرأت مندی اور دیدہ دلیری سے طاغوتی طاقتوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا ضرورت اس امر کی ہے کہ امام خمینی کے مشن کو جاری و ساری رکھا جائے اور ایران میں دوبارہ عہدوں میں رسہ کشی شروع نہ ہو اور عراق سے اپنے اختلافات کو اقوام متحدہ کے چارٹر کی روشنی میں خوش اسلوبی اور امن پسندی کے جذبے سے دور کیا جائے۔

جہاں تک پاکستان کی افغان پالیسی کا تعلق ہے وقت کی اہم ضرورت ہے وہ مجاہدین جو عرصہ دس سال سے عملی جہاد میں مصروف تھے ان کو افغان مسئلے پر اعتماد میں لیا جائے عبوری حکومت کو فی الفور تسلیم کیا جائے تاکہ نجیب حکومت کا خاتمہ ہو افغان مہاجرین باعزت طریقے سے اپنے گھروں کو واپس جا سکیں۔ افغان مہاجرین کو آباد کرنے کے لئے اقوام متحدہ کو بھرپور مدد کرنی چاہیئے پوری اقوام عالم سے افغان بھائیوں کی آبادکاری کے لئے مدد کرنے کی اپیل کرنی چاہیئے۔

وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کو دورہ امریکہ میں تاریخی پذیرائی ملی ہے

یہ بات بھی حیران کن باعث تعجب ہے اسلامی جمہوری اتحاد نے صرف ہوس اقتدار کی خاطر ولی خان سے بھی اتحاد کر لیا ہے جو کہ نہ صرف اسلامی جمہوری اتحاد کی افغان پالیسی کے برعکس نظریات کا حامل ہے بلکہ اس ساری جدوجہد کو بغاوت تصور کرتا ہے مسلم لیگ **جو** پاکستان کی خالق جماعت ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور قومی سلامتی نظریہ پاکستان کے تحفظ کی علمبردار کہلاتی ہے نیشنل عوامی پارٹی سے اتحاد کر کے اپنی پارٹی کے بنیادی مقاصد کی نفی کر رہی ہے ولی خان کو انہی جماعتوں نے ہمیشہ غدار کہا اور خان عبدالغفار خان نے پاکستان کی سرزمین پر اپنی قبر بنانا گوارا نہ کی اس پارٹی سے آئی جے آئی کا اتحاد صرف ذاتی مفادات ذاتی اقتدار کے تحفظ ملکی مفادات کو پس پشت ڈالنے کے مترادف ہے اقتدار کے نشے میں اندھا ہو کر دوسرے صوبوں میں وزیراعلیٰ کا خفیہ دورہ سیاسی اور اخلاقی ضوابط کے برعکس ہے جس کا منطقی نتیجہ صوبہ بدری جیسے غیر شعوری فیصلے میں اقتدار کی خاطر ملک کی سلامتی کو خطرے میں ڈالنا یا کرسی کے لئے قومی مفادات کی سودے بازی کرنا قابل مذمت ہے۔ ہمیں ذاتی مفادات سے زیادہ قومی

مفادات کو مقدس سمجھنا چاہیئے کیونکہ اگر یہ ملک ہے تو ہم ہیں اگر خدانخواستہ یہ ملک نہ رہا کرسی کہاں رہے گی

فلسطینی حکومت کے سربراہ جناب یاسر عرفات کو بجا طور پر یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ وہ پہلے سربراہ مملکت ہیں جنہوں نے پہلی مرتبہ پاکستان کی قومی اسمبلی سے خطاب کیا ہے جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے، یہاں قائم ہونے والی حکومتوں نے بالعموم اور عوام نے بالخصوص فلسطینی حریت پسندوں کی بھرپور حمایت کی ہے اور اس حد تک پاکستان کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی آئندہ بھی پاکستانی عوام اور حکومت کی طرف سے حمایت جاری رہے گی جناب یاسر عرفات نے افغان مجاہدین کو جو ثالثی کی خدمات جن شرائط پر پیش کی ہیں ان شرائط کو تنظیم اسلامی کے سربراہ اور عبوری حکومت کے وزیر خارجہ انجینئر گلبدین حکمت یار نے معذرت کے ساتھ قبول نہیں کیا جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے افغانستان کے مسئلے کو مجاہدین کی آزاد مرضی کے بغیر حل نہیں کیا جا سکتا۔

جناب یاسر عرفات کو چاہیئے کہ عرب ممالک سے افغانستان کے مجاہدین کی عبوری حکومت کو تسلیم کروائیں اور پاکستان کی حکومت بھی اپنا ذاتی اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے مجاہدین کی حکومت کو تسلیم کروائیں۔

نیپال کی امداد اور بھرپور تعاون کے لئے صاحبزادہ یعقوب علی خان کا دورہ خوش آئند ہے اگر پاکستان سنجیدگی کے ساتھ عمل کرے تو اس کے دوررس نتائج مرتب ہوں گے بلکہ جنوبی ایشیا میں پاکستان کے وقار میں مزید اضافہ ہو گا۔

وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو کا حالیہ دورہ فرانس نہایت اہمیت کا حامل ہے اگر اس دورے کے دوران محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ اپنے والد محترم کے معاہدے کے مطابق ری پراسیسنگ پلانٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو ایٹمی توازن پاکستان کے حق میں ہو جائے گا اور ہم اپنے ملک میں لوڈ شیڈنگ پر بھی قابو پا سکیں گے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ اپنے حالیہ دورہ برطانیہ میں دولت مشترکہ میں دوبارہ شمولیت کے لئے رکنیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو سارک کانفرنس کے کامیاب انعقاد کی طرح اس فیصلے کا سہرا بھی ان کے سر ہو گا۔

شمالی کوریا کے نائب وزیراعظم
چونگ جنگ جی
کا دورۂ پاکستان

نائب وزیراعظم شمالی کوریا یوتھ انٹرنیشنل کا مطالعہ کر رہے ہیں

عوامی جمہوریہ کوریا کی ورکر پارٹی کے وفد نے نائب وزیراعظم کی قیادت میں پاکستان کی وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ سے ملاقات کی۔ وزیراعظم پاکستان نے شمالی کوریا کے سربراہ کم ال سنگ کے کردار کی بھرپور تعریف کرتے ہوئے کہا۔ شمالی کوریا نے ماضی میں علاقائی اور بین الاقوامی امور پر ہمیشہ پاکستان کے نقطہ نظر کی حمایت کی دونوں ممالک کے درمیان اصولوں کی بنیاد پر خوشگوار دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ وزیراعظم پاکستان نے مزید کہا کہ کوریا اور پاکستان کے درمیان حکومت اور پارٹی دونوں سطح پر تعلقات مزید مستحکم ہوں گے۔ کوریا کے وفد کے سربراہ نے پاکستانی عوام کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے شہید ذوالفقار علی بھٹو کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا ذوالفقار علی بھٹو کوریا اور پاکستان کے درمیان دوستی کے حقیقی معمار اور عظیم رہنما تھے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کو دورہ کوریا کی دعوت

نائب وزیراعظم کوریا نے وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو کو شمالی کوریا کے دورے کی دعوت دی جو انہوں نے اصولی طور پر قبول کر لی۔

شمالی کوریا کے نائب وزیراعظم چونگ جنگ جی پاکستان کے انتہائی کامیاب دورے کے دوران کراچی تشریف لائے اور انہوں نے بیگم رشیدہ عابدی نظام کی دعوت پر علی علی اسکول کا دورہ کیا۔ اچھے سلجھے ماحول میں خصوصاً بچوں سے مل کر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اسکول کے بچوں نے کوریائی زبان میں گیت گائے اور مہمان محترم نائب وزیراعظم چونگ جنگ جی کو پھول پیش کئے۔ علی علی اسکول کی ایڈمنسٹریٹر بیگم رشیدہ عابدی نے پاکستان کی ثقافت کی روایتی مثال پیش کی اور میڈل نائب وزیراعظم کوریا کو دیا۔ اسکول کے بچوں نے پاکستان کوریا دوستی زندہ باد کے پرجوش نعرے لگائے

علی علی سکول کی ایڈمنسٹریٹر محترم رشیدہ عابدی نائب وزیراعظم کو میڈل لگا رہی ہیں

معزز مہمان کا یادگار دورۂ لاہور کے موقعہ پر گروپ فوٹو

(۱) شمالی کوریا کے نائب وزیراعظم کے والہانہ استقبال کی جھلکیاں

(۲) ایڈیٹر انچیف صدلق القادری شمالی کوریا کے سفیر سے تبادلہ خیال کر رہے ہیں

(۳) نائب وزیراعظم کوریا علی علی سکول کے طلبہ کے ساتھ ساتھ محترمہ رشیدہ عابدی بھی ہیں

عوامی جمہوریہ کوریا کے نائب وزیر اعظم کا کامیاب دورۂ پاکستان

(۳)

(۲)

وفاقی وزیر مملکت امور نوجوانان پاکستان

سید پرویز علی شاہ

وفاقی وزیر مملکت اپنے آفس میں انٹرویو دے رہے ہیں

جو لوگ اپنی خداداد صلاحیتوں اور شب و روز کی جدوجہد کی بدولت معاشرے میں عزت اور نمایاں مقام حاصل کرتے ہیں ان پر رب العزت کا خاص فضل و کرم ہوتا ہے۔ سندھ کے مشہور روحانی خانوادے کے چشم و چراغ سید پرویز علی شاہ بھی ایک ایسی ہی قابل تحسین شخصیت ہیں جنہوں نے اپنی بھرپور رمگن محنت، جدوجہد اور قربانیوں کی بدولت پاکستانی سیاست میں انقلابی اثرات پیدا کئے ہیں۔

سندھ کے قابل فخر سپوت کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے۔ آپ کے والد محترم امیر سید علی شاہ عرف

یوتھ منسٹری کو مفاد پرستوں سے پاک کر دیں گے۔

ڈاڈا شاہ کا تعلق بھی پیپلز پارٹی سے تھا ڈاڈا شاہ صاحب نے بحالی جمہوریت اور مارشل لاء آمریت کے خلاف لازوال قربانیاں دیں۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ہر ظلم کا مقابلہ انتہائی جرأت مندی اور دلیری سے کیا۔ بھٹو شہید کے مشن کے لئے آپ کے خاندان کی قربانیاں بے شمار ہیں۔ ڈاڈا شاہ ۱۹۷۸ء میں جیل سے رہائی کے بعد دل کا دورہ پڑنے سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ یوں سندھ میں روحانیت اور سیاست کا روشن باب ختم ہو گیا لیکن ڈاڈا شاہ کی تربیت نے جس پرویز علی شاہ کی تشکیل کی وہ پاکستان کی سیاست میں عزم اور حوصلے کا پہاڑ ثابت ہوئے۔

پرویز علی شاہ ۲۵ مئی ۱۹۵۰ء کو سکھر کے مشہور سید جیلانی خاندان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خیرپور سے حاصل کی۔ سکول و کالج کے زمانے میں ادبی ثقافتی اور تعلیمی پروگراموں میں بھرپور حصہ لیا۔ یونیورسٹی لائف میں بہادرانہ کردار ادا کیا اور طلبہ کے حقوق کے لئے کوشاں رہے۔

سندھ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ میں اعلیٰ عہدہ چھوڑ کر آپ چیئرمین بھٹو کی خواہش پر سیاست کے میدان کارزار میں آ گئے۔ ۱۹۷۱ء میں پی پی سندھ کے جائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئے اور عوام کے حقوق کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ۱۹۷۷ء میں ملک میں مارشل لاء کے نفاذ اور عوامی حکومت کے خاتمے کے بعد آپ کو مارشل لاء کے تحت گرفتار کر کے مختلف مقدمات میں پھنسا دیا گیا اور ۵ سال کی سزا دی گئی۔ رہائی کے بعد ڈپٹی سیکرٹری جنرل کے عہدے پر فائز ہوئے سندھ میں پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن اور پیپلز یوتھ آرگنائزیشن کی جدید خطوط پر تنظیم کی اور آپ کی کوشش کی بدولت سندھ میں پیپلز پارٹی کو یہ شاندار کامیابی حاصل ہوئی آپ نے مزدوروں، کسانوں اور ہاریوں میں کام کیا شہید بھٹو کے مشن کی ترویج کی۔ ۱۹۸۶ء میں سینئر نائب صدر سندھ سکھر ڈویژن کے صدر منتخب ہوئے۔ آپ کی بے باکی اور دلیری سے خائف ضیاء کے ایجنٹوں نے آپ کو الذوالفقار کیس میں شامل کر لیا اور شدید جسمانی اذیتیں دیں لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری آپ نے جماعتی الیکشن نومبر ۱۹۸۸ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر پیر مردان علی شاہ (پیر پگاڑا) کے مقابلے پر الیکشن لڑا اور اپنی سیاسی خدمات کی بدولت شاندار کامیابی حاصل کی اور ۴۵ ہزار ووٹوں کی نمایاں اکثریت سے قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

قارئین کی دلچسپی کے لئے ہم سوال و جواب کا سلسلہ شروع کرتے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:- پرویز علی شاہ وزارت امور نوجوانان پاکستان کا قلمدان سنبھالنے پر ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل کی طرف سے آپ کو دلی مبارکباد۔

پرویز علی شاہ:- قادری صاحب میری طرف سے نوجوانوں کا بین الاقوامی میگزین نکالنے پر آپ کو اور آپ کے ادارے کو مبارکباد۔ میں آپ کے میگزین کو پڑھ کر متاثر ہوا ہوں۔ آپ نے نئی نسل کا عوامی میگزین نکالا جس میں پاکستان کے نوجوانوں کی بھرپور نمائندگی کی گئی ہے۔

قومی خدمت کے لئے پچاس ہزار رضاکار لئے جائیں گے

یوتھ انٹرنیشنل:- نوجوانوں کی بہبود کے لئے آپ کی وزارت کیا کرے گی؟

پرویز علی شاہ:- سب سے پہلے ہم نوجوانوں کو منظم کریں گے۔ قومی تعمیری کاموں اور ملکی مفاد میں

آپ کی پارٹی کے لئے قربانیاں بے مثال ہیں

قومی یوتھ پالیسی نوجوانوں کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی

نوجوانوں سے اہم امور پر مشورہ کریں گے۔ قومی یوتھ پالیسی کے لئے نوجوانوں کو اعتماد میں لیں گے۔ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو رسک سامنے ہے ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ باقاعدہ پلاننگ سے کر رہے ہیں وہ ذرائع اور طریقے نکال رہے ہیں جن سے مسائل حل ہوں یا مسائل حل کر کے نوجوانوں تک پہنچیں گے اور ابھی تو میری وزارت کے قیام کو صرف دو ماہ کا عرصہ گزرا ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ اب تک آپ کی وزارت نے نوجوانوں کے مسائل کے حل کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

پرویز علی شاہ:۔ ہم نے مختلف طبقہ فکر کے نوجوانوں سے ملاقاتیں کیں۔ اس سے پہلے وزارت یوتھ پر مفاد پرست قابض تھے اب ایسا نہیں ہے۔ میری

پیسہ لیں گے انہیں واپس بھی کرنا ہوگا تاکہ دوسرے لوگوں کے کام آ سکے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ ملک میں فنی تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر آپ فنی تعلیم کے لئے کیا اقدامات کریں گے؟

میں اپنا کردار ادا کریں اگر ایک نوجوان دن میں ایک گھنٹہ بھی پاکستان کے لئے کام کرے تو ملک بہت ترقی کر سکتا ہے نوجوان تعلیم کے مسائل صحت کے مسائل ٹریفک کے مسائل حل کر سکتے ہیں شجرکاری میں تعاون کر سکتے ہیں اگر نوجوان ان خدمات کے لئے تیار ہو جائیں تو پاکستانی نوجوان دنیا بھر کے نوجوانوں سے آگے نکل جائیں گے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ اس وقت یوتھ کی قیادت بڑھاپا کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں آپ کیا کریں گے؟

پرویز علی شاہ:۔ ہم نوجوانوں کو آگے لائیں گے۔ بڈھے طوطوں کو نہیں لائیں گے۔ ہم نوجوانوں کو موقع دینا چاہتے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ یوتھ انویسٹمنٹ سوسائٹی سابقہ دور میں نوجوانوں کے مسائل حل کرنے میں ناکام رہی ہے اور بہت سی رقم ضائع ہوئی ہے

وزیر اعظم پاکستان نوجوانوں کے مسائل میں خصوصی دلچسپی لے رہی ہیں

پہلی میٹنگ میں سترہ اٹھارہ تنظیموں کے نمائندے آئے اس کے بعد میٹنگ میں پچاس ساٹھ سے زائد نمائندوں نے شرکت کی۔ اس سلسلے میں ایک کتابچہ بھی ہوگی۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہم وزارت یوتھ میں اہم تبدیلیاں لا رہے ہیں۔ ہم نوجوانوں کو موقع دیں گے انہیں آگے لائیں گے۔ ان کی صلاحیت کے مطابق انکو کام دیں گے۔ تعمیری کام دیں گے اقتصادی مسائل حل کریں گے گھر میں سکون ہونا چاہئے تعلیمی سکون ہونا چاہئے۔ سکول و کالج کے علاوہ ہم انہیں غیر نصابی سرگرمیاں دیں گے سپورٹس میں رسالے ہیں اور جس طرف بھی نوجوانوں کا رجحان ہوگا ہم انہیں موقع دیں گے تاکہ کوئی آرٹسٹ بنے اچھا کھلاڑی بنے صرف نوکری ہی اس کا نقطہ نظر نہ ہو ملک کی خدمت بھی اس کے پیش نظر ہو۔

ہم چاہیں گے کہ اگر سرکاری نوکری نہیں ملتی تو پرائیویٹ نوکری ملے پرائیویٹ نہ ہو تو ان کو مین پاور کے طور پر باہر بھیجا جائے وہاں نہیں جا سکتے تو یوتھ کے اداروں میں کام کریں۔ یوتھ کے اداروں کی سکیمیں ہیں ان کے ذریعے نوجوانوں کو پیسہ دیا جائے گا۔ جو صحیح سکیمیں لائیں گے وہ پیسہ قوم کی امانت ہے اور اس کا استعمال نیک نیتی سے ہونا چاہئے جو لوگ وہ

ایڈیٹر انچیف جناب صدیق الفاروق وفاقی وزیر مملکت کا انٹرویو لے رہے ہیں

پرویز علی شاہ:۔ نئی سکیم کے تحت ہم فنی تعلیمی ادارے بنائیں گے جن میں نوجوانوں کو الیکٹریکل مکینیکل اور دیگر فنی تربیت دی جائے گی تاکہ کم تعلیم یافتہ اور ناخواندہ نوجوان بھی برسر روزگار ہو سکیں۔ خاص طور پر عورتوں کے لئے ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ قائم کئے جائیں گے تاکہ عورتیں جو ناخواندہ ہیں فارغ اوقات کو بہترین طور پر استعمال کریں اپنے خاندان کا سہارا بنیں اور ملک کی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں

یوتھ انٹرنیشنل:۔ نوجوانوں کی رضاکارانہ تربیت کے لئے آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

پرویز علی شاہ:۔ ہم یوتھ کو رضاکارانہ طور پر کام کے لئے تیار کر رہے ہیں تاکہ نوجوان ملکی ترقی

اس سلسلے میں آپ کیا کریں گے؟

پرویز علی شاہ:۔ میں حسابات کے چکر میں پڑنے کی بجائے تعمیری کام کرنا چاہتا ہوں۔ میں رنجشیں بھلا کر آیا ہوں۔ میں اور وزیر اعظم صاحبہ نوجوانوں کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں انہیں آگے لانا چاہتے ہیں

چیئرمین بھٹو کی خواہش پر سیاست میں آئے

وزارت یوتھ کو انقلابی انداز میں منظم کیا جائے گا

یوتھ منسٹری سے کاغذی تنظیموں کی اجارہ داری کو ختم کر دیا گیا ہے

اس سوسائٹی کے بارے میں شکایات کا ازالہ کیا جا رہا ہے۔ قرضہ دینے کے طریقے میں تبدیلی لائی جا رہی ہے اس طریقے کو آسان بنایا جا رہا ہے ہر ضلع میں سوسائٹی کا دفتر قائم کیا جا رہا ہے تاکہ نوجوانوں کو ان کے علاقوں میں قرضہ فراہم کیا جائے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ موجودہ وفاقی حکومت قومی یوتھ پالیسی کا اعلان کیسا ہے آپ قومی یوتھ پالیسی پر روشنی ڈالیں گے؟

پرویز علی شاہ:۔ ہم ملک کے نوجوانوں میں بے روزگاری ناخواندگی اور منشیات جیسے مسائل کے حل اور ہمہ گیر فلاحی منصوبوں پر مشتمل پہلی یوتھ پالیسی کا اعلان کرینگے پیپلز پارٹی کی حکومت نوجوانوں کے مسائل حل کرنے میں گہری دلچسپی رکھتی ہے۔ سیاسی وابستگی سے قطع نظر نوجوانوں کی فعال تنظیموں کو یوتھ ڈویژن کی جانب سے رجسٹر کیا جائے گا اور ان کے توسل سے نوجوانوں کی بہبود کے پروگرام عمل میں لائے جائیں گے۔ نوجوانوں کے پروگراموں کو آگے بڑھانے کے لئے سماجی بہبود، کھیل، فنون لطیفہ وغیرہ شعبوں میں کام کرنے والے رضاکار اداروں کی خدمات سے متعلق حکومتی اداروں

معقول اعزازیہ دیا جائے گا۔ یہ پروگرام محکمہ تعلیم، محکمہ لوکل باڈیز اور دیہی ترقی کے اداروں کے توسل سے عمل میں لایا جائے گا۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے قالین سازی، اوزار سازی، بڑھئی کے کام، بجلی کے کام، سینے پرونے اور دیگر ایسے ہنری کاموں کی تربیت کا انتظام کیا جائے گا جس سے نوجوان خود روزگار

بہت سی سرکاری اور غیر سرکاری تنظیمیں موجود ہیں نوجوانوں کے لئے بنائے جانے والے منصوبوں کو عمل میں لانے اور ان کی سماجی اور ثقافتی سرگرمیوں کو مربوط کرنے کے لئے ان تنظیموں کی مدد لی جائے گی اور اس مقصد کے لئے کسی سیاسی وابستگی کا لحاظ رکھے بغیر نوجوانوں کی فعال تنظیموں اور جماعتوں کی رجسٹریشن کی جائے گی اور ان کی مناسب امداد کی جائے گی۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے پیپلز یوتھ والنٹیئرز کی تنظیم قائم کی جائے گی۔ یہ رضاکار منتخب نوعیت کی قومی خدمات انجام دیں گے اور اس مقصد کے لئے ان کو ضروری سماجی خدمت کے شعبوں میں تربیت دی جائے گی۔ قومی خدمت کے لئے پورے ملک سے تقریباً ۵۰ ہزار رضاکار لئے جائیں گے اور ان کو مقررہ اعزازیہ دیا جائے گا۔ کھیل اور ثقافت کی وزارت کے توسل سے

پچاس ہزار خواندگی مراکز قائم کئے جائیں گے

حاصل کر سکیں گے۔ پیپلز یوتھ سنٹر کے مربوط نظام میں ۵ ہزار ملازمتوں کی گنجائش ہوگی۔ یہ سنٹر پورے ملک میں تحصیل سطح پر قائم کئے جائیں گے۔ پانچ سال کے دوران وی آئی پی ایس کے موجودہ اداروں کی تعداد

نوجوانوں کو کھیل اور فزیکل ایجوکیشن کے لئے ہمت افزائی کی جائے گی کھیل کے میدان کوچنگ سنٹر اور ملکی اور غیر ملکی ٹورنامنٹوں میں نوجوانوں کی شراکت یقینی بنانے کے لئے ان کی مدد کی جائے گی۔ نوجوانوں کی تخلیقی سرگرمیوں کی سرپرستی کی جائے گی اسکاؤٹ تنظیم کو نوجوانوں میں مزید مقبول بنایا جائے گا۔ سماجی تعلیم، ثقافتی، تخلیقی، کھیل اور قومی خدمت کے شعبوں سے ابھرنے والے بہترین صلاحیت مند نوجوانوں کو انعام اور تمغے دیئے جائیں گے نوجوانوں کے تمام معاملات کو بہتر طور پر چلانے کے لئے فیڈرل یوتھ کونسل قائم کی جائے گی یہ ایک نگران ادارہ ہوگا جو نوجوانوں کے لئے منصوبہ بندی کے عملی پہلوؤں کی نگرانی کرے گا۔

بے روزگار نوجوانوں کے لئے قرضوں کے حصول کو آسان بنا دیا گیا ہے

کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔ آئندہ پانچ سال کے اندر ملک بھر میں ۵۰ ہزار خواندگی مرکز قائم کئے جائیں گے اور ان کے لئے کل وقتی اساتذہ بھرتی کئے جائیں گے۔ انٹر اور ڈگری کے طلبہ جو فائنل امتحان کے بعد نتائج اور داخلہ کا انتظار کئی ماہ تک کرتے ہیں ان کو خواندگی کے لئے استعمال کیا جائے گا ان کو ایک

بڑھانے سے مزید نوجوانوں کو ملازمت مہیا کی جا سکے گی۔ افرادی قوت کی ڈویژن کے توسل سے پہلے مرحلے میں ۲۰ ہزار ہنرمند نوجوانوں کو بیرون ملک ملازمتوں میں کھپایا جائے گا یہ سلسلہ آئندہ پانچ سال تک جاری رہے گا۔ پیپلز یوتھ ہاسٹلز کی تعداد بڑھا دی جائے گی۔ نوجوانوں کے لئے فلاحی کام کرنے والے

وفاقی وزیر مملکت سید پرویز علی شاہ شمالی کوریا کے سفیر سے مختلف امور پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں

مارشل لا دور میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں

سینٹر میر نبی بخش زہری کی پُرہجوم کانفرنس میں

پیپلز پارٹی کی حمایت کا غیر مشروط اعلان

گزشتہ دنوں ممتاز بلوچ لیڈر آل پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ سینیٹر میر نبی بخش زہری نے زہری ہاؤس میں ایک پُرہجوم پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ آل پاکستان مسلم لیگ ملک کے وسیع تر مفاد اور جمہوریت کے فروغ کے لئے پیپلز پارٹی کی غیر مشروط حمایت کرے گی۔ مسلم لیگ کے سربراہ نے کہا کہ پاکستان کے لئے جمہوریت ناگزیر ہے کیونکہ پیپلز پارٹی کو عوام نے بھاری اکثریت سے منتخب کیا ہے یہ اس کا آئینی حق ہے اس کو حکومت کرنے دی جائے اپوزیشن کو بھی جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لئے پیپلز پارٹی کی حکومت کا ساتھ دینا چاہیے۔

میر نبی بخش زہری نے متحدہ اپوزیشن کو جمہوریت کے لئے نقصان دہ قرار دیا کیونکہ متحدہ اپوزیشن موجودہ

ملک کے وسیع تر مفاد اور جمہوریت کے فروغ کیلئے حمایت کی ہے

حکومت کو ختم کرنے کے لئے اور مخالفت برائے مخالفت کے لئے قائم ہوئی ہے جبکہ متحدہ اپوزیشن کو حکومت کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے جمہوریت کے استحکام کے لیے کام کرنا چاہیے۔

سینیٹر میر نبی بخش زہری نے وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو کے حالیہ دورہ امریکہ کو کامیاب قرار دیا اور کہا کہ وزیر اعظم نے پاکستان کے موقف کو بہتر انداز میں پیش کرکے نوجوان خاتون نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ وزیر اعظم کے دورۂ امریکہ کے خوشگوار اور دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔ پوری دنیا میں وزیر اعظم کی تقریروں کو سراہا جا رہا ہے۔ جبکہ سابق وزیر اعظم جونیجو کا لندن میں انڈوں سے استقبال کیا گیا تھا جبکہ وزیر اعظم بے نظیر کو جتنی پذیرائی دورہ امریکہ میں ملی آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوئی وزیر اعظم بے نظیر نے پاکستان کے موقف کو جرأتمندانہ انداز میں پیش کیا۔

وفاقی بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے موجودہ بجٹ بہت اچھا نہیں لیکن معیاری بجٹ ہے اس کا اثر غریب عوام پر نہیں پڑے گا۔ سینیٹر زہری نے سابقہ حکومت پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ سابقہ حکومت نے بلوچستان کے ماربل پر ٹیکس لگا کر یہاں کے عوام کی حق تلفی کی تھی تاکہ بلوچستان سے ماربل کم سے کم فروخت ہو اور اس وقت بھی ماربل پر جو ٹیکس لگا ہے جو ساڑھے بارہ فیصد ہے سیلز ٹیکس دس فیصد ہے اور ایکسپورٹ ٹیکس تین فی صد۔

سینیٹر زہری نے مطالبہ کیا کہ ماربل سے سیلز ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی واپس لی جائے کیونکہ کراچی میں ماربل کی صنعت ایک گھریلو صنعت ہے اور اس سے

جونیجو صاحب کا لندن میں انڈوں سے استقبال ہوا

ماربل سے سیلز ٹیکس واپس لیا جائے

ہزاروں کاریگر ہنرمند روزگار حاصل کرتے ہیں۔ مسلم لیگ کے سربراہ نے اے این پی اور اسلامی جمہوری اتحاد کے گٹھ جوڑ پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی جمہوری اتحاد کچھ عرصہ قبل ولی خان کو غدار روس اور بھارت کا ایجنٹ کہتا تھا بلکہ گورنر سرحد

متحدہ اپوزیشن جمہوریت کیلئے نقصان دہ ہے

کی تقرری کی سب سے زیادہ مخالفت اسلامی جمہوری اتحاد نے کی تھی۔ اسلامی جمہوری اتحاد اور ولی خان کے نظریات الگ الگ ہیں اور مفاد پرستوں کا یہ اتحاد آگ اور پانی کا ملاپ ہے۔ سینیٹر زہری نے مسلم لیگ نیشنل گارڈز کے لئے بلال کو سالار اعلیٰ اور ندیم کو کوئٹہ کا سالار مقرر کیا۔

انہوں نے بلوچستان اور پنجاب کے وزرائے اعلیٰ پر زور دیا کہ وہ مرکز کے ساتھ افہام و تفہیم کے ذریعے مسائل حل کریں کیونکہ پورے ملک میں ترقیاتی عمل کو تیزی سے جاری رکھنے کے لئے مرکز اور صوبوں کے درمیان محاذ آرائی کے خاتمے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔

انہوں نے نواب اکبر بگٹی کی تعریف کی کہ جب سے انہوں نے بلوچستان میں اقتدار سنبھالا ہے۔ امن کی فضا قائم ہو چکی ہے۔

انہوں نے ذرائع ابلاغ کو آزادی دینے پر جمہوری حکومت کے اقدامات کو سراہا۔

مینگل کے دور میں مجھ پر قاتلانہ حملہ ہوا میرے نابالغ بچوں کو گرفتار کیا گیا

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) آل پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ سینیٹر میر نبی بخش زہری نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ وفاق اور صوبوں میں محاذ آرائی سے ملک کو نقصان پہنچے گا۔ مرکز اور صوبے آئین کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے معاملات طے کریں تاکہ کسی فریق کو زیادتی کا احساس نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے یہ بات غلط طور پر منسوب کی گئی ہے کہ میں نے کہا تھا کہ وزیر اعلیٰ نواب محمد اکبر بگٹی نے صوبہ میں فوج کشی کے لئے کہا تھا۔ مسٹر زہری نے کہا کہ اسلام آباد میں انہوں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا وہاں کے صحافیوں نے قبائلی اصطلاح کا غلط مطلب لے لیا۔ میں نے قبائلی لشکر کشی کی بات کی' انہوں نے اسے فوج کشی کا نام دے دیا۔ جس سے غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ اس بارے میں حکومت بلوچستان کے ایک ترجمان نے بیان دیا اور اسے بوڑھا دماغ خراب جیسے القاب سے نوازا۔ میر نبی بخش زہری نے کہا کہ 1970ء میں بلوچستان میں مسلم لیگ اور کالعدم کے درمیان ہر جگہ مقابلہ ہوا۔ اصل مقابلہ میرے 'نواب اکبر بگٹی' سردار خیر بخش زہری' میر غوث بخش بزنجو سردار عطاء اللہ مینگل اور میر احمد نواز بگٹی سے ملاقات کی۔ بعد میں سردار خیر بخش مری سے ملاقات کی یہ لیڈر نواب اکبر بگٹی سے ملنے کے لئے لندن گئے۔ میں نے بھی وہاں جانے کی خواہش ظاہر کی۔

میر نبی بخش زہری سے کہا کہ اس وقت امن و امان کی صورت حال ابتر تھی۔ سردار عطاء اللہ مینگل نے سرکاری اسلحہ قبائلیوں میں تقسیم کر کے لسبیلہ میں مخالف قبائلیوں پر لشکر کشی کی۔ اس بارے میں ایک اجلاس اسلام آباد میں ذوالفقار علی بھٹو کی صدارت میں ہوا جس میں وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان' فوج کے کمانڈر انچیف جنرل ٹکا خان' گورنر بلوچستان میر غوث بخش بزنجو' گورنر پنجاب مصطفیٰ کھر' جام میر غلام قادر خان نے شرکت کی جبکہ سردار ڈوڈہ خان بروقت اجلاس میں نہیں پہنچ سکے تھے۔ انہوں نے کہا کہ نواب اکبر بگٹی کا سرکاری ترجمان اگر کہتا ہے کہ وہ اجلاس میں نہیں تھے تو یہ بات درست ہے اس اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ بلوچستان میں خون خرابہ نکوانے کے لئے متحارب قبائلیوں کو غیر مسلح کر دیا جائے۔ اس کے لئے فوج مداخلت کرے۔ سینیٹر نبی بخش زہری نے کہا کہ میں نے

میں نے لشکر کشی کہا صحافیوں نے فوج کشی بنالیا

اور سردار عطا اللہ مینگل کے درمیان تھا۔ جو ایک جمہوری عمل تھا۔ نے صوبہ میں جمعیت کے ساتھ مل کر حکومت بنالی۔ کی حکومت نہ میرے علاوہ سردار ڈوڈہ خان زاکزئی جام آف لسبیلہ کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے تھے۔ میرے نابالغ بچوں کو جن کی عمریں 8 سے 14 سال کے درمیان تھیں گرفتار کر لیا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ سردار عطاء اللہ مینگل کی حکومت کے دور میں کراچی میں ان پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ میر مہراللہ خان مینگل ایک پک اپ میں سوار تھے جس میں سوار مسلح افراد نے میری کار کو گھیرے میں لے لیا لیکن میں کسی طرح بچ گیا اور نواب آف جوناگڑھ کے گھر چلا گیا۔ بعد میں وزیر اعظم بھٹو نے مجھے مسلح گارڈ دی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے حالات کے باوجود بلوچستان ان کا صوبہ تھا جس کی انہیں بہتری مقصود تھی۔ اس لئے انہوں نے سردار عطاء اللہ مینگل سے نواب اکبر خان بگٹی کے تصفیہ کے لئے رابطہ قائم کیا جس پر میں حصوصی طور پر کوئٹہ آیا۔

اسلام آباد کی پریس کانفرنس میں لشکر کشی کہا تھا جس کو پریس نے فوج کشی بنا دیا۔ اس فیصلہ کے بعد گورنر بلوچستان میر غوث بخش بزنجو نے بذریعہ ٹیلی فون کراچی میں سردار عطاء اللہ مینگل کو اطلاع دی کہ حکومت لشکر کشی کو روکنے کے لئے اور غیر مسلح کرنے کے لئے فوج استعمال کر رہی ہے۔ جس پر سردار عطاء اللہ مینگل نے کہا تھا کہ وہ فوج کا مقابلہ کریں گے۔ یہ بات اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ انہوں نے بڑے زور سے کہا کہ میں نے لشکر کشی کا لفظ استعمال کیا تھا لیکن چند اخبار نویسوں نے اسے فوج کشی بنا دیا۔ میر نبی بخش زہری نے بتایا کہ انہوں نے مسلم لیگ نیشنل گارڈ کے قیام کا اعلان کر دیا ہے۔ جس کے سالار اعلیٰ میر عبدالرحیم بخش ہیں جو بانی پاکستان کے باڈی گارڈ تھے' مسلم لیگ نیشنل گارڈ کو وردیاں فراہم کی گئی ہیں۔ انہوں نے جنرل ضیاء الحق کی برسی کے بارے میں کہا کہ وہ مسلم لیگی نہیں تھے اس لئے ہم اس میں شرکت نہیں کریں گے جبکہ صدر ضیاء الحق خود بھی یہ کہتے تھے کہ ان کی سیاسی جماعت فوج ہے۔

ضیاء الحق کی برسی میں شرکت نہیں کروں گا' مرکز اور صوبے آئین کے تحت معاملات طے کریں

بیباک جرأت مند نوجوان سیاسی رہنما

محمد حسین آزاد سے خصوصی انٹرویو

محمد حسین آزاد کا تعلق درمیانہ طبقے سے ہے لیکن ان کی شخصیت کی مضبوطی اور انسانیت کی خدمت کے بے لوث جذبے نے انہیں سیاسی رہنماؤں میں ایک اہم مقام دلایا ہے جہاں اصول پرستی اور اصولوں پر سخت گیری آپ کی شخصیت کا خاصہ ہیں۔ وہاں ملنساری، خوش اخلاقی اور کھلا پن آپ کی شخصیت کی دلکشی ہیں۔ آپ کی پیپلز پارٹی کے لئے قربانیاں بے مثال ہیں۔ آپ کی اعلیٰ سیاسی خدمات، قربانیوں اور خدمات کے اعتراف میں وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ان ... بار لے کے وزیراعظم

جمہوریت دشمن قوتیں جمہوری حکومت کو ختم کرنے کی سازش کر رہی ہیں

پاکستان کے اہم عہدے پر فائز کیا۔ مزید برآں بہاولپور ڈویژن سے تعلق اور سرائیکی ہونے کے ناطے سرائیکی علاقہ کی خدمات کے لئے وزیراعظم پاکستان کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ نیز آپ پیپلز پارٹی بہاولپور ڈویژن کے ڈویژنل صدر ہیں۔ یقیناً یہ اعزازات آپ کی بے لوث ... اور اعلیٰ سیاسی ... کی دلیل ہیں۔

... جب انٹرویو کے لئے آپ کے پاس پہنچے ... رکھنے والے ... موجود تھا۔ آپ ... لوگوں کے مسائل سن رہے تھے اور بعض معاملات کے سلسلہ میں فوری فیصلے بھی فرما رہے تھے ان کے کام میں انہماک کی وجہ سے ہم ایک طرف ... کھڑے رہے جب ہمارے قریب پہنچے تو ہم سے استفسار کیا جس پر ہم نے آنے کا مدعا بیان کیا۔ ہمیں کچھ دیر بیٹھنے کے لئے کہا تا کہ وہ لوگوں کے مسائل نپٹا سکیں۔

لوگوں سے فارغ ہونے کے بعد ... سلام کلام ... یوتھ انٹرنیشنل کے بارے میں ... زبانی ... آپ ... بہت ... تشریف ... دلچسپ ...

کا مشکور ہوں ... آپ کا ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل دیکھا ہے اور پڑھا ہے۔ یہ پاکستان میں بسنے والے تمام طبقوں کا رسالہ ہے۔ آپ نے اس رسالے کو عوامی ... بنایا ہے۔ قیمت بھی معمولی رکھی ہے۔ آپ کے رسالے نے غریبوں، مزدوروں اور کسانوں کے حقوق کی بات کرنے اور عوام اور نوجوانوں کے مسائل و مشکلات کو حل کرانے میں تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ پھر ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل کے معیاری ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنے ادارے کا اعادہ کیا اور پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ اپنا مختصر تعارف کرائیں۔

آزاد:۔ میں ایک وکیل ہوں اور ایک وکیل ہونے کے ناطے میرا تعلق عوام کے ہر طبقے سے ہے۔ میں پاکستان پیپلز پارٹی کا بنیادی رکن ہوں اور پارٹی کے عوامی جمہوری پروگرام کو آگے بڑھانے کے لئے کام کر رہا ہوں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آزاد صاحب محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے آپ کو ... کیا ... عوام ... مطالبات ... بتائیں گے؟

آزاد:۔ میں مڈل کلاس طبقے سے تعلق رکھتا ہوں اور اسی طبقے کی نمائندگی کرتا ہوں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے منشور میں اسے کلاس یعنی ورکر کلاس کا طبقہ ہے۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اپنے منشور کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو اپنے ساتھ وزراء کی، مشیروں کی اور ... ٹیم بنائی ہے اس میں اکثریت اسی مڈل کلاس طبقے کی ہے

ہم ان افراد کی ٹیم ہے جنہوں نے مارشل لاء کے خلاف آئین اور بنیادی حقوق کی بحالی کے لئے بھرپور جدوجہد، جمہوریت کی بحالی اور ۱۹۷۳ء کے آئین کی بحالی کے لئے متعدد بار جیل کی صعوبتیں کاٹیں۔ محمد حسین آزاد بھی ان میں سے ایک ہیں۔ پنجاب میں کوئی جیل ایسی نہیں جس میں مجھے نہیں رکھا گیا۔ میرے کارڈ پر خطرناک ... کے الفاظ تحریر کئے گئے۔ راتوں کے اندھیرے میں مجھے ایک سے دوسری اور دوسری سے تیسری جیل میں منتقل کیا جاتا رہا۔ ہم نے ... تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا ہے جو ضیاء کے نظام کے خلاف، مارشل لاء کے خلاف اور ظلم و بربریت کے

صرف ہماری حکومت نے اپوزیشن کو بھی ریڈیو ٹیلی ویژن پر نمائندگی دی ہے۔

خلاف چلائی گئی بالآخر پیپلز پارٹی کے کارکنان اور پاکستان کے غریب عوام کو کامیابی حاصل ہوئی۔ آئین کی بحالی اور پارلیمانی نظام کی بحالی کے لئے جو ہم پاکستان پیپلز پارٹی نے چلائی تاریخی اہمیت رکھتی ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ پیپلز پارٹی کے ہم خیال دوستوں کا خیال ہے کہ قائد عوام چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو کو ایک منصوبے کے تحت شہید کیا گیا؟

آزاد:۔ آپ یہ دیکھیں قائد عوام ذوالفقار علی

جناب صدیق القادری ایڈیٹر انچیف محترم محمد حسین آزاد سے انٹرویو لیتے ہوئے

بھٹو پہلے منتخب عوامی وزیراعظم تھے آپ کو شہید اس لیے کیا گیا کہ وہ ایٹمی ری پراسسنگ پلانٹ بناتے اس ملک کو بجلی ملتی۔ ملک میں پیداوار بڑھتی۔ فوجی ایٹمی پروگرام آگے بڑھتا۔ اس طریقہ سے ہمارا ملک جو تھرڈ ورلڈ میں ہے جناب بھٹو کی قیادت میں ایک طاقت بن جاتا لیکن یہ چیز صرف بھٹو کے خلاف ایک سازش کے علاوہ پاکستان اور عوام کے خلاف بھی سازش تھی۔ تھرڈ ورلڈ یعنی اسلامک ورلڈ کے خلاف سازش تھی۔ اتحادِ مسلم اقوام کے خلاف سازش تھی اور آج ہر آدمی کا احساس بجا ہے کہ اگر ایٹمی ری پراسسنگ پلانٹ جو فرانس سے معاہدہ کے ذریعے خریدا جا رہا تھا اس پر عمل ہو جاتا تو آج جو ہم بجلی کی لوڈ شیڈنگ کی زد میں ہیں اس کی زد سے محفوظ ہوتے۔ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے اربوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے صنعت بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ معاشی طور پر پاکستان کو بحران کا سامنا کرنا پڑا ہے اس اقتصادی کمزوری ہی کی وجہ سے پاکستان کو بیرونی قرضوں پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ بجٹ کے بارے میں آپ کا نقطۂ نگاہ کیا ہے کیا یہ عوام کے لئے سخت بجٹ ہے؟

آزاد:۔ ہم نے جو اس دفعہ بجٹ پیش کیا ہے اس میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ بجٹ اپنی مدد آپ کے تحت ہو۔ افرادی قوت کے مناسب استعمال کے لئے روزگار کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں ہم اس قسم کی پالیسی اپنا رہے ہیں کہ وسیع پیمانے پر پلاننگ کریں۔ صنعتوں کو فروغ دیں۔ زراعت کو صنعت کا درجہ ملے۔ غیر ترقیاتی اخراجات کم کریں۔ ہماری قائد محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی کاوشوں اور سیاسی بصیرت کا نتیجہ ہے کہ ہم نے چھ مہینے میں بھرپور حوصلہ سے میانہ روی کی روش اختیار کی ہر طبقہ کی نمائندگی کو برقرار رکھا ہے اور ہم آئندہ بھی رکھیں گے لیکن فوری طور پر کوئی معجزہ ممکن نہیں البتہ عوام کے تعاون سے ہر ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتا ہے جس کی مثال پیپلز پارٹی کی حکومت کا وجود ہے۔ ہماری حکومت نے انقلابی بجٹ پیش کیا ہے جو ہر لحاظ سے عوام دوست بجٹ ہے۔ اس بجٹ میں غریب عوام پر بوجھ ڈالنے کی بجائے بڑے بڑے لوگوں پر ٹیکس

حکومت پنجاب کو آئین کے تحت چلنا پڑے گا

لگائے گئے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ عوام چھ ماہ کی کارکردگی سے مطمئن کیوں نہیں ہوئے؟

آزاد:۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے سامنے پاکستان کے عوام اور جمہوریت کے سامنے آئی جے آئی والے رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ جمہوریت نہیں چاہتے۔ ان لوگوں کو جمہوریت راس نہیں

آسکتی۔ یہ لوگ مارشل لاء کی پیداوار ہیں انہوں نے مارشل لاء دور میں خوشامدوں کے ذریعے ملک کو لوٹا ہے۔ ملکی خزانے کا بے دریغ استعمال کیا کروڑوں روپے ملوں کے نام سے اپنے نام کروا لئے۔ پندرہ ارب روپے پر تین فی صد سالانہ سود دے کر پندرہ فی صد سود پر جمع کروا کر ۱۲ فی صد سالانہ سود ہضم کر رہے ہیں۔ انشاءاللہ ہم عوام کا سرمایہ واپس لیں گے۔ ان لوگوں کی لوٹ مار کی داستانیں شائع کریں گے۔ عوام کو بتائیں گے کہ کس آدمی نے کتنی ملیں لی ہیں اور کس انداز سے قومی دولت کو کھایا ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ مرکز اور پنجاب میں محاذ آرائی کے پیچھے محرک کیا ہے؟

آزاد:۔ مسلم لیگ والے بتائیں نواز شریف کیا ہے۔ نواز شریف صرف وزیراعلیٰ پنجاب ہے۔ اس کو آئین کے تحت چلنا پڑے گا۔ اگر یہ آئین کے مطابق نہیں چلے گا تو اس کا احتساب بھی ہو گا۔ تمام صوبے وفاق کے تحت چلتے ہیں۔ چونکہ پاکستان

اسلامائیزیشن محترمہ بے نظیر بھٹو کریں گی

پیپلز پارٹی وفاق کی علامت ہے۔ پیپلز پارٹی کی پالیسی وفاقی پالیسی ہے جو شخص وفاق کے خلاف کوئی قدم اٹھائے گا یہ ہم برداشت نہیں کریں گے۔ ہم نے اس ملک کے استحکام کے لئے کام کرنا ہے میرا مولا اس کو قائم رکھے گا۔ اسلامائزیشن یا دیگر اصلاحات کے لئے تجویز تو دے سکتے ہیں لیکن صوبے کو اختیار نہیں کہ وہ مرکز اور پارلیمنٹ کے اختیارات میں مداخلت کرے پارلیمنٹ ایک قانون ساز ادارہ ہے قانون ساز ادارے میں عوام کے نمائندے بولتے ہیں۔ پیپلز پارٹی کی حکومت عوام کی حکومت ہے ہم کبھی برداشت کرنے کو تیار نہیں کہ عوام کا خزانہ غنڈے اور بدمعاش لوٹیں اور اس پر احتساب نہ ہو۔ پیپلز پارٹی احتساب کے عمل کو جاری رکھے گی۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آئی جے آئی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

آزاد:۔ آئی جے آئی پر جماعت اسلامی کا مکمل کنٹرول ہے نواز شریف جماعت اسلامی کے آگے کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ مجھے بتایا جائے جماعت اسلامی کیا ہے یہ اُن مفاد پرستوں کا ٹولہ ہے جنہوں نے افغان مہاجرین کے لئے امدادی پیسہ کھایا، افغان مہاجرین کے ٹھیکیدار اربوں روپے کھا گئے۔ آپ کو یاد ہو گا کو ئٹہ کا جو واقعہ ہوا ان مفاد پرستوں نے اپنی تنظیم کو توڑ دیا تھا۔ آئی جے آئی کے پلیٹ فارم کو جماعت اسلامی صرف اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے استعمال کر رہی ہے۔ پھر ملک میں انتشار پھیلا کر مارشل لاء لگوانا چاہتی ہے۔ آئی جے آئی میں نام نہاد لیڈر مارشل لاء کا دور واپس لانا چاہتے ہیں۔ آئی جے آئی والے بتائیں گیارہ سالہ دور میں کیا اسلامائزیشن کی ہے اسلام کے نام پر عوام کو بے وقوف بنایا ہے دوسرے لفظوں میں اسلام کی تذلیل کی ہے۔ ان کے دور میں عورت مرد آسانی سے گھوم نہیں سکتے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر نہیں جا سکتے۔ کئی میاں بیوی کو ناجائز پکڑ کر حوالات میں بند کر دیا گیا کئی پر حدود آرڈیننس کے تحت مقدمات درج کرائے گئے۔ آئی جے آئی والے اسلامائزیشن کے نام پر قوم سے فراڈ کر رہے ہیں۔ اسلامائزیشن محترمہ بے نظیر بھٹو کریں گی اسلامائزیشن قائد عوام شہید ذوالفقار علی بھٹو نے کی تھی تمام بازیں

کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ جمعہ کو چھٹی کروائی۔ شراب اور جوئے پر پابندی لگائی تھی۔ ایسے کام ان کا باپ بھی نہ کر سکا۔ اسلامائزیشن کے بارے میں یہ کہتے ہیں بیت المال قائم کر دیا ہے۔ بھئی سب سے پہلے بیت المال میں وہ دولت جمع کرواؤ جو قوم سے لوٹی ہوئی ہے۔ سود کے کروڑوں روپے جمع کراؤ جو قوم کے خزانے سے بنائے ہیں۔ بیت المال اس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک پارلیمنٹ اس کو آئینی اور قانونی شکل نہ دے دے۔ صوبے ہمیں تجاویز دیں پہلے صوبے صوبائی پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں قانون سازی کریں۔ اس کے بعد ہمارے پاس بھیجیں تاکہ اس کو پاس کریں سینٹ اور قومی اسمبلی یہ ادارے قانون سازی کرنے کے مجاز ہیں۔ ہم اسلامائزیشن سے خوف زدہ نہیں پہلے بھی ہمارے قائد نے اسلامائزیشن کی تھی اور اب بھی ہماری قائد وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کریں گی۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ کیا آپ کی حکومت ایم آر ڈی کی جماعتوں کو ساتھ لے کر چلے گی؟

آزاد:۔ ایم آر ڈی میں شامل جماعتوں میں ہمارے دوست اور ساتھی ہیں۔ ہم نے کافی عرصہ مشترکہ جدوجہد کی ہے جب ہم کہیں گے تو ہم ان کے ساتھ ساتھ چلیں گے آپ دیکھیں مولانا فضل الرحمٰن، نوابزادہ نصر اللہ خان، خان عبدالولی خان عوامی جمہوری حکومت کی حمایت کرتے ہیں اس لئے کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھی رہے ہیں، ہمارے ساتھ مل کر جدوجہد کی ہے ہم ان کو کیسے بھول سکتے ہیں ہم ان کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ پنجاب کے رجعت پسند عناصر ہم پر تنقید کر رہے ہیں الزام تراشی کر رہے ہیں یہ لوگ بتائیں کہ ہم نے عوام کے عناصر کے خلاف کیا کیا ہے۔ عوام کے خزانے کو لوٹا ہے یا عوام کے مفادات سے سودے بازی کی ہے ہم نے کوئی کام عوام کے خلاف نہیں کیا پاکستان کے خلاف نہیں کیا۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ پیپلز پروگرام کی مخالفت کیوں ہو رہی ہے؟

آزاد:۔ پیپلز پروگرام کی مخالفت کرنا بلا جواز ہے مخالفت کرنے والے یہ نہیں چاہتے کہ سڑکیں بنیں یہ نہیں چاہتے کچی سڑکوں کو پکی میں تبدیل کر دیا جائے یہ نہیں چاہتے شفاخانے [illegible] نہیں چاہتے عوام کو بنیادی [illegible]

بہاولپور میں رکشا چلانے والوں کو موٹر رکشا دیا جائے گا

[illegible] صنعتیں لگیں [illegible]

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ کی حکومت منشیات کی روک تھام میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

آزاد:۔ گزشتہ گیارہ سالوں میں چور بازاری، بدمعاشی، منشیات کی سمگلنگ زوروں پر تھی آج ہم جب منشیات کے خلاف موومنٹ چلا رہے ہیں

ان کو بہت پریشانی ہو رہی ہے کیونکہ اب کالا دھن باہر آئے گا۔ کالا دھن بخشا نہیں جائے گا۔ یہ رقم عوام کی ہے بحق سرکار ضبط ہوگی اور عوامی خزانے میں آئے گی۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ سرائیکی علاقے کے وزیر اعظم کے او۔ ایس۔ ڈی ہیں۔ آپ نے علاقے کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

آزاد:۔ بات یہ ہے کہ میں سرائیکی علاقے جس میں بہاولپور ڈویژن۔ ڈی۔ جی خان ڈویژن، ملتان ڈویژن کا انچارج ہوں۔ میری یہ ذمہ داری ہے کہ میں سرائیکی علاقے میں جو گزشتہ دور میں احساس محرومی کا شکار رہے۔ یہ لوگ انتہائی پسماندہ ہیں گزشتہ گیارہ سالہ دور میں سرمایہ داروں اور جاگیرداروں نے یہاں کے مسائل کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ ان علاقوں کے لئے کوئی قابل ذکر ترقیاتی منصوبہ نہیں بنایا کوئی مل یا کارخانہ نہیں لگایا اس طریقے سے یہاں کے لوگ اپنے آپ کو احساس محرومی کا شکار سمجھتے ہیں۔ ان علاقوں کے لوگوں کو نہ تو ملازمتوں میں مواقع دیئے گئے نہ یہاں [illegible]

عوام دشمن قوتیں پیپلز پروگرام کی مخالفت کر رہی ہیں

اور سے قائم کئے گئے نہ ہی بڑی بڑی صنعتیں قائم کی گئیں نہ یہاں [illegible] پاکستان ٹیلی ویژن، کارپوریشن ہے۔ دیکھیں کسی قسم کی [illegible] نہ ہو سکا تو پھر لوگ اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں۔ پیپلز پارٹی عوامی تحریکوں کی بھرپور حمایت کرتی ہے۔ ہم سرائیکی عوام کے حقوق کی حفاظت کریں گے سرائیکی عوام کے حقوق کی بحالی کے لئے جدوجہد کریں گے۔ پیپلز پارٹی کا یہ منشور ہے کہ ان علاقوں میں ایڈمنسٹریٹر قائم کی جائیں ہم وہاں کوشش کر رہے ہیں ٹیکس فری زون قرار دیں گے تاکہ وہاں بڑی بڑی انڈسٹریز لگیں اور بے روزگاری ختم ہو اور صنعتی علاقہ بنائیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ بہاولپور کی عوام کے لئے آپ کی حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

آزاد:۔ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کا عظیم کارنامہ ہے کہ ۱۹۴۷ء سے کر آج تک بہاولپور میں سائیکل رکشا چلتا رہا۔ انسان جانور کی طرح انسان کو کھینچتا تھا۔ اس انسانیت سوز ظلم کو ختم کرنے کے لئے محترمہ بے نظیر بھٹو کے حکم پر اب سائیکل رکشا چلانے والوں کو موٹر رکشا دیا جائے گا۔ پیپلز پارٹی کی حکومت میں سائیکل رکشا ختم کر دیا ہے۔ ہماری حکومت کا پروگرام [illegible] علاقوں سے غربت، افلاس، بے روزگاری دور کی جائے [illegible] احساس محرومی کے شکار علاقوں کو ترقی دی جائے [illegible] علاقوں سے جہالت، غربت اور بے روزگاری ختم [illegible] ہم نے پیپلز پروگرام شروع کیا ہے اس کے ذریعہ ہم عوام کو دس دس مرلے کے پلاٹ دیں گے۔ غریب کاشتکاروں کو ۱۲۵ ایکڑ زمین بھی دی جائے گی۔ پیپلز پارٹی عوامی سیاست کر رہی ہے ہم خود عوام میں [illegible] ڈرائنگ روم اور محلوں میں بیٹھ کر سیاست کرنے والے کبھی عوام دوست نہیں ہو سکتے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ کی حکومت کے بارے میں اپوزیشن کا موقف ہے کہ او۔ ایس۔ ڈیز کی فوج بھرتی کر رہی ہے [illegible] قومی خزانہ ناجائز استعمال کیا جا رہا ہے۔

آزاد:۔ ہمارے خلاف یہ سب باتیں جماعت اسلامی کا ایک ایجنٹ حسین حقانی کر رہا ہے جو خود چھ لاکھ روپے روزانہ نواز شریف سے وصول کر رہا ہے [illegible]

ہے۔ [illegible] سے کوئی تعلق نہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ [illegible] آپ کی حکومت [illegible] کر رہی ہے؟

آزاد:۔ نواز شریف [illegible] حکومت کی [illegible] پر چل رہا ہے۔

آج بھی [illegible]

یوتھ انٹرنیشنل:۔ اپوزیشن والے کہتے ہیں حکومتی ذرائع ابلاغ اپوزیشن کو [illegible] کوریج بہت کم دی جا رہی ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

آزاد:۔ ہماری حکومت نے اپوزیشن کو ریڈیو ٹیلی ویژن پر [illegible] نمائندگی دی ہے ریڈیو ٹی وی میں اپوزیشن لیڈروں کی سرگرمیوں کو دکھایا جاتا ہے محترمہ بے نظیر بھٹو نے آزادی صحافت دی ہے اخبارات آزاد ہیں کہ حکومت پر بھرپور تنقید کر سکتے ہیں ہماری حکومت صحت مندانہ غیر جانبدارانہ تنقید کا خیر مقدم کرتی ہے یہ نواز شریف اور دیگر عناصر کے ایجنٹ بتائیں جب ان کی حکومت تھی اس وقت اپوزیشن کو ریڈیو ٹیلی ویژن پر کیوں موقع نہیں دیا جاتا تھا ان کے دور حکومت میں ذرائع ابلاغ میں ہمارے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا تھا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو جب سکھر جیل میں تھیں یہ لوگ اس وقت ایسے مطالبے نہیں کرتے تھے جب ہم نے ان کو مواقع دیئے ہیں یہ تنقید برائے تنقید کر رہے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ کیا آزادی صحافت سے بعض قوتیں ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں؟

آزاد:۔ ہماری حکومت نے آزادی صحافت دی ہے جو چاہے ہماری حکومت کے خلاف لکھیں، ہم پر جائز تنقید کریں۔ ہم محسوس کر رہے ہیں کہ بعض

ہماری حکومت اپنے خرچ پر نوجوانوں کو بیرونی ممالک تعلیم کے لئے بھیجے گی

[illegible] اخبارات و جرائد کا رویہ ملکی مفادات کے [illegible] جانتے ہیں کہ بہت سے اخبارات و جرائد کروڑوں روپے کے اشتہارات کے عوض خریدے جا چکے ہیں ہم نے کوئی ایکشن نہیں لیا ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک صوبائی [illegible] اخبارات و جرائد کو خرید کر [illegible] انتشار پھیلانے کے لئے چھ لاکھ روپے روزانہ نواز شریف سے [illegible] اپنا قلم بیچ چکے ہیں۔ ہم عوام کا [illegible] ماہ کا حساب دینے کے لئے تیار ہیں یہ لوگ اپنے گیارہ سالہ دور کا حساب دے دیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آزاد صاحب پنجاب اسمبلی میں موہل صاحب نے فارورڈ بلاک قائم کیا ہے اس کا پس منظر بتائیں گے؟

آزاد:۔ منظور موہل احسان فراموش انتہائی گھٹیا انسان ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اس پر مہربانی کرتے ہوئے اس کو دوبارہ پارٹی میں شامل کیا اور ٹکٹ دیا۔ ٹکٹ کے وقت یہ آدمی میری منت سماجت کرتا تھا کہ ٹکٹ کے لئے ریکمنڈ کرو۔ منظور موہل اپنے بھائی کو ڈپٹی کمشنر بنانا چاہتا تھا جبکہ

COTTON TEXTILES & TEXTILE ARTICLES

FOR ALL TYPE COTTON TEXTILES AND TEXTILE GARMENTS

ARTICLES: Bedding Clothing, Dressing Material, Hospital Garments, Uniforms of all Forces, Towels, Bed Sheets, Blankets Woolen, K.T. Lattah, Malmal, Dossoti, Linen Cloth, etc.

Contact:
AL-QADRITRADING CORPORATION (Regd.).
Manufacturers, Govt. Contracters, Suppliers.

Head Office: 6th Floor Aiwan-e-Auqaf, Shahrah-e-Quaid-e-Azam, Lahore. Pak.
P.O. Box No. 2441, G.P.O.
Phone: 54729

میرٹ پر نہیں ہے۔ جب ہماری حکومت نے انکار کر دیا تو اس کے [illegible] کرنے کے لئے سارا ڈرامہ رچایا ہے منظور موہل کے پاس بیس مربع زمین ہے وہ بتائے کہاں سے آئی ہے یہ زمین اس کے باپ دادا کے نام نہیں اس کے کسی خاندان کے فرد کے نام نہیں یہ حکومت کی زمین عارضی کاشت پر لے کر زمیندار بنے ہوئے ہیں۔ اب یہ نواز شریف کے ذریعے بیس مربع زمین کی حفاظت چاہتا ہے ہم ایسے خطرناک آدمی کو نہیں بخشیں گے اب اس کے خلاف ریفرنس بھی پیش ہو گا۔ الیکشن بھی دوبارہ ہو گا۔ پھر دیکھیں گے کہ اپنے علاقے سے [illegible] منظور موہل اپنے مفادات کے لئے پیپلز پارٹی کی حکومت کو [illegible] پیپلز پارٹی کی حکومت [illegible] ہو گی۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ کے علاقے سے سرائیکی صوبے کی آواز [illegible] کیا آپ کی حکومت [illegible] صوبے کی حمایت کرے گی؟

آزاد:۔ پیپلز پارٹی کا منشور سرائیکی صوبے کا نہیں لیکن پیپلز پارٹی سرائیکی عوام کو ان کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دے گی۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ خانپور کے واقعہ پر روشنی ڈالیں گے؟

آزاد:۔ جب مجھے محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے او۔ ایس۔ ڈی وزیر اعظم بنایا میں خانپور کے عوام کی طرف سے دعوت پر دورے پر گیا عوام نے زبردست استقبال کیا سینکڑوں موٹر سائیکلوں، کاروں، ٹریکٹروں [illegible] پیپلز سٹوڈنٹس [illegible] پیپلز یوتھ [illegible] تاریخی جلوس جب شہر سے ہوتا ہوا ڈی ایم ٹیکسٹائل ملز کے سامنے جلسہ منعقد ہوا تو اس جلسے میں لوگوں نے مطالبہ کیا کہ ملز مالکان نے گیارہ مزدوروں کو بلا جواز چھانٹی کر کے برطرف کر دیا اور ایک مزدور کو اغوا کرایا گیا ہے میں نے جلسہ میں دوران خطاب کہا پنجاب کے آئی جی کے ایجنٹ کو للکارا کہ وہ پنجابستان بنانا چاہتا ہے یہ [illegible] خلاف ایک سازش کر رہا ہے اگر وہ پنجابستان بنانے کی کوشش کرے گا تو اس کی راہ میں محمد حسین آزاد رکاوٹ بنے گا ایسے آدمی کو جو پاکستان سے کوئی [illegible] رکھتا ہو کسی صورت میں برداشت نہیں کرے گا۔

اس کے بعد میں نے ڈی ایم کی انتظامیہ کو [illegible]

کیا بلا جواز چھانٹی بند کر دی جائے اور ان گیارہ مزدوروں کو بحال کیا جائے۔ میں انتظامیہ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہم مذاکرات کے ذریعے مسائل حل کریں گے ہم کوئی غیر قانونی اقدام نہیں کرنا چاہتے جس کے بعد بی۔ڈی۔ایم کے سکیورٹی افسران نے ملز کا دروازہ کھول دیا اور ہم اندر چلے گئے جب ہم اندر گئے تو بی۔ڈی۔ایم کے غنڈوں نے مجھ پر کلاشنکوف تان لی اور حملہ آور ہو گئے۔ میجر جاوید شاہ جو گاڑی چلا رہا تھا فوراً گاڑی چھوڑ کر اس غنڈے کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر ادھر کر دیا پھر تمام مزدوروں نے اس کو پکڑ لیا اگر وہ نہ پکڑتے تو وہ مجھے مار دیتا۔

جس پر میں نے پولیس کو تحریری طور پر لکھ کر دیا۔ ملزمان کے خلاف فوری طور پر پرچہ درج کیا جائے کیونکہ یہ غنڈے مجھے قتل کرنا چاہتے تھے اس کے بعد میں وہاں سے چلا گیا۔

اس کے بعد آئی۔جے۔آئی کے لیڈر کے ایما پر میرے خلاف بے بنیاد پرچہ درج کیا گیا پولیس نے ان ملزمان کے خلاف کوئی پرچہ درج نہ کیا۔ جب

ہماری حکومت نے پہلا انقلابی بجٹ دیا ہے

جلوس سے فارغ ہو کر اسلام آباد پہنچا تو نواز شریف نے میرے پیچھے پولیس گارڈ اور ڈی ایس پی کو مجھے گرفتار کرنے کے لئے بھیجا۔ وزیر اعظم ہاؤس پر ریڈ کرنا آئین کی سنگین خلاف ورزی تھی اس قسم کا اقدام کے مجاز نہیں تھے لیکن وہ مرکز کے خلاف کیا ملک کے خلاف سازش کر رہے تھے۔ پیپلز پارٹی کی حکومت کے خلاف سازش کر رہے تھے۔ آئین اور قانون کے لحاظ سے غلط کر رہے تھے۔ جس کا نتیجہ دیکھا ہو گا آئی جی، ڈی آئی جی۔ ایس پی وغیرہ کا کیا حشر ہوا۔ کیونکہ بلا جواز مرکز کے خلاف سازش کر کے امن و انتشار پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نوجوانوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہیں؟

آزاد:۔ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ وزیر اعظم پاکستان نوجوانوں کے مسائل میں خصوصی دلچسپی لے رہی ہیں۔ بے روزگار نوجوانوں کے لئے پچاس ہزار روپے کی سکیم بنائی ہے جس کا انتظام پیپلز فنانس کارپوریشن کرے گی۔ ایسے نوجوانوں کو قرضے دیئے جائیں گے جو مزید تعلیم جاری رکھنا چاہتے ہیں پیپلز پارٹی کی حکومت ایسے نوجوانوں کو جو اپنے ذرائع و وسائل سے غیر ممالک میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں حکومت اپنے خرچ پر تعلیم دلائے گی۔

ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل اردو/انگریزی کو اپنی بڑھتی ہوئی سرکولیشن کے پیش نظر اندرون ملک اور بیرون ملک سے نامہ نگاروں، نمائندوں بزنس ایجنٹس کی ضرورت ہے۔ باصلاحیت طلبا و طالبات کو ترجیح دی جائے گی خصوصی رعایت کے علاوہ معقول معاوضہ بھی دیا جائے گا۔

رابطہ کے لئے

سرکولیشن اینڈ بزنس منیجر

ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل ایوان اوقاف بلڈنگ نزد ہائیکورٹ لاہور پاکستان۔ فون: ۵۸۷۲۹۰

اندرون ملک و بیرون ملک کے کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبا و طالبات کے لئے ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل اردو/انگریزی کے صفحات حاضر خدمت ہیں۔ آپ کسی بھی موضوع پر لکھ سکتے ہیں معیاری تحریر شائع کی جائے گی۔ اعلیٰ و معیاری لکھنے والوں کو ادارہ حوصلہ افزائی کے علاوہ معقول معاوضہ بھی دے گا۔ مضامین، افسانے، آپ بیتی، کہانیاں، رپورٹس، ڈائریاں ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔

رابطہ:۔ ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل ایوان اوقاف بلڈنگ نزد ہائیکورٹ لاہور پاکستان فون: ۵۸۷۲۹۰

FA FSc
C COM I COM

نوٹس داخلہ

برائے طلبا و طالبات

پراسپیکٹس روزانہ ۸ بجے سے ۴ بجے • داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۲۴ اگست
• اجراء کلاسز یکم ستمبر ۱۹۸۹ء۔

کمپیوٹر شارٹ کورسز

خصوصیات:
• پاکستان کی پہلی پرائیویٹ یونیورسٹی
• ۲۰ کمروں پر مشتمل کشادہ کیمپس • مین ملتان روڈ ٹرانسپورٹ کی سہولت
• اعلیٰ تعلیم یافتہ تجربہ کار سٹاف
• انفرادی توجہ چھوٹے سیکشن • ماہانہ رپورٹس
• سائنس لیبارٹری و لائبریری • امتحانات سے ایک مہینہ پہلے کورس مکمل کرنے کی گارنٹی
• اعلیٰ نظم و ضبط و تعلیمی ماحول • شاندار نتائج
• درس قرآن و نماز کا خصوصی انتظام

نیز ایوننگ کلاسز برائے میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے

چیئرمین

دی یونیورسٹی آف مین کائنڈ

۷۷۔ ملتان روڈ بالمقابل مسجد حنفیہ المینار چھپر سٹاپ لاہور فون: ۲۷۴۹۹۱

ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل

یوتھ انٹرنیشنل آپ کے گھر پر

یوتھ انٹرنیشنل ہاکر یا قریبی بک سٹال کے علاوہ بذریعہ ہوائی ڈاک بھی حاصل کریں۔ نیچے دیئے ہوئے کوپن کو پر کر کے بنک ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر کے ہمراہ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔ ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل آپ کو گھر بیٹھے بذریعہ ڈاک ارسال کر دیا جائے گا۔ سالانہ ۱۸۰ روپے ۲۵ فیصد خصوصی رعایت کیساتھ۔

نام ________

مکمل پتہ ________

____

ڈرافٹ یا پے آرڈر نمبر ________

بدل اشتراک بذریعہ ہوائی ڈاک

پاکستان ۱۸۰ روپے سالانہ

برصغیر مشرق وسطیٰ ۔/۳۷۵ روپے (۱۲۵ امریکی ڈالر)

یورپ، افریقہ ۔/۴۵۰ روپے سالانہ (۱۳۲ امریکی ڈالر)

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۔/۵۵۰ روپے سالانہ (۱۳۷ امریکی ڈالر)

جنوبی امریکہ ۔/۶۲۵ روپے (۱۴۲ امریکی ڈالر)

سیاسی و سماجی رہنما ممبر قومی اسمبلی

حاجی محمد اصغر گھرکی سے

انٹرویو

حاجی محمد اصغر گھرکی کا نام قومی سیاست میں بڑے عزت و احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ آپ ایک شریف النفس، بااصول اور محب وطن پاکستانی کی حیثیت سے ہر طبقہ فکر میں جانے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ کا مطمع نظر ہمیشہ قومی سیاست و مفاد رہا ہے آپ انسان ہونے کے ناطے ایک قابل فخر سماجی کارکن اور درد دل رکھنے والے مسلمان ہیں۔

غریبوں، یتیموں، بے سہاروں اور مظلوموں کی مدد کرنا ان کی انسان دوستی کی زندہ مثالیں ہیں سیاسی اعتبار سے سچے اور کھرے انسان ہیں۔ سیاست کو عبادت کا درجہ دیتے ہیں۔ اصولوں پر ڈٹ جائیں تو نفع نقصان کی پرواہ نہیں کرتے۔

شب و روز عوام کے مسائل کے حل کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ بلا سیاسی امتیاز اپنے حلقے کے تمام لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ استحکام پاکستان کے لئے وفاق پاکستان پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ صوبائی اور نسلی تعصب کے خلاف ہر محاذ پر آواز بلند کرتے ہیں۔ جمہوریت کے داعی ہیں اور اسلام کے شیدائی ہیں۔ حالیہ الیکشن ۱۹۸۸ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر قومی

مجھے ہراساں کرنے کیلئے نواز شریف نے کئی جھوٹے مقدمات بنوائے ہیں

اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں اور وفاق پاکستان کے لئے محترمہ بے نظیر بھٹو کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ قارئین کے اصرار پر یوتھ انٹرنیشنل نے ان کا انٹرویو کیا جو شائع کیا جا رہا ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ حاجی صاحب آپ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

گھرکی:۔ میں اپریل ۱۹۳۲ء کو موضع گھرکی ضلع لاہور میں پیدا ہوا۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ خاندانی حوالے سے اپنا تعارف کرائیں۔

گھرکی:۔ چھوٹے خاندان کے چھوٹے زمیندار ہیں تیسرے درجے کے لوگ سمجھیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ سیاست میں کیسے آئے؟

گھرکی:۔ سرداروں کے ظلم و ستم کی وجہ سے،

غریب عوام کو حقوق دلوانے کے لئے سیاست میں آیا ہوں

غریب عوام کے حقوق کے لئے اور ظلم و جبر کے خلاف لڑنے کے لئے سیاست میں آیا۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ نے اپنے حلقہ انتخاب کے لئے کیا خدمات انجام دی ہیں؟

گھرکی:۔ ہمیں حکومت کی طرف سے جو مراعات ملتی ہیں وہ ہم دیانت داری سے عوام تک پہنچاتے ہیں اور پھر ان سے پوچھ کر ان کی مرضی سے ان مراعات کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ تو تھیں حکومت سے ملنے والی مراعات ہم ذاتی طور پر جو عوام کے لئے کرتے ہیں ان کا میں ذکر کرنا بہتر نہیں سمجھتا کیونکہ یہ فی سبیل اللہ ہیں

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ بیک وقت زمینداری تجارت اور سیاست ایک ساتھ کرتے ہوئے کیا محسوس کرتے ہیں؟

گھرکی:۔ زمینداری اور تجارت روزی کمانے کے لئے اور سیاست عبادت کے لئے کر رہا ہوں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ پیپلز پارٹی میں کیسے آئے؟

گھرکی:۔ پیپلز پارٹی میں آنے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ پیپلز پارٹی ملک کی واحد جماعت ہے جو اپنے منشور کی وجہ سے چاروں صوبوں کی عوام میں مقبول ہے۔ اس کے مقابلے میں کوئی دوسری سیاسی جماعت نہیں ہے اگر کوئی ہے بھی تو اس کا کسی صوبے میں کسی شہر میں وجود نہیں یعنی اپنی حکومت کے باوجود وزیر اعلیٰ کی یہ پوزیشن ہے کہ صرف ایک سیٹ جیت سکا ہے لاہور کی وہ بھی بیس ہزار ووٹ جعلی اور بیس ہزار جماعت اسلامی کے۔ اگر وہ مسلم لیگ کے نام پر الیکشن لڑے تو میرے خیال میں اس کی ضمانت ضبط ہو جائے گی۔ ہم تو ان کی سخت مخالفت کے باوجود جیتے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ نے کتنے ووٹوں سے الیکشن جیتا؟

گھرکی:۔ تقریباً دس ہزار ووٹوں کی برتری سے

یوتھ انٹرنیشنل:۔ کل کتنے ووٹ لئے؟

گھرکی:۔ تقریباً چونتیس ہزار۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ کے حریف نے کتنے ووٹ حاصل کئے؟

گھرکی:۔ تقریباً چوبیس ہزار۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ نے سماجی سطح پر کیا کیا خدمات انجام دیں؟

گھرکی:۔ میں نے بتایا کہ حکومت کی طرف سے

پیپلز پارٹی پاکستان کی سب سے بڑی مضبوط اور مقبول پارٹی ہے

جو کام ہوتا ہے عوام کو بتاتے ہیں جو اپنی طرف سے کرتے ہیں وہ نہیں بتلاتے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ کس سیاسی شخصیت سے متاثر ہیں؟

گھرکی:۔ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی شخصیت سے بہت متاثر ہوں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ کیا مرکز اور پنجاب کی محاذ آرائی سے ملکی سالمیت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے آپ کی کیا رائے ہے؟

گھرکی:- جس طرح آئی جے آئی نے وفاقی حکومت سے ٹکر لی ہوئی ہے یہ تو غلط ہے۔ جہاں تک پنجاب میں ان کی حکومت ہے تو ٹھیک ہے۔ یہاں ان کی اپنی اکثریت ہے یہ چلائیں اسے۔

یوتھ انٹرنیشنل:- پنجاب اسمبلی نے پنجاب بینک منظور کیا ہے اس پر تبصرہ فرمائیں؟

گھرکی:- یہ بالکل بغاوت ہے۔ علی خان کہتا رہا ہے لیکن اس نے کیا نہیں اور نہ ہی وہ کر سکا۔ نواز شریف نے اپنے زور پر کر لیا ہے۔ یہ تو ممبران اسمبلی کو سوچنا چاہیئے کہ پنجاب بینک جو بنا ہے اس نے صرف اپنے مفاد کے لئے بنایا ہے اس نے پہلے ہی بینکوں سے کروڑوں روپے لئے ہوئے ہیں۔ محب وطن ممبران اسمبلی کو اس کا ساتھ نہیں دینا چاہیئے۔ ہر چیز ان کے سامنے کلیئر کٹ ہے۔ یہ قوم کے ساتھ فراڈ کر رہا ہے۔ قوم کا پیسہ اپنے حواریوں میں بانٹ رہا ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اب تک تمام ممبران اسمبلی کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں تھیں پتہ نہیں یہ بے چارے کس چکر میں، کس دھوکے میں آگئے ہیں۔ لیکن کچھ دنوں بعد یہ ممبران اپنے کئے پر ضرور نادم ہوں گے۔

یوتھ انٹرنیشنل:- اس سے پہلے آپ نے

پیپلز پروگرام عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہے

بڑی اچھی بات کی کہ پنجاب میں ان کی اکثریت ہے یہ حکومت کریں۔ لیکن آئی جے آئی پر یہ الزام ہے کہ یہ سرحد حکومت کو الٹنے کی خفیہ دوروں کے ذریعے کوشش کر رہا ہے آپ کی کیا رائے ہے؟

گھرکی:- اصل مسئلہ یہ ہے جی کہ ان کے کروڑوں بلکہ اربوں روپے کے فراڈز ہیں۔ یہاں فراڈز کو چھپانے کے لئے یہ سب ڈرامے کر رہا ہے۔ اگر آج ہماری پارٹی (پیپلز پارٹی) اسے تسلی دے دے کہ تم نے جو کھایا ہے ٹھیک اور جو کھاؤ گے وہ بھی ٹھیک ہے تو یہ نہ صرف پیپلز پارٹی کے گن گانے شروع کر دے گا بلکہ اس میں شامل ہو جائے گا۔

یوتھ انٹرنیشنل:- پنجاب میں آئی جے آئی پیپلز ورکس پروگرام کی بڑی سخت مخالفت کر رہا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

گھرکی:- پیپلز ورکس پروگرام صرف اور صرف عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہے۔ تو یہ جو مخالفت کر رہا ہے صرف اپنی ذات کے لئے۔ جس طرح میں

محترمہ بے نظیر بھٹو کی شخصیت سے متاثر ہوں

نے پہلے آپ کو بتایا ہے کہ یہ صرف گارنٹی چاہتا ہے۔ اپنے تحفظ کی اپنے فراڈز کی پردہ پوشی کی۔ تو اسے گارنٹی ہماری پارٹی دے نہیں سکتی۔ اگر دے تو قوم کے ساتھ غداری کرے اور ختم ہو جائے۔

یوتھ انٹرنیشنل:- عوام کو ممبران قومی اسمبلی سے شکایت ہے کہ وہ عوام کے مسائل اور قانون سازی پر کام کرنے کی بجائے محاذ آرائی پر وقت ضائع کر رہے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

گھرکی:- یہ ٹھیک ہے کہ ممبران قومی اسمبلی کو اب تک جتنا چاہیئے تھا اتنا کام نہیں کر سکے لیکن اس کے قصور وار ہم نہیں بلکہ آئی جے آئی ہے۔ یہ لوگ پورا پورا دن پوائنٹ آف آرڈر پر لگا دیتے ہیں۔ فضول فضول قسم کی تحریکیں پیش کر کے وقت ضائع کرتے ہیں۔ یہ ہماری راہ میں بہت بڑی رکاوٹ حائل ہیں مگر ہم انشاءاللہ ہمت نہیں ہاریں گے عوام کو مایوس نہیں کریں گے اس گزرے وقت کا ازالہ کریں گے۔

یوتھ انٹرنیشنل:- وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف کو آپ سے خصوصی چپقلش کیوں ہے؟

گھرکی:- نواز شریف صرف اس لئے میرے خلاف ہے کہ میں نے آئی جے آئی کے بجائے پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر الیکشن جیتا ہے۔ یہ لڑائی پہلے سیاسی تھی مگر اب ذاتی ہو گئی ہے کیونکہ حکومت پنجاب نے کئی جھوٹے مقدمات بنوائے۔ پولیس میرے گھر بھیج کر توڑ پھوڑ کی اور ہر طرح سے ہراساں کرنے کی کوشش کی۔

یوتھ انٹرنیشنل:- پنجاب اسمبلی میں فارورڈ بلاک بنا جس کی تمام تر ہمدردیاں پنجاب حکومت کے لئے ہیں اس سے پیپلز پارٹی کو کیا فرق پڑا ہے؟

گھرکی:- فارورڈ بلاک کی اصطلاح صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو عوامی اجتماعی مفادات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ذاتی مفادات کی خاطر اپنی وفاداریاں بدل لیتے ہیں حالانکہ فارورڈ بلاک کا پیپلز پارٹی کی قیادت پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

یوتھ انٹرنیشنل:- زرعی ٹیکس کے نفاذ کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ آپ کے خیال میں زرعی ٹیکس نافذ ہونا چاہیئے؟

گھرکی:- میں زرعی ٹیکس کے حق میں ہوں مگر یہ ٹیکس چھوٹے کاشت کاروں سے نہیں بلکہ بڑے جاگیرداروں پر ہونا چاہیئے۔

We are

Manufacturers, Exporters, Contractors, Suppliers & Prequalified Contractor of Health Deptt. Of:

Surgical Gauze, Surgical Bandage, Hospital Linen Cloth, Hospital Garments. Uniforms of Armed Forces.

Contact:
M/S
Al-Qadri Trading Corp (Regd)
(Member of Chamber of Comerce).

Head Office:
6th Floor Aiwan-e-Auqaf. P.O. Box No. 2441, G.P.O.
Shahrah-e-Quaid-e-Azam
Lahore, Pakistan. Phone: 54729

ڈریسنگ میٹریل۔ بنے اشیاء بیڈنگ کلوذنگ۔ ہاسپٹلز گارمنٹس تیار کرنے۔ ہاسپٹلز میں سپلائی اور ایکسپورٹ کرنے کا مثالی ادارہ۔

القادری ٹریڈنگ کارپوریشن (رجسٹرڈ)

ہیڈ آفس:- چھٹی منزل ایوانِ اوقاف شاہراہ قائد اعظم پوسٹ بکس نمبر ۲۴۴۱
لاہور۔ (پاکستان) فون: ۵۴۷۲۹

سرحد کے ممتاز روحانی پیشوا

پیر سید روح الامین المعروف

پیر صاحب مانکی شریف

سے خصوصی انٹرویو

پیر سید روح الامین (پیر صاحب مانکی شریف) کے فرزند اور پانچویں سجادہ نشین ہیں۔ پیر آف مانکی کے خاندان کی تحریک پاکستان کے لئے گراں قدر خدمات ہیں۔ تحریک پاکستان سے لے کر اب تک روحانی خاندان ہر شعبہ زندگی میں عام آدمی سے لے کر بڑے بڑے ناموں کی شخصیات کی خصوصی دلچسپی کا مرکز رہا ہے بے شمار انسانوں نے فیض حاصل کیا۔ تصوف میں بھی آپ کی گہری دلچسپی لاکھوں لوگوں کو راہِ ہدایت پر لا رہی ہے

مڈٹرم الیکشن کا کوئی جواز نہیں

پیر سید روح الامین پیر آف مانکی شریف بھی اپنے خاندان کی درخشاں روایات کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ اندرون اور بیرونِ ممالک میں آپ کے مریدین کی تعداد ہزاروں سے تجاوز کر چکی ہے۔ پیر صاحب مانکی شریف کو پاکستان کے چاروں صوبوں میں بڑی عزت اور عقیدت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بے شمار تنظیموں کی سرپرستی اور رکنیت حاصل کئے ہوئے ہیں۔ مذہبی اور فلاحی کاموں میں ہمیشہ آگے آگے رہتے ہیں۔ آپ کا حلقہ اثر کافی وسیع ہے روحانیت اور سیاست کے بارے میں پیر صاحب مانکی شریف کا انٹرویو پیش کیا جا رہا ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:- پیر صاحب آپ کی شخصیت

روحانی خاندان ہر شعبہ زندگی میں عام آدمی

تعارف کی محتاج نہیں۔ تصوف اور روحانیت کے لئے آپ کے خاندان نے قابل تحسین خدمت کی ہے۔ خاندانی حوالے سے آپ اپنا تعارف کروائیں؟

پیر آف مانکی:- میں سب سے پہلے مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے پاکستان میں ایک معیاری ہر دلعزیز رسالے کا آغاز کیا۔ یوتھ انٹرنیشنل کو جس طرح آپ نے منفرد اور انقلابی انداز سے شروع کیا ہے یہ بہت اچھی اور کامیاب کوشش ہے جبکہ ہمارے ملک میں قدم قدم پر صحافت حوصلہ شکنی کر رہی ہے۔

میرا نام سید روح الامین ہے۔ پیر آف مانکی شریف کے نام سے زیادہ مشہور ہوں۔ مانکی شریف کا پانچواں سجادہ نشین ہوں۔ مشائخ سپریم کونسل کا صدر ہوں۔

اسلام میں عورت سربراہ مملکت بن سکتی ہے۔؟

میری تربیت ایسے ماحول میں ہوئی جس میں سیاست اور مذہب ساتھ ساتھ تھے میں نے وقت کے مشہور علماء سے تعلیم حاصل کی۔

یوتھ انٹرنیشنل:- پیر صاحب آپ سیاست میں کیسے آئے؟

پیر صاحب:- میں نے بتایا کہ روحانیت کے ساتھ ساتھ ہمارا سیاسیات سے گہرا تعلق ہے۔ میں سیاست کو عبادت کا درجہ دیتا ہوں۔ میں ایوب خان کے دور میں سیاست میں آیا۔ چوہدری خلیق الزماں اور بھٹو صاحب کے ساتھ میں نے ایوب خان کو پبلک لائف میں لانے میں اہم کردار ادا کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھٹو صاحب کا تاریخ ساز کارنامہ تھا۔

روحانی خاندان ہر شعبہ زندگی میں عام آدمی سے لیکر بڑی بڑی شخصیات کی خصوصی دلچسپی کا مرکز رہا ہے

یوتھ انٹرنیشنل:- ملک کی کن مشہور شخصیات کا آپ کے آستانہ عالیہ سے تعلق رہا ہے؟

پیر صاحب:- جنرل ضیاء الحق کے علاوہ ملک کی تمام مشہور شخصیات آستانہ عالیہ پر آتی رہی ہیں۔ قائد اعظم، سکندر مرزا اور بھٹو صاحب سب آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتے رہے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:- پیپلز پارٹی کے ساتھ آپ کا تعاون کس طرح ہوا؟

پیر صاحب:- میں شروع ہی سے پیپلز پارٹی میں تھا۔ بھٹو صاحب کے شہید ہونے کے بعد میں سرگرمی سے اپنا سیاسی سفر جاری نہ رکھ سکا اور ضیاء الحق کی انتقامی کارروائیوں سے بچاؤ کے لئے میں سیاست سے عارضی طور پر کنارہ کش ہو گیا۔ حالیہ الیکشن سے پہلے میں نے اپنے ہزاروں مریدوں کو پیپلز پارٹی کی حمایت کرنے کا حکم دیا۔

یوتھ انٹرنیشنل:- پیر صاحب بعض علماء سیاسی میدان میں شکست کھانے کے بعد عورت کی حکمرانی کے خلاف مہم چلا رہے ہیں۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

پیر صاحب:- میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ علماء سو کا کردار ادا کر رہے ہیں یعنی دین کو سیاسی مقاصد کے

لیے استعمال کر رہے ہیں۔ یہ علماء حق کا کام نہیں اسلام میں عورت سربراہ مملکت بن سکتی ہے بلکہ امت مسلمہ اس پر فیصلہ دے چکی ہے۔ عورت کی سربراہی کے خلاف بولنے والے اس وقت کہاں تھے جب عورتوں پر ظلم ہو رہے تھے۔ آج جو لوگ شور مچا رہے ہیں اس وقت یہ کیا کر رہے تھے۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ پیر صاحب ہمارے ملک میں مسلمان قومیت یا پاکستانی قومیت کی بجائے مختلف قومیتوں کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ کیا آپ بتائیں گے قومیتوں کے نعرے کیوں لگ رہے ہیں؟

پیر صاحب :۔ یہ مسئلہ بڑا نازک ہے اور غور طلب میرے خیال میں مہاجروں کو پانچویں قومیت تسلیم کر لینا چاہیے اگر وہ مہاجر کے تشخص کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ جب ملک میں پنجابی، سندھی، بلوچی اور پختون کے نعرے بلند ہو رہے ہیں تو مہاجر قومیت کے نعرے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ مرکز اور پنجاب کے درمیان محاذ آرائی نے عوام کو مایوس کیا ہے۔ آپ بتائیں گے محاذ آرائی سے کیا نقصان پہنچے گا؟

پیر صاحب :۔ دیکھیں پاکستان کے کسی صوبے کو نقصان پہنچے تو پاکستان کو نقصان ہوگا اور اگر یہ ہوا تو مضبوط پاکستان کا تصور ممکن نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وفاق پاکستان کو مضبوط کیا جائے اور صوبوں اور مرکز کی محاذ آرائی مثبت ہونی چاہیے۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ پیر صاحب بعض حلقوں کی طرف سے پاکستان کو سنی سٹیٹ بنانے کا مطالبہ بڑے عرصے سے کیا جا رہا ہے آپ کی کیا رائے ہے؟

پیر صاحب :۔ میرے خیال میں یہ تکلیف دہ بات ہے کوئی یہ کہے کہ پاکستان کو مسلمان سٹیٹ قرار دیا جائے پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنایا جائے تو اچھا ہے ایک بات مارشل لاء کے وقت میں ملک میں چار قوانین چل سکتے ہیں۔ ایک نظام میں چار دستور چل سکتے ہیں تو بیک وقت شیعہ یا سنی قرار دے دیا جائے تو کوئی مشکل نہیں ہوگی۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ وفاقی حکومت کے پیپلز پروگرام کی مخالفت پنجاب اور بلوچستان میں کی جا رہی ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

پیر صاحب :۔ میرا خیال ہے کہ پیپلز پروگرام

میرے نزدیک سیاست عبادت ہے

کی تشکیل اس طریقہ سے کی جائے کہ یہ صوبوں کے لیے بھی قابل قبول ہو سکے تو بہتر ہوگا۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ مرکز میں عوام نے پیپلز پارٹی کو بھاری اکثریت سے حکومت کرنے کا حق دیا ہے بعض قوتیں مرکزی حکومت کو ختم کرنے کی سازشیں کر رہی ہیں کیا اس پر روشنی ڈالیں گے؟

پیر صاحب :۔ میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کو پانچ سال حکومت کرنے کا موقعہ ملنا چاہیے۔ چھ مہینے میں اس کے پروگراموں کی وضاحت نہیں ہو سکتی۔ مجھے امید ہے کہ یہ عوامی توقعات پر پورا اترے گی اپنے منشور پر عمل کرے گی اور جو وعدے اس نے عوام سے کیے ہیں انہیں پورا کرے گی۔ عوامی اعتماد پر پورا اترے گی اور جو قوتیں جمہوریت دشمن ہیں جمہوری حکومت کو ختم کرنے کی سازش کر رہی ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ پیر صاحب بعض حلقے مڈٹرم الیکشن کا مطالبہ کر رہے ہیں آپ کا کیا خیال ہے؟

پیر صاحب :۔ میرا خیال ہے کہ جمہوریت اور انٹرنیشنل لاء کی رو سے یہ بات درست نہیں ہے مڈٹرم الیکشن کا کوئی جواز نہیں ہے۔ ایسے مطالبے کرنے والے ملک میں غیر سیاسی اور غیر مستحکم حالات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ ملک و قوم کے وفادار نہیں ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ پیر صاحب موجودہ بجٹ جو ابھی پیش کیا گیا ہے اپوزیشن کی طرف سے زبردست تنقید کا نشانہ بن رہا ہے۔ آپ کے خیال میں یہ کیسا بجٹ ہے؟

پیر صاحب :۔ موجودہ حالات میں اس سے بہتر بجٹ نہیں پیش کیا جا سکتا بلکہ انہیں گیارہ سالہ دور کی بہت سی خامیاں ورثے میں ملی ہیں۔ ان گیارہ سالوں میں معیشت کو بری طرح متاثر کیا گیا اگرچہ اس بجٹ کو مکمل طور پر کامیاب نہیں تو حوصلہ افزا ضرور کہہ سکتے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ پیر صاحب آپ کا تعلق صوبہ سرحد سے ہے۔ اس حوالے سے آپ بتائیں گے اے این پی اور پیپلز پارٹی کے درمیان معاہدہ ختم ہونے سے صوبہ سرحد پر کیا اثرات ہوں گے؟

پیر صاحب :۔ میں اس سلسلے میں کچھ نہیں کہوں گا۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ پیر صاحب محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی حکومت کے قیام کے بعد عورتوں کو آزادی ملی ہے مخصوص حلقے اس کی بہت مخالفت کر رہے ہیں آپ کی کیا رائے ہے؟

پیر صاحب :۔ میرے خیال میں پاکستان کی خواتین معاشرے کے دیگر افراد کی طرح استحصال کا شکار تھیں، موجودہ حکومت نے برسراقتدار آ کر انہیں جائز مقام دیا ہے۔ ماضی میں عورتوں کو ان کے مذہبی اور انسانی حقوق حاصل نہیں تھے۔ اب عورت کے وزیر اعظم بننے سے عورتوں کا استحصال ختم ہو گیا ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ افغان مسئلے کا آپ کے خیال میں صحیح حل کیا ہے؟

پیر صاحب :۔ میرے خیال میں افغان مہاجرین کے لیے سب سے زیادہ قربانی سرحد کے عوام کو دینا پڑی ہے اور آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ سرحد کی معیشت کو کتنی قربانی دینا پڑی ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ پیر صاحب اخبارات میں آپ کے وفاقی مشیر بننے کی خبریں آ رہی ہیں ان پر تبصرہ کریں گے؟

پیر صاحب :۔ جہاں تک مشیر بننے کا تعلق ہے میرے لیے فخر کی بات نہیں میرے متعدد مرید ۲۲ گریڈ کے افسران ہیں اور مجھے خود کو ماضی میں کئی دفعہ بھٹو صاحب نے سفیر بننے کی پیش کش کی اور ضیاء مرحوم نے بھی کئی اعلیٰ عہدوں کی آفر کی لیکن مارشل لاء حکومت کے اقتدار میں آنا ضمیر فروشی تھی۔ میں نے ان حالات سے سمجھوتہ نہ کیا جس کی وجہ سے جنرل ضیاء نے میرے لیے بہت سی مشکلات پیدا کیں۔ سوال یہ ہے میں مشیر بن کر اس ملک اور مسلمان قوم کے لیے کیا کروں گا۔ میری ذات سے ملک و قوم کو فائدہ پہنچے تو میں اس پر ضرور غور کروں گا

پیر مانکی شریف حاکم علی زرداری کے ہمراہ

دکھی انسانوں کی خدمت افضل ترین عبادت ہے۔ نفسا نفسی کے اس دور میں جو لوگ خدمت خلق حقوق انسانی کے لیے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیتے ہیں ایسے لوگ یقیناً عظیم ہوتے ہیں۔ ضلع پوٹھوہار کے نوجوان سپوت ٹکا خان کا شمار بھی پاکستان کی عظیم قابل فخر شخصیات میں ہوتا ہے۔ جن کی زندگی کا مقصد غریب اور مظلوم انسانوں کی بے لوث خدمت ہے۔ اسی مقصد کے لیے اپنا تن من دھن وقف کیے ہوئے ہیں۔ آپ آل پاکستان اخبار فروش فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ اس پلیٹ فارم سے ملک بھر میں اسی ہزار سے زائد اخبار فروشوں کی بھرپور نمائندگی کر رہے ہیں۔

قارئین کی دلچسپی کے لیے ان کا انٹرویو شائع کر رہے ہیں۔

آل پاکستان اخبار فروش فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری جواں ہمت سماجی و سیاسی رہنما ٹکا خان سے انٹرویو

میڈیا پر چند لوگوں کی اجارہ داری ختم کی جائے

یوتھ انٹرنیشنل :۔ ٹکا خان صاحب آپ کی بڑے طویل عرصے سے اخبار فروشوں کے لیے خدمات جاری ہیں۔ ملک بھر کے اخبار فروش آپ کی قیادت میں جدوجہد کر رہے ہیں۔ اسی حوالے سے آپ کا انٹرویو کر رہے ہیں۔ آپ اپنا تعارف کرائیں

ٹکا خان :۔ سب سے پہلے میں آپ کو ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل نکالنے پر مبارکباد دیتا ہوں پاکستان میں پہلی مرتبہ بین الاقوامی سطح کا پہلا نئی نسل کا میگزین ہے جو اردو انگلش میں شائع ہو رہا ہے۔ یہ آپ کی بہت بڑی تاریخی کاوش ہے۔ میں سمجھتا ہوں ہمارے ملک کے نوجوانوں کی بہت بڑی خدمت ہے۔

اخباری کاغذ کے کارخانے لگانے کے لیے پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کی جائے

اخبار فروش فیڈریشن کے حوالے سے عرض کروں میں بذات خود اخبار فروش ہوں۔ ۱۹۷۱ء سے اس شعبے سے وابستہ ہوں۔ اخبار فروشی میں آنے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ میری پیدائش مری میں ہوئی ہائی سکول تک تعلیم حاصل کی۔ میرا تعلق غریب اور عزت دار گھرانے سے ہے۔ میرے والد کی نصیحت تھی کہ رزق حلال کی روزی کما کر کھانا ہے۔ تعلیم کے بعد والد صاحب کے حکم کے مطابق حق حلال کی روزی کمانے کے لیے نکلا تو مجھے اخبار فروشی ہی ایک ایسا پیشہ نظر آیا جس میں ۱۰۰ فیصد حق حلال کی روزی ہے میں نے اپنے ضمیر کے مطابق اس کام کو شروع کیا اس وقت معاشرے میں اخبار فروش کو انتہائی کمتر نچلے درجے کا انسان سمجھا جاتا تھا۔ زمانہ سکول میں طلبہ کا مانیٹر ہوا کرتا تھا۔ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھرپور دلچسپی کی وجہ سے میرے اندر خدمت خلق اور سماجی فلاحی کاموں میں بھرپور حصہ لینے کے جذبات موجود تھے۔ میں نے محسوس کیا کہ اخبار فروشوں کو معاشرے میں باعزت مقام دلانا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے ۱۹۷۴ء میں اخبار فروش یونین اسلام آباد میں بنائی۔ میں اس کا جوائنٹ سیکرٹری بنا۔ اس کے بعد ۱۹۷۶ء میں اسلام آباد اخبار فروش یونین کا جنرل سیکرٹری منتخب ہوا۔ ۱۹۷۶ء سے لے کر اب تک یونین کے ہر سال الیکشن ہوتے ہیں۔ میں نے سب سے پہلے اسلام آباد کے اخبار فروشوں کے مسائل کی طرف توجہ دی اخبار فروشوں کے سب سے اہم مسائل میں رہائش کا مسئلہ اہم تھا۔ اخبار فروخت کرنے کے لیے مارکیٹ کی ضرورت تھی۔ کمیشن بہت کم ملتا تھا میں نے اسلام آباد میں اخبار فروش مارکیٹ تعمیر کروائی ہے جہاں ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ مارکیٹ ہمیں گورنمنٹ نے تعمیر کر کے دی ہے۔ اس کے ساتھ راولپنڈی میں بھی مارکیٹ تعمیر کروائی گئی ہے۔ اخبار فروشوں کے ان مسائل کو حل کروانے کے بعد یہ جستجو ہوئی کہ پورے ملک میں اخبار فروش یونین کو منظم کیا جائے۔ بہرحال ۱۹۸۲ء سے اخبار فروش فیڈریشن موجود تھی۔ میں نے اس کے الیکشن میں حصہ لیا تو میری خدمات کو سراہتے ہوئے بلا مقابلہ جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

آل پاکستان اخبار فروش فیڈریشن کا اپنا منشور ہے۔ ہماری تنظیم شیڈول کے مطابق انتخابات کرواتی ہے۔ ہماری فیڈریشن خیبر سے لے کر کراچی تک منظم ہے جس کے ہر جگہ دفاتر ہیں۔

چاروں صوبوں کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں اس کی تنظیم موجود ہے۔ اس کے ملک بھر سے ۸۰ ہزار سے زائد ممبرز ہیں۔ ان کے دس عہدے دار ہیں۔ ہماری فیڈریشن نے آزادی صحافت، بحالی جمہوریت، عریانی سنسر شپ اور فحاشی کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملک میں جمہوری حکومت ہے آزادی صحافت ہے۔ ذرائع ابلاغ آزاد ہیں۔ سنسر شپ نہیں ہے۔ اس ملک میں جو عوامی جمہوری حکومت ہے۔ اخبار فروشوں کا بھی اس کے قیام میں بہت بڑا حصہ ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ ٹکا خان صاحب آپ کے مسائل کیا ہیں؟

ٹکا خان :۔ پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ اخباری صنعت کمرشل انڈسٹری میں بدل چکی ہے پاکستان بنتے وقت جو مالکان ہاتھوں میں چار چار اخبار لے کر خود گھومتے تھے آج ملک کے بڑے سرمایہ کاروں اور صنعت کاروں میں شامل ہیں۔ آج ہر بڑے شہر میں ان کی جائیدادیں ہیں کروڑوں روپے کی اخباری صنعتیں ہیں۔ دوسری طرف ہمارے اخبار فروشوں کو ۱۹۷۴ء سے لے کر اب تک جو سہولیات ملی ہیں ان میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا جبکہ سرکاری اور غیر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ ہوا لیکن اخبار فروشوں کی بنیادی شرح کمیشن جوں کی توں

جناب صدیق القادری ایڈیٹر انچیف ٹکا خان سے انٹرویو لیتے ہوئے!

رہی سوائے ایک دو شہروں کے جہاں یونین مضبوط تھی مالکان نے کمیشن کی شرح کو بڑھایا لیکن چھوٹے بڑے شہروں میں کمیشن کی شرح مختلف رکھی۔ مثلاً بڑے شہروں میں شرح کمیشن زیادہ اور چھوٹے شہروں میں کمیشن کی شرح کم رکھی۔ اس مسئلے پر بعض دفعہ اخبارات کے مالکان کے ساتھ تصادم والی صورت حال بھی پیدا ہوئی۔ جس ملک میں زیادہ تر مارشل لاء رہے یا غیر جمہوری حکومتیں ہوں وہاں اخبارات طاقتور رہتے ہیں۔ اخبارات کے خلاف یا اخبارات کے مالکان کے خلاف اپنے حقوق کے لئے آواز بلند کرنا بہت بڑا مسئلہ تھا جس ملک میں غیر جمہوری قوتیں ہوں گی وہاں سیاسی استحکام نہیں ہوگا۔ تو ظاہر ہے کہ حکومت کو اخبارات کی بیساکھیوں کو استعمال کرنا پڑے گا۔ جب ہم نے اپنے مسائل اٹھائے تو حکومت نے ہمیں دبایا کہ ہم اخبارات کے مالکان کے خلاف اپنے حقوق کے لئے جدوجہد نہ کریں دوسری طرف اخبارات کے مالکان نے بھی دبایا کہ ہم خاموش ہو جائیں۔ تیسری طرف ہماری تنظیم کو بھی ختم کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن میری اور میرے ساتھیوں کی کوششوں سے اخبار فروش فیڈریشن نہ صرف برقرار رہی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ منظم ہو گئی۔

دوسرا بڑا مسئلہ رہائش کا ہے اخبار فروش صبح سویرے بیدار ہوتا ہے سائیکل پر سوار ہو کر سارا دن سائیکل چلا چلا کر تھک جاتا ہے۔ کوئی مالک مکان اخبار فروش کو مکان کرائے کے لئے دینے پر تیار نہیں ہوتا۔ وہ کہتا ہے تم نہ تو خود سوتے ہو اور نہ ہی دوسروں کو سونے دیتے ہو۔ ہمارا مکان خالی کرو ہمیں رہائشی سہولیات کی اشد ضرورت ہے۔ عوامی حکومت نے ابھی بجٹ میں اعلان کیا ہے کہ ایک لاکھ مکانات تعمیر کئے جائیں گے میں سمجھتا ہوں کہ ان مکانات میں غریب اخبار فروشوں کو بھی حق ملنا چاہیے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ وزیر اعظم پاکستان قابل تحسین ہیں ہمیں ان سے بہت سی توقعات ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں عوامی حکومت اخبار فروشوں کے مسائل کی طرف خصوصی توجہ دے گی۔ اخبار فروش بھی موجودہ جمہوری حکومت کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں۔ اخبار فروش اور موجودہ حکومت کے درمیان مضبوط رابطہ کی ضرورت ہے اخباری صنعت نے

ابھی تک جمہوری حکومت کو قبول نہیں کیا۔

ہم نے اخباری صنعت کا رویہ درست کرنے کے لئے ۱۹۸۴ء میں ملک بھر میں پہیہ جام ہڑتال کی تھی تین دن تک اخبار نہیں چھپے تھے۔ موجودہ حکومت اخبار فروشوں کو اعتماد میں لے کر طاقت کا اظہار کرے تو اخباری صنعت بھی عوامی حکومت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ حکومت ہر شہر میں اخبار فروشوں کے لئے رہائشی سہولیات کا مناسب بندوبست کرے۔ ہمارا تیسرا بڑا مسئلہ یہ ہے کہ شہروں کی وسعت میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ فاصلوں کی وسعت بڑھ گئی ہے سائیکل کے ذریعے اخبارات وجرائد وقت پر قاری تک

قومی سطح پر اخبار فروشوں کیلئے ایک ٹرسٹ قائم کیا جائے

پہنچانا دنیا کے حالات سے باخبر رکھنا اب ممکن نہیں ہم چاہتے ہیں موجودہ عوامی حکومت ایکسائز ڈیوٹی معاف کر کے ہمیں موٹر سائیکل مہیا کرے تا کہ ہر ٹر سائیکل بغیر کسٹم ڈیوٹی خرید سکیں۔ جب ہمارے ملک میں بہت سے لوگوں کو بغیر اداروں کے سربراہوں کو بغیر کسٹم ڈیوٹی کاریں منگوانے کی اجازت ہے اخبارات بروقت پہنچانے کے لئے اخبار فروشوں کو ایسی سہولت مہیا کی جائیں جو کہ موجودہ حکومت کے لئے کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔

چوتھا بڑا مسئلہ یہ ہے۔ اخبار فروشی ایسا کام ہے جب تک جسم میں طاقت ہے یہ کام کیا جا سکتا ہے لیکن جب انسان بیمار ہو جائے یا بوڑھا ہو جائے تو پھر یہ سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ نو بچے تک بھوکے رہتے ہیں اس سلسلہ میں میری تجویز ہے قومی سطح پر اخبار فروشوں کے لئے ایک ٹرسٹ جو کم از کم ایک کروڑ روپے سے قائم ہونا چاہیے۔ ہماری حکومت اخباری صنعت کے لئے ایک کروڑ روپے کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے اس ٹرسٹ سے غریب اخبار فروشوں کو جو جسمانی طور پر ان فٹ ہو جاتے ہیں یا جو غریب اخبار فروش اپنے بچوں کو کھلا نہیں سکتے اس ٹرسٹ سے ان کی خدمت کریں۔

ہماری اخباری صنعت کمرشل اداروں کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ ان کے پاس ہر شہر میں بڑی خوب صورت عمارتیں ہیں لیکن ان کے پاس اخبار ناقص ہیں۔ اخبارات کے اندر قرآنی آیات یا حدیث شریف شائع ہوتی ہیں چونکہ ہمارا ملک اسلامی ہے ان احادیث شریف اور قرآنی آیات کا احترام سب پر فرض ہے۔ ہمارے اخبار فروش ان اخبارات کو گلیوں یا فٹ پاتھ پر بیٹھ کر فولڈ کرتے ہیں تو ہمارے نزدیک ذرائع ابلاغ کو اس وقت احترام ملے گا جب اخبار فروشوں کے لئے ہر شہر میں مارکیٹیں ہوں گی۔ مرکزی حکومت کو چاہیے کہ وہ آگے بڑھے ہر شہر میں مارکیٹس بنوائے اس سے ذرائع ابلاغ کو بھی احترام ملے گا اس ملک کے خلاف جو مواد چھپتا ہے اسے ہم کنٹرول کر سکیں گے۔ یہ ہیں قادری صاحب ہمارے مسئلے۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ گورنمنٹ نے اخباری کاغذ پر امپورٹ ڈیوٹی لگائی ہے۔ آپ کے خیال میں کیا اس سے اخباری صنعت یا اخبار فروش متاثر ہوں گے

ٹکا خان :۔ جہاں وفاقی گورنمنٹ نے کاغذ پر ڈیوٹی لگائی ہے وہاں بہت سی چھوٹ بھی دی ہے۔ مثلاً اب اخباری صنعت پر کوئی سنسر شپ نہیں کوئی تاوان نہیں کوئی نہیں پوچھتا کہ تم کیا لکھ رہے ہو۔ اب رہا ڈیوٹی کا مسئلہ ڈیوٹی ہمارے ملک میں کوئی سپیشل نہیں ہے بلکہ انڈیا میں بھی ہے لیکن ہمارے ملک میں جو ڈیوٹی لگائی گئی ہے وہ کچھ زیادہ ہے میرے خیال میں انڈیا کی طرح بڑے اخبارات جو زیادہ تعداد میں چھپتے ہیں ان پر ڈیوٹی زیادہ ہو اور جو کم تعداد میں چھپتے ہیں ان پر ڈیوٹی بھی کم ہونی چاہیے اس ڈیوٹی کی زد میں زیادہ تر چھوٹے اخبارات وجرائد آتے ہیں۔ بڑے اخبارات کے زیادہ ہونے کی وجہ سے چھوٹے اخبارات کے ریٹ کم ہوتے ہیں اگر کاغذ پر ڈیوٹی لگی ہے تو یقیناً مالکان اخبار مہنگا کریں گے لیکن مہنگا کرنے سے اخبار کی سرکولیشن کم ہوگی۔

ہمیں اور ہماری حکومت کو اخباری صنعت سے ہٹ کر اخبارات پڑھنے والوں کی مشکلات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ ہمارے ملک میں ڈھائی روپے یا ساڑھے تین روپے میں اخبار ملتا ہے اور میگزین ۲۵ روپے سے لے کر ۳۰ روپے تک ملتے ہیں۔ پاکستان میں اخبارات کی قیمتیں پورے ایشیا کے اخبارات کی قیمتوں سے زیادہ ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ ہمارے پڑوسی ملک انڈیا میں اخبارات اور جرائد حیرت انگیز حد تک کم قیمت پر بکتے ہیں۔ کیا ہمارے ہاں بھی قیمتوں میں کمی ہو سکتی ہے۔

ٹکا خان :۔ جناب یہ قیمتیں یقیناً کم ہو سکتی ہیں۔ سب سے پہلے پاکستان میں کاغذ کے زیادہ سے زیادہ کارخانے لگائے جائیں۔ جو کاغذ ہم امپورٹ کر رہے ہیں اس کی پیداوار پاکستان میں ہو کاغذ کی انڈسٹریز کے لئے پرائیویٹ سیکٹر کو قومی سہولتیں دی جائیں کیونکہ کاغذ کی امپورٹ پر ہمارا کروڑوں روپے زر مبادلہ خرچ ہوتا ہے باہر سے کاغذ بھی مہنگا ملتا ہے جب کاغذ سستا ہو گا تو یقیناً اخبارات و جرائد کے ریٹس بھی کم ہو جائیں گے۔ ہماری اخباری صنعت میں مقابلہ بہت کم ہے بعض اداروں کی مکمل اجارہ داری ہونے کی وجہ سے ریٹس بڑھ رہے ہیں منافع کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جب حکومت چھوٹے اخبارات اور میگزین کو سہولتیں دے گی یقیناً مقابلہ ہو گا جس سے عوام کو کم قیمت میں اخبار میگزین ملیں گے۔ اخباری صنعت میں قرضہ جات بھی با اثر مالکان کو دیئے جاتے ہیں جس سے وہ باہر سے پریس لے کر آتے ہیں۔ قوم کے خون پسینے کے روپے سے قوم کا خون چوسنا شروع کر دیتے ہیں۔ اُن کے پریس کے ریٹس بھی دوسرے پریسوں سے زیادہ ہیں۔ میں خود بھی پبلشر ہوں میری حکومت سے درخواست ہے کہ ایسا سسٹم ایجاد کریں یا کوئی ایسا ادارہ قائم کریں جس میں بغیر سفارش قابلیت کی بنیاد پر قرضے دیئے جائیں تا کہ اخباری صنعت جدید تقاضوں اور عوام کی ضروریات کے تحت ڈویلپ ہو سکے اس میں نئے لوگ آئیں نیا خون آئے اور نئی پود آئے

اس وقت ہمارے اخبارات سرمایہ دارانہ سیاست کو فروغ دے رہے ہیں۔ ایک غریب، کارکن جس کے اندر صلاحیت اور قابلیت موجود ہے وہ اپنی غربت کی وجہ سے اخبارات میں نہیں چھپ سکتے۔ اس کے برعکس ایک جاگیردار، سرمایہ دار، صنعت کار

اپنی طاقت کے بل بوتے پر اپنے گھر کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے بیان دیتے ہیں یا ٹیلی فون پر بیان لکھواتے ہیں۔ اخبارات ان کے نام کی جلی سرخیاں لگاتے ہیں۔

میرا یہ نعرہ ہے حکومت عوام کو اخباری مافیا سے بچائے۔ مافیا کے لوگ بڑے خود کفیل ہیں اس مافیا سے ہٹ کر باقی اخباری صنعت بڑی مشکلات میں ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ آپ کے اخبار مالکان سے کیا مطالبات ہیں؟

ٹکا خان :۔ جناب اس وقت جو کمیشن ہے۔ پورے ملک میں یکساں ہونی چاہیے اور اس کا ریٹ بھی پورے ملک میں یکساں ہونا چاہیے۔ شرح کمیشن میں کم از کم ۱۰ فی صد اضافہ ہونا چاہیے۔

پورے ملک میں اخبارات کی شرح کمیشن یکساں مقرر کی جائے

یوتھ انٹرنیشنل :۔ آپ ایم۔ کیو۔ ایم کے قائد الطاف حسین صاحب سے ملاقات کی تفصیلات بتائیں گے۔

ٹکا خان :۔ ہماری الطاف بھائی کے ساتھ دو گھنٹے تک وفد کے ساتھ اور ایک گھنٹہ صرف میری علیحدگی میں ملاقات ہوئی ہے۔ اخبار فروشوں کے مسائل سمیت کئی امور پر تفصیلی بات ہوئی ہے اخبار فروش بھی ملک میں ایک سیاسی قوت ہیں۔ الطاف حسین صاحب صرف مہاجر قوم کے رہنما نہیں ہیں، بلکہ پاکستان کے مظلوم اور پسے ہوئے غریب طبقات کے بھی رہنما ہیں۔

اس سلسلہ میں الطاف حسین صاحب نے یقین دلایا ہے۔ میری جان و مال جدوجہد اخبار فروشوں کے لئے حاضر ہے اور اس کے بعد پاکستان کے تمام طبقوں کے لئے جو کچھ بھی کر سکوں حاضر ہوں۔ میری تنظیم محدود دائرے میں نہیں ہے۔ بلکہ پورے پاکستان کے دائرے میں ہے۔ ہم اخبار فروشوں کے پلیٹ فارم پر الطاف حسین صاحب کے اعزاز میں پروقار دعوت کا اہتمام کر رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہے سیاسی رہنماؤں میں یکجہتی اور اعتدال پسندی کو بڑھایا جائے تا کہ ملک میں مارشل لاء کے دروازوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائے

یوتھ انٹرنیشنل :۔ حیدر آباد میں اخبار فروشوں کے کنونشن میں کیا فیصلے ہوئے ہیں؟

ٹکا خان :۔ گزشتہ سالوں سے اخباری صنعت عجیب و غریب مسائل سے دو چار ہے مثلاً کئی مقامات پر اخبار لوٹ لئے گئے کئی مقامات پر اداروں کے اندر جا کر آگ جلاؤ کیا گیا۔ کئی مقامات پر ہڑتالیں ہوئیں جس کی وجہ سے اخباری صنعت کو ناقابل تلافی نقصان ہوا۔

اس ملک میں چار بڑی آرگنائزیشنیں ہیں جن کا تعلق اخباری صنعت سے ہے۔

۱۔ آل پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی۔

۲۔ سی۔ پی۔ این۔ ایس۔

۳۔ آل پاکستان اخبار فروش فیڈریشن۔

۴۔ جرنلسٹوں کی آرگنائزیشنز۔

ان سب تنظیموں میں باہمی ربط کی ضرورت ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ تمام تنظیموں سے رابطہ کر کے مشترکہ میٹنگ کے ذریعے اخباری صنعت کے بارے میں متفقہ لائحہ عمل اختیار کریں اور مشترکہ پالیسی اپنائیں کیونکہ اس وقت اخباری صنعت بے پناہ مسائل کا شکار ہے۔ اخباری صنعت پر تشدد اور حملے ہو رہے ہیں۔ کارکنوں کو زدوکوب کیا جاتا ہے اور اخباری صنعت کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ کیا آپ کی آل پاکستان اخبار فروش فیڈریشن موجودہ عوامی حکومت کا ساتھ دے گی؟

ٹکا خان :۔ ہم ملک کے عظیم تر مفاد میں موجودہ عوامی حکومت کی سربراہ بے نظیر بھٹو کے ہاتھ مضبوط کریں گے۔ عنقریب ہم اخبار فروش فیڈریشن کی طرف سے وزیر اعظم پاکستان کے اعزاز میں اسلام آباد میں پروقار استقبالیہ دیں گے۔ پورے ملک کے اخبار فروش یہ بھی توقع رکھتے ہیں محترمہ بے نظیر بھٹو ہمارے مسائل کی طرف بھرپور توجہ دیں گی انشاء اللہ ہمارا بھرپور تعاون موجودہ حکومت کے ساتھ ہو گا۔

بے روزگاری کا سدّباب کیسے کیا جائے

تحریر: محمود مرزا ایڈووکیٹ

آج پاکستان کی لیبر فورس تین کروڑ دس لاکھ ہے لیبر فورس کا ۶ء۵ فیصد حصہ (تقریباً ۱۵ لاکھ افراد) بے روزگار ہیں۔ غیر سرکاری تخمینہ یہ تعداد دگنی بتاتا ہے بے روزگاری کا یہ عالم ایسے وقت میں ہے جب ۱۴ لاکھ افراد بیرون ملک مصروف کار ہیں۔ نیم بے روزگاروں کا تخمینہ ۲۵ فیصد ہے۔ البتہ لیبر فورس جو اپنے گزارے سے کم آمدن کماتی ہے ۳۳ فیصد ہے۔

پاکستان میں آبادی میں اضافے کی شرح ۳ء۱ فیصد ہے چونکہ آبادی دیہاتوں سے شہروں کی جانب نقل مکانی کر رہی ہے اس لئے شہری آبادی میں اضافے کی رفتار ۴ء۴ فی صد ہے اس کے برعکس ملازمتوں میں اضافہ کی شرح صرف ۲ء۵ فیصد ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بے روزگاری میں بے حد اضافہ ہونے والا ہے۔

آبادی کے بحران کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کی ضرورت ہے۔

۱۔ شرح پیدائش کم کی جائے۔ آبادی میں اضافہ، روزگار کے مواقع کی شرح سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

۲۔ معاشی ترقی کی رفتار میں اضافہ ہو۔ اس راہ میں مشکلات دور کی جائیں۔ حل کی راہ میں بہت سے مسائل حائل ہیں۔ ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ صنعت کار پیداوار بڑھانے کی بجائے دولت کمانے کے آسان اور اخلاق باختہ طریقوں کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ بیوروکریسی کا رویہ غیر تعمیری اور لوٹ کھسوٹ کا ہے صنعتوں کی منظوری اور نظم و نسق کے معاملات میں حکومت کا غیر مثبت عمل دخل ہے جب تک سماج کے ہر شعبہ میں تعمیر کا جذبہ نہیں ابھرتا اور بیوروکریسی کے نظام میں مثبت تبدیلی پیدا نہیں ہوتی صنعتی میدان میں ترقی کی وہ رفتار حاصل نہیں ہو سکتی جس کی صلاحیت موجود ہے۔

۳۔ معاشی ترقی کی رفتار میں اضافہ کیا جائے جو اسی بات پر منحصر ہے کہ بجلی کی پیداوار بڑھائی جائے آبپاشی کے نظام کو بہتر بنایا جائے سڑکیں اور پل اور بندرگاہیں تعمیر کئے جائیں۔ ریلوے اور ٹیلی کمیونی کیشن کو توسیع دی جائے۔

۴۔ دیہات میں مارکیٹنگ اور پیداوار کی تنظیم جدید انداز میں ہو۔ جہاں تک ہو سکے یہ تنظیم رضاکارانہ انداز میں امداد باہمی کی شکل میں ہو۔ پھل اور سبزیوں کی پیداوار بڑھائی جائے۔ دودھ اور گوشت

پاکستان کی کل آبادی	ساڑھے دس کروڑ
لیبر فورس	۳ کروڑ دس لاکھ
مرد لیبر فورس	۷۳ فی صد
خواتین لیبر فورس	۹ء۱۱ فی صد
زرعی لیبر فورس	۲ء۴۹ فی صد
صنعتی لیبر فورس	۱۴ فی صد
بقایا لیبر فورس	۸ء۳۶ فی صد
خواندہ لیبر فورس	۳۷ فی صد
تعلیم یافتہ (میٹرک پاس)	۱۰ فی صد

کے جانوروں کی فارمنگ ہو۔ زرعی پیداوار کی پراسیسنگ اور پیکجنگ کی صنعتیں قائم کی جائیں جب دیہی عوام کو مقامی سطح پر روزگار ملنے لگے گا تو انہیں شہروں کی جانب نقل مکانی کی ضرورت نہ ہوگی۔

۵۔ دیہی علاقوں میں انتخاب کی بنیاد پر مقامی حکومت قائم ہو جسے وسیع انتظامی اور مالی اختیارات حاصل ہوں۔ یہ مقامی حکومتیں زمین

قومی خزانے کا غبن رکنا ضروری ہے

کی حالت کو بہتر بنانے، کھالیں بنانے، مقامی نوعیت کی تعمیرات اور جنگلات اگانے کا انتظام کریں۔ تعلیم، علاج، صحت اور صفائی کے معاملات کا نظم و نسق چلائیں۔ جب دیہی عوام کا معیار زندگی بہتر ہوگا تو آبادی میں اضافے کی رفتار میں بھی کمی واقع ہوگی۔

۶۔ روزگار کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایسی ٹیکنالوجی کو فروغ حاصل ہونا چاہیئے جس سے محنت کی طلب میں اضافہ ہو۔ ایسی صنعتیں چھوٹے پیمانے کی ہوتی ہیں۔

۱۹۷۱ء تا ۱۹۸۶ء پندرہ سالوں میں چھوٹے شعبہ کی کارگزاری قابل ذکر ہے۔ اس شعبے میں صنعتی لیبر کا ۸۰ فیصد حصہ ملازمت کرتا ہے جبکہ کل صنعتی سرمایہ میں اس کا حصہ محض ۱۲ فیصد ہے۔ صنعتی پیداوار میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کا حصہ ۳۰ فیصد ہے۔

۷۔ روزگار کے مسئلہ کے حل میں منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہمیں ایسی ٹیکنالوجی اختیار کرنی چاہیئے جس میں محنت کی طلب زیادہ ہو منصوبہ بندی میں یہ تعین کرنا چاہیئے کہ مستقبل میں معیشت کی افرادی ضروریات کیا ہوں گی اس ضرورت کو پیش نظر رکھ کر لیبر فورس کی تنظیم اور تربیت ہونی چاہیئے گویا تعلیم اور ہنر کے ادارے معاشی ترقی اور آبادی کی منصوبہ بندی کی ضروریات کے مطابق قائم ہونے چاہئیں۔ اس وقت ہنر یا نیم ہنر سکھانے کی سہولتیں بڑی ناکافی ہیں۔ موجودہ سہولتوں کے ذریعے تقریباً ایک لاکھ یا سوا لاکھ افراد کی سالانہ تربیت ہو سکتی ہے۔ افرادی قوت کے مسائل کو ریجنل پلاننگ کے ذریعے حل کرنا چاہیئے۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ حتی الامکان کسی علاقے میں رہنے والی لیبر فورس کو اپنے ہی علاقے یا اس کے گرد و نواح میں روزگار مہیا ہو۔

اگر جاگیرداروں کا سیاسی تسلط ٹوٹ جائے اور اگر ریجنل پلاننگ کی ذمہ داری ایسے افراد کے پاس ہو، جو عوام کے سامنے جوابدہ ہوں، تو قومی خزانے کا غبن بھی رک سکتا ہے۔ ریجنل پلاننگ کے ذریعہ ترقی کی رفتار تیز تر ہو سکتی ہے۔

ایک عظیم محب وطن

سید ظہور حسین نوشاہی

ڈائریکٹر کنٹرولر مسلم کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ

پکے اور سچے پاکستانی ہیں۔ اعلیٰ اخلاق بلند کردار کی وجہ سے سماجی، سیاسی، مذہبی اور کاروباری حلقوں میں انتہائی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ بنیادی طور پر آپ کا تعلق وادی پوٹھوہار سے ہے اس لئے راولپنڈی اسلام آباد میں منعقد ہونے والے پروگراموں کے روح رواں ہوتے ہیں۔ تعمیری اور قومی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا جذبہ ہمیشہ موجزن رہتا ہے بے شمار ادبی، ثقافتی اور سماجی تنظیموں کے سرپرست ہیں۔ انتہائی پرخلوص دوست نواز شخصیت اور بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ اپنے حلقہ احباب میں ہر دلعزیز شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کی قیادت میں دی مسلم کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ نے اپنے قیام کے بعد انتہائی مختصر عرصے میں حیرت انگیز حد تک مثالی ترقی کی ہے آپ کنٹرولر آف برانچز کے فرائض کو نبھانے کے لئے شب و روز ہمہ تن اپنی ٹیم کے ساتھ قومی خدمت میں پیش پیش ہیں۔

قارئین کی خدمت میں دی مسلم کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ کے حوالے سے تعارف شائع کر رہے ہیں۔ نوشاہی صاحب نے اپنے ادارے کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے بتایا دی مسلم کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ ایک کوآپریٹو مالیاتی ادارہ ہے۔ دسمبر ۱۹۸۱ء میں اس ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ ادارہ ۱۹۲۵ء کے کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے ملک بھر میں پچاس سے زائد شاخیں کام کر رہی ہیں۔ پندرہ ہزار سے زائد ممبران ساڑھے چار ہزار سے زائد ملازمین ہیں۔ اس ادارے کا بنیادی مقصد پسماندہ علاقوں سے شہروں کی طرف نقل مکانی کو روکنے کے لئے وہاں مقامی سطح پر سہولتیں فراہم کرنا ہے چھوٹے کاشتکاروں، کسانوں، صنعت کاروں اور چھوٹے طبقے کے لوگوں کو قرضہ جات فراہم کرنا ہے۔ ان مقاصد کے لئے ہم نے جامع منصوبہ بندی کی ہے۔ ۲۰۰ کنال رقبہ پر محیط چکوال میں مسلم ماڈل ٹاؤن بنایا ہے اسی طرح راولپنڈی کے نزدیک چکری روڈ پر بھی ایک ہاؤسنگ سکیم پر عمل درآمد جاری ہے۔ دس کروڑ روپے کے قریب ہم نے لوگوں کو قرضے دیئے ہیں ہمارا

جناب سید ظہور حسین نوشاہی ڈائریکٹر کنٹرولر مسلم کوآپریٹیو ڈویلپمنٹ کارپوریشن لیٹڈ برانچ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

وفاقی حکومت پیپلز پروگرام کو کوآپریٹو اداروں کے تعاون سے چلائے تو انقلاب آسکتا ہے

مقصد صرف اور صرف چھوٹے کسانوں کو قرضے فراہم کرنا ہے۔ ممبران کو دی جانے والی سہولتوں کے بارے میں بتایا کہ ہمارے ہاں اے کلاس اور بی کلاس دو طرح کے ممبران ہوتے ہیں۔ اے کلاس کے ممبران بنیادی ہوتے ہیں جو کارپوریشن کا بورڈ آف ڈائریکٹرز بنتے ہیں بی کلاس ممبران پانچ روپے سے سیونگ معیادی اکاؤنٹ کھول سکتے ہیں۔

چونکہ ہمارے ہاں زکوٰۃ کی کٹوتی نہیں ہوتی ہم ممبران کو ریٹ آف پرافٹ بھی دوسرے مالیاتی اداروں کی نسبت زیادہ دینے کی پوزیشن میں ہوتے ہیں۔ ہماری سکیمیں اچھے منافع پر کامیاب ہوتی ہیں تو ہم ممبران کو بونس بھی دیتے ہیں۔

کوآپریٹو تحریک کے بارے میں نوشاہی صاحب نے بتایا کہ کوآپریٹو تحریک ایک بین الاقوامی تحریک ہے تمام دنیا جس میں کمیونسٹ بلاک بھی شامل ہے زراعت بنکنگ، تجارت وغیرہ کوآپریٹو کے تحت ہے۔

ہمارے ملک میں کوآپریٹو اداروں نے مثالی کام کئے ہیں مثلاً لارنس پور وولن ملز اور سہراب سائیکل کوآپریٹو

دی گئی ہے تو ہماری تو پہلے ہی برانچیں موجود ہیں سٹیٹ بنک آف پاکستان یا وفاقی حکومت جو بھی گارنٹی چاہتی ہے ہم سے گارنٹی لے اور ہمیں بنک کا نام استعمال کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ ہمیں یقین ہے موجودہ وفاقی وزیر خزانہ احسان الحق پراچہ جو خود بھی کوآپریٹو کارپوریشن کے چیف ہیں ہمارے مسائل کے لئے توجہ فرمائیں گے۔

آئندہ پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے سید ظہور حسین نوشاہی نے کہا ہم ہاؤسنگ سکیمیں تیار کر رہے ہیں۔ تلہ گنگ اور پنڈدادن خان جیسے پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے ماڈل ٹاؤن بنا رہے ہیں۔ ضلع اٹک کے مقام پر کھاد اور سیمنٹ کے کارخانے لگا رہے ہیں اگر وفاقی حکومت پیپلز ورکس پروگرام کو بھی کوآپریٹو اداروں کے تعاون سے چلائے تو ملک میں انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔ بے روزگاری کے مسئلے کو بھی حل کرنے کے لئے کوآپریٹو بنک بنانے سے ہر سال چالیس ہزار نوجوانوں کو روزگار فراہم ہو سکتا ہے بے روزگاری جیسے سنگین مسئلے کو حل کرنے کے لئے ہم محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر ممکن تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ملک بھر میں پچاس سے زائد شاخیں کام کر رہی ہیں

اداروں کے ہی قائم کردہ ہیں اس کے علاوہ ماڈل ٹاؤن لاہور آج بھی ایشیا بھر میں بہترین مثالی آبادی ہے۔ پاکستان میں کوآپریٹو تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے اسے چوتھے سیکٹر کے طور پر ترقی دی جائے۔

کوآپریٹو اداروں پر عوام کے اعتماد کی بحالی کے بارے میں مزید بتایا ہماری آڈٹ محکمہ امداد باہمی کرتا ہے یہ پورا ڈھانچہ ہے۔ رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار، سرکل رجسٹرار انسپکٹر صاحبان ہیں جو چیک کرتے ہیں۔ اگر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی نگرانی میں ہمیں کوآپریٹو بنک کے الفاظ استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔

سابق وزیر قانون

ایس ایم مسعود

ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر پیپلز پروگرام لاہور

۲۵ جون ۱۹۳۳ء لوبہ ٹیک سنگھ کے قریب ایک ٹاؤن چک ۳۸۸ جھنگ روڈ میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم محکمہ ڈاک کے درمیانے درجے کے آفیسر تھے آپ کے والد محترم کی دیانت اور قابلیت محکمہ میں انتہائی مستند تھی کٹر قسم کے مذہبی انسان عاشق رسولؐ تھے جنکی تربیت نے مسعود کے اندر جذبہ حب الوطنی مذہب سے شدید ذہنی لگاؤ پیدا کیا رزق حلال کیلئے ذہنی طور پر تیار کیا ابتدائی تعلیم ملتان۔ مظفر گڑھ۔ گجرات اور لاہور میں حاصل کی۔ زمیندار کالج گجرات کے صدر منتخب ہوئے۔ ۱۹۵۴ء میں گجرات میں کالج انتظامیہ کے خلاف ہنگامہ کرنے پر نکال دیئے گئے۔ جس میں کئی اور دوست بھی نکالے گئے جو ابھی تک تعلیم مکمل نہیں کر سکے۔

آپ کا شمار بھٹو صاحب کے قریبی ساتھیوں میں ہوتا ہے

گجرات میں ڈیموکریٹک سٹوڈنٹس فیڈریشن کے آفس سیکریٹری رہے۔ ۱۹۵۲ء میں آل پاکستان سٹوڈنٹس کنونشن میں بھرپور حصہ لیا جو کراچی میں منعقد ہوئی انٹر کالجیٹ ڈیبیٹنگ میں انعامات حاصل کئے ۱۹۵۸ء میں یونیورسٹی لاء کالج میں داخل لیا تو یہاں بھی ڈیبیٹنگ سوسائٹی کے فعال ممبر رہے۔ طلبہ کی سیاسی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد وکالت کا پیشہ اپنایا کامیاب وکیل بننے کے لیئے سخت جدوجہد شروع کی۔ ۱۹۶۷ء میں جناب ذوالفقار علی بھٹو کی ابتدائی تحریک میں بھرپور ساتھ دیا پیپلز پارٹی کے منشور اور پروگرام کو آگے بڑھانے کے لیئے شب و روز محنت کی۔ اتاترک کی شخصیت نے کافی گہرا اثر چھوڑا درمیانے طبقے سے تعلق ہونے کی بناء پر آپ نے عام طبقے میں خدمت کو پیشوا بنایا ۱۹۶۸ء میں لاہور کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر ۱۹۷۰ء میں پنجاب ایگزیکٹو کی کونسل کے ممبر بنے۔ پیپلز لائیرز یونٹ لاہور ہائی کورٹ کے صدر رہے ۱۹۷۴ء میں پاکستانی وفد کے ساتھ اقوام متحدہ گئے جہاں آپ نے گرومیکو۔ ہنری کسنجر۔ جان نش یاسر عرفات

آپ نے پنجاب اور مرکز میں وزیر قانون کی حیثیت سے نمایاں خدمات سرانجام دی۔

۱۹۷۷ دسمبر میں پیپلز پارٹی پنجاب کے قائمقام صدر رہے۔ سنٹرل کمیٹی کے رکن رہے آپ بھی سنٹرل کمیٹی کے رکن ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان آپکی پارٹی کے لیئے گرانقدر خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے پیپلز پروگرام لاہور کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا۔ امید ہے کہ آپ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے اعتماد پر پورا اتریں گے۔

ڈسٹرکٹ لاہور میں پیپلز پروگرام کو کامیاب و کامران کرانے کیلئے مسلسل محنت کر رہے ہیں۔

پیپلز پروگرام کے مخالف عوام دشمن ہیں

سوال: پیپلز پروگرام کے بارے میں بتائیں اسے شروع کرنے کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی

جواب: پاکستان کی ستر فیصد سے زائد آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے جو زیادہ تر زراعت یا اس سے منسلکہ پیشوں سے متعلق ہے۔ جبکہ بقیہ آبادی شہروں میں رہتی ہے جو یا تو بہت بڑے ہیں یا بے ترتیب چھوٹی چھوٹی آبادیوں پر مشتمل ہیں شہروں کے مسائل حل کرنے کے لیئے مختلف النوع ترقیاتی ادارے اور بلدیاتی نظام موجود ہیں۔ ہمارے دیہات مجرمانہ حد تک پسماندگی کا شکار ہیں غربت بے روزگاری عدم مساوات اور عام بنیادی سہولتوں مثلاً تعلیم صحت۔ سڑکوں اور کاروبار کے مواقع کی کمی کی وجہ سے سماجی ڈھانچہ بری طرح سے متاثر ہو رہا ہے۔ دیہات میں رہنے

والے کسان اور عوام کی پسماندگی دور کرنے کے لیئے فلاح و بہبود کے کام آسان نہیں یہ نہایت پیچیدہ عمل ہے اس کیلئے دیہی نظام میں بہت ساری تبدیلیاں کرنا لازمی ہوں گی مناسب منصوبہ بندی سے دیہی آمدنی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے ترقیاتی سکیموں سے بے روزگاری کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ دولت کی منصفانہ تقسیم کی جا سکتی ہے اور عوام کی خوشحالی سے دیہات میں خوشگوار تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ انہی مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے پیپلز پروگرام شروع کیا گیا جس میں پیپلز پارٹی کے منشور کے مقاصد کا تعین کیا گیا ہے۔

"موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں"

اس بات کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے کہ ماضی کے پروگراموں کی طرح غلطیوں اور کوتاہیوں سے بچا جائے اس نصب العین کو اعلیٰ سطح پر بحث مباحثے کے بعد اختیار کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے بنیادی اصولوں اور گائیڈ لائینز کی خود وزیر اعظم صاحبہ نے منظوری دی

سوال: پیپلز پروگرام کے فنڈز کیسے استعمال ہو رہے ہیں

جواب: ابتداء میں اس پروگرام کیلئے ۲۴۰۰ ملین روپے کی رقم مخصوص کی جائے گی ہر ضلع کو فنڈز کی تقسیم اس کے حلقہ انتخاب کے مطابق ہو گی فنڈز وزارت مالیات، وزارت بلدیات و دیہی ترقی کے نام جاری کرے گی یہ وزارت فنڈز کو صوبائی ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل کے نام منتقل کرے گی ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل پروگرام کی انتظامیہ کی اجازت حاصل کر کے مخصوص پروجیکٹ کی عمل درآمد کرنیوالی انتظامیہ کو مالیاتی اجازت نامہ جاری کرے گا مالی منظوری کے بعد اکاؤنٹنٹ جنرل عمل درآمد کرانیوالی ایجنسی (انتظامی ایجنسی) کے نام ایڈوائس جاری کرے گا اور ان کے (P.L.A) اکاؤنٹ میں فنڈز منتقل کر دیئے جائیں گے انتظامی ایجنسی قواعد و ضوابط کے مطابق جو اکاؤنٹ کوڈ کے مطابق ہوں (جن کے تحت معاہدے کیئے جائیں) فنڈز کا استعمال عمل میں لائے گی اس طرح (NGOS) بھی اس محکمہ کے طریق کار کے پابند ہوں گے جن کے ساتھ الحاق کیا جائے گا مثلاً انجمن

پیپلز پارٹی کے منشور اور پروگرام کو آگے بڑھانے کے لیے شب و روز محنت کی

زمانہ طالب علمی میں فعال رہنما تھے

ہلال احمر محکمہ صحت کے قوانین کا پابند ہو گا فنڈز کا اجرا فنڈز کے مروجہ کنٹریکٹ کے قواعد کے مطابق ہو گا۔ یعنی تین اقساط میں لیکن پہلی قسط مجموعی رقم کے تیس فیصد سے زیادہ نہ ہو گی کسی بھی ایجنسی کو منصوبے کی پوری رقم ادا کرنیکی قطعاً اجازت نہ ہو گی تاکہ فنڈز کی فراہمی میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ پڑے یا اس کے غلط استعمال کا تدارک کیا جا سکے فنڈز کی دوسری اور تیسری قسط صرف اسوقت ادا کی جائے گی جب اس بات کا اطمینان ہو جائے کہ پہلے سے جاری کردہ قسط کو مناسب طور پر استعمال کیا گیا ہے اور متعلقہ کام کی رفتار تسلی بخش ہے۔

سوال: پیپلز پروگرام میں کتنے لوگوں کو روزگار فراہم کیا گیا ہے اور عام آدمی کی فلاح کے لیئے کیا کام شروع کئے گئے ہیں۔

جواب: اس پروگرام کے تحت لاہور ڈسٹرکٹ میں ۵۰ فیصد نوجوانوں کو اب تک بھرتی کیا گیا ہے ۸۵ مختلف ڈیپارٹمنٹ سے اکاؤنٹ

پیپلز پروگرام عوام کی بہبود کے لئے ہے

آئے ہیں۔ ورکس چارج پر ۵ فیصد آئے ہیں۔ لاہور ڈسٹرکٹ میں ۱۰۰۰۰ بائیسکل ضرورتمندوں میں تقسیم کی جائیں گی۔ یتیموں غریبوں چھوٹے کسانوں اور جنکی آمدنی پانچ سو روپے سے کم ہو انہیں سائیکلیں دی جائیں گی۔ بیواؤں کو سلائی مشین فراہم کی جائیں گی۔ اس کے لیئے ایم پی اے اور ایم این اے حضرات پر فارم بنا رہے ہیں اور اس پر عمل کیا جائے گا۔ چھوٹے کسانوں کو کھاد فراہم کی جائے گی۔

اس پروگرام کا بنیادی مطمع نظر یہ ہے کہ دیہی و شہری علاقہ کے عوام اپنی ضروریات کا خود تعین کریں یہ پروگرام ان کے جاری کردہ ترقیاتی پروگرام میں ان کی اضافی مدد کرے گا۔ اس مقصد کے لیئے متعدد سکیمیں وضع کی جائیں گی جو دیہی و شہری علاقہ کی سب سے غریب آبادی پر اثر انداز ہوں گی اور اس علاقہ کے پسماندہ حصوں کی حالت سدھر جائے گی۔ عوام کی حالت بہتر بنائی جائے گی اور ترقیاتی کاموں کو عوام کی اصل ضروریات سے مربوط بنایا جائے گا۔

سوال: اپوزیشن خصوصاً پنجاب اور بلوچستان میں پیپلز پروگرام کی مخالفت کیوں کر رہی ہے

جواب: اپوزیشن پنجاب اور بلوچستان میں پیپلز پروگرام کی مخالفت حکومتیں کر رہی ہیں وہ بے جا ہے یہ سرمایہ دار لوگ ہیں جو غریب عوام کی فلاح و بہبود نہیں چاہتے ضیاء کی باقیات عوام کی بھلائی نہیں دیکھ سکتی۔ ضیاء نے اپنے دور حکومت میں پاکستان کو سرمایہ داروں کو عملداری میں دے دیا تھا ہم دولت کی منصفانہ تقسیم چاہتے ہیں۔ غریب عوام کی بھلائی چاہتے ہیں اور اس لیئے پیپلز پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے کوشاں ہیں

میاں محمد آصف

سے پاک بلجیم دوستی کے حوالے سے بات چیت

میاں محمد آصف ممتاز مسلم لیگی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۲۱۔ اپریل ۱۹۵۳ء میں لاہور میں پیدا ہوئے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے سیاسیات کیا زمانہ طالب علمی میں سٹوڈنٹس یونین اور یوتھ آرگنائزیشن کی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے رہے تکمیل تعلیم کے بعد ۱۹۷۹ء میں بلدیاتی الیکشن میں حصہ لیا اور بلدیہ کے کونسلر منتخب ہوئے ڈپٹی میئر کے انتخاب میں کامیابی نہ حاصل ہو سکی ۱۹۸۳ء میں دوبارہ بلدیہ کے کونسلر منتخب ہوئے۔ میئر لاہور کا الیکشن لڑا مگر گورنر غلام جیلانی کی مداخلت کے باعث کامیاب نہ ہو سکے گورنر جیلانی میاں شجاع الرحمٰن کو میئر بنانا چاہتے تھے۔ ۱۹۸۵ء کے غیر جماعتی انتخاب میں بیک وقت صوبائی اور قومی اسمبلی کی نشستوں پر کامیاب ہوئے قومی اسمبلی کی نشست کے سوا باقی نشستیں چھوڑ دیں وزارت صنعت کے پارلیمانی سیکرٹری رہے وزارت صنعت میں قومی مفادات کے پیش نظر گرانقدر خدمات انجام دیں صنعت کاروں کو انڈسٹری کے قیام کیلئے درپیش مشکلات کو دور کیا گھی کارپوریشن کی اجارہ داری ختم کر کے پرائیویٹ سیکٹر کو گھی کی صنعت لگانے کی اجازت دی تاکہ صحت مند مقابلہ ہو اور عوام کو سستی اشیاء میسر آ سکیں۔

میاں محمد آصف معروف صنعت کار ہیں۔

پاکستان میں صنعت کے فروغ کے لیئے انہوں نے چار پانچ مرتبہ بلجیم کا دورہ کیا اور بلجیم کے عوام کے اعلیٰ معیار زندگی سے بہت متاثر ہوئے۔ بلجیم کے عوام کے اعلیٰ معیار زندگی تعمیر و ترقی اور خوشحالی کو دیکھ کر بلجیم کے عوام کے ساتھ خیرسگالی دوستانہ تعلقات کے ساتھ تجارتی اور صنعتی میدان میں تعاون کا بھرپور جذبہ پیدا ہوا اس جذبے کے تحت بلجیم کے ساتھ صنعتی میدان میں کام کر رہے ہیں۔ صنعتی تعلق سے متعلق ایک سوال کے جواب میں میاں آصف نے بتایا کہ وہ بلجیم کی ایک بین الاقوامی فرم کے تعاون سے کیمیکل پلانٹ لگا رہے ہیں یہ پلانٹ پاکستان میں اپنی نوعیت اور اہمیت کے لحاظ سے منفرد پلانٹ ہے۔ جس کی جدید ترین ٹیکنالوجی بلجیم پاکستان کو منتقل کر چکا ہے۔ بلجیم کے ساتھ صنعتی و تجارتی تعلقات مضبوط کرنے سے پاکستان کو جدید ٹیکنالوجی کے حصول کے کافی مواقع حاصل ہوں گے۔

جدید منصوبہ کے متعلق میاں آصف نے بتایا بلجیم کے تعاون سے ہم نے جو منصوبہ بنایا ہے وہ پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا منصوبہ ہوگا جس کا سارا میٹیریل قدرتی ہے اسکی تمام ٹیکنالوجی بلجیم پاکستان کو منتقل کرے گا۔

ٹیکنالوجی کی منتقلی کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے میاں آصف نے بتایا۔ پاکستان میں زیادہ تر انحصار جاپان پر کیا جاتا ہے۔ میرا مشاہدہ ہے کہ ہم جاپانیوں سے بہت زیادہ تجارت کرتے ہیں لیکن جاپان پاکستان کو جدید ٹیکنالوجی منتقل کرنے سے گریز کر رہا ہے، جیسے جاپان نے سوزوکی پلانٹ دیا۔ لیکن ابھی تک اسکی ٹیکنالوجی ٹرانسفر نہیں کی جبکہ ٹیکنالوجی منتقل کرنے کی شرط معاہدے میں شامل ہے۔ مگر اب

ممتاز صنعت کار سابق پارلیمانی سیکریٹری صنعت

تک ۲۵ فیصد پرزے پاکستان میں تیار ہو رہے ہیں۔ جبکہ خاص اشیا جیسے انجن ایریکس ابھی تک جاپان بنا رہے ہیں۔

بلجیم سے ٹیکنالوجی کے حصول کے بارے میں میاں آصف نے بتایا کہ اگر ہم بلجیم کے ساتھ صنعتی میدان میں تعلقات بڑھائیں تو بلجیم ہمیں خلوص نیت کے ساتھ ٹیکنالوجی ٹرانسفر کریں گے۔ جیسے شیشے میں آج بھی اعلیٰ قسم کا شیشہ۔ بلجیم سے ہی منگواتے ہیں۔ بلجیم سے ہم شیشے کی صنعت میں جدید ٹیکنالوجی حاصل کر سکتے ہیں زرمبادلہ کے بجائے صنعت کو جدید ترین ٹیکنالوجی سے آراستہ کرنے کیلئے بلجیم پاکستان کی بھرپور امداد کر سکتا ہے۔

نوجوانوں کو اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار رہنا چاہیئے

میاں آصف یوتھ انٹرنیشنل کا مطالعہ کرتے ہوئے

بلجیم کے لوگ بہت فراخدل۔ دوست نواز اور حلیم الطبع ہیں پاکستان کے ساتھ تعلقات کے لیئے ان کا رجحان خاصا مثبت ہے اگر پاکستان کے عوام حکومت کی طرف سے مزید پیش رفت ہوئی تو پاک بلجیم تعلقات مزید مستحکم ہوں گے۔ بلجیم کی آبادی بہت کم ہے یہ دنیا کا واحد ملک ہے جس کی ایک سرحد سے دوسری سرحد تک خوبصورتی، تعمیر و ترقی اور خوشحالی کے نمایاں آثار ملتے ہیں۔

بلجیم کے عوام انتہائی محنتی اور جفاکش ہیں اپنے ماضی سے شدید محبت رکھتے ہیں اور اپنے روشن مستقبل پر نازاں ہیں۔

بلجیم کے سیاسی نظام کے متعلق ایک سوال کے جواب میں میاں آصف نے کہا کہ بلجیم میں بیک وقت جمہوریت اور بادشاہت اپنے دائرہ کار میں کام کر رہی ہیں۔ ملک میں سیاسی استحکام ہے جس کے لیئے بلجیم قوم کی بالغ النظری قابل ذکر ہے۔

میاں آصف جو پاک بلجیم دوستی کے بہت بڑے داعی ہیں۔ بلجیم کے قومی دن کے موقع پر جو ۲۱۔ جولائی کو بڑی شان و شوکت سے منایا جا رہا ہے۔ اپنے پیغام میں کہا کہ میں اس مبارک موقع پر اپنی اور سارے پاکستانی عوام کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جس طرح ماضی میں بلجیم کی حکومت اور عوام نے بین الاقوامی سطح پر اہم کردار ادا کیا ہے وہ مستقبل میں بھی اس روایت کو زندہ رکھیں گے۔

قومی دن کے مبارک موقع پر کنگ آف بلجیم اور کوئن آف بلجیم کی صحت اور درازی عمر کے لیئے دعاگو ہوں۔ بلجیم کے عوام کی خوشحالی اور ترقی کے لئے نیک دعاؤں اور تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں جس طرح بلجیم نے پاکستان کو کئی منصوبوں میں امداد دی اور بھرپور تعاون کیا اس کے لیئے تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔

سیف گیمز کی سرگرمیاں

لیفٹیننٹ جنرل محمد اسلم مرزا

چیئرمین آرگنائزنگ کمیٹی سیف گیمز

سربراہ سیور ڈیفنس

بے مثال منتظم۔ قابل فخر عظیم محبّ وطن

اکتوبر میں چوتھی جنوب ایشیائی گیمز کا انعقاد شایان شان طریقے سے ہو رہا ہے اس کا کریڈٹ سیف گیمز کی آرگنائزنگ کمیٹی کے چیئرمین سیور ڈیفنس کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل محمد اسلم مرزا کو جاتا ہے جس کے شب و روز سیف گیمز کو شایان شان طریقے سے منعقد کرانے کی ذمہ داری کو ادا کرتے ہوئے گذر رہے ہیں لیفٹیننٹ جنرل محمد اسلم مرزا اپنی قائدانہ انتظامی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے جس کامیابی و کامرانی سے سیف گیمز کے انتظامات کو احسن طریقے کے ساتھ سرانجام دینے کے لیئے بڑھ رہے ہیں وہ پوری قوم کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں جنرل اسلم مرزا کے عزم اور حوصلے نے فنڈز کی عدم دستیابی کے باوجود چوتھی جنوب ایشیائی گیمز کے انعقاد کو پاکستان میں یقینی بنا دیا ہے پاکستانی عوام کے لیئے اس سے بڑی خوشی اور کیا ہوگی کہ پاکستان میں پہلی مرتبہ چوتھی جنوب ایشیائی گیمز کامیاب طریقے سے منعقد ہو رہی ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں بین الاقوامی سطح کی گیمز منعقد کرانا خاصا مشکل اور دشوار مسئلہ تھا اس سلسلہ میں صدر غلام اسحاق خان وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ اور چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ کے حسن انتخاب کو بھرپور طریقے سے داد دیتے ہیں کہ انہوں نے ایک ذہین جرأت مند منتظم کو اس چیلنج کو احسن طریقے سے قبول کرنے کے لیئے چنا ہے جس نے اپنی خداداد صلاحیتوں توانائیوں جرأتوں اور آرگنائزنگ کی بدولت ایک مشکل ترین چیلنج کو آسان بنا دیا ہے۔ یقیناً ان قابل تعریف اقدامات سے پوری قوم کو خوشی میسر ہوئی ہے جس احسن طریقے سے سیور ریفل سکیم کو چلایا جا رہا ہے اسکی کامیابی کا سہرا بھی جنرل اسلم مرزا کے سر ہے یہ ان کی انتظامی کاوشوں کا نتیجہ ہے پاکستان بھر میں سیور ریفل ٹکٹ کی جس طرح پذیرائی ہوئی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے اگر حکومت پاکستان سیور ریفل کو اسی جوش و خروش سے جاری رہنے دیں تو یقیناً پاکستان ایشین گیمز بلکہ اولمپکس گیمز کی بھی میزبانی کا شرف حاصل کر سکتا ہے۔

چوتھی سیف گیمز کا شاندار افتتاح صدر پاکستان غلام اسحاق خان صاحب ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو کریں گے اور ۲۷۔ اکتوبر کو وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ اختتامی تقریب کی مہمان خصوصی ہوں گی یہ بات سیف گیمز آرگنائزیشن کمیٹی کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل اسلم مرزا نے ایک خصوصی ملاقات میں بتائی انہوں نے بتایا کہ اس رنگارنگ تقریب کے افتتاح کا آغاز ۲۰۔ اکتوبر کو صبح نو بجے ہوگا جس میں مختلف ثقافتی مظاہرے پی ٹی شو ٹرک رائیڈ ٹینگ کے علاوہ ڈھائی ہزار بچوں کا کتابوں کے ذریعے مختلف تصاویر بنانا شامل ہے اور مشعل بھی روشن کی جائے گی۔ گیمز کے آغاز سے دس روز قبل شروع ہونے والی ٹارچ ریلی میں سابق معروف کھلاڑی کریں گے یہ ریلی کراچی سے پشاور اور مظفر آباد سپورٹس کمپلیکس پہنچے گی افتتاحی تقریب میں بھی ثقافتی مظاہرے ہوں گے جس میں ٹیٹو شو اور پاکستان ٹیلی ویژن کے تعاون سے ہونے والا کلچرل شو قابل ذکر ہے دریں اثنا سیف گیمز شامل کھیلوں کے مقابلوں کے نظام الاوقات کا اعلان کیا گیا۔

اتھلیٹکس مقابلے جناح سٹیڈیم اسلام آباد سپورٹس کمپلیکس میں ہر روز دوپہر دو بجے شروع ہوں گے باکسنگ مقابلے لیاقت جمنیزیم اسلام آباد میں ۲۳۔ اکتوبر تک ہوں گے ۲۶ اور ۲۷۔ اکتوبر آرام کے دن ہوں گے۔ فٹ بال کے مقابلے جناح سٹیڈیم میں فلڈ لائیٹس میں ۲۱ سے ۲۶۔ اکتوبر تک ہوں گے۔ مقابلوں کا آغاز روزانہ شام ساڑھے سات بجے ہوگا۔ کبڈی کے مقابلے آرمی سٹیڈیم میں ہوں گے ان مقابلوں کو آخری شکل دی جا رہی ہے۔ اسکوائش کے مقابلے اسکوائش کمپلیکس پشاور کینٹ میں ہوں گے۔ ۲۱ سے ۲۴۔ اکتوبر تک ہوں گے یہ مقابلے دو میں صبح نو سے بارہ بجے تک اور سہ پہر تین بجے سے ۶ بجے تک ہوں گے۔ سوئمنگ کے مقابلے سپورٹس کمپلیکس سوئمنگ پول میں ۲۱ سے ۲۵۔ اکتوبر تک روزانہ صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوں گے جمناسٹک کے مقابلے سپورٹس کمپلیکس اسلام آباد جمنیزیم میں ۲۱ سے ۲۵۔ اکتوبر تک روزانہ صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوں گے۔ ٹیبل ٹینس کے مقابلے سپورٹس کمپلیکس اسلام آباد جمنیزیم میں ۲۱ سے ۲۳۔ اکتوبر تک ہوں گے۔ والی بال کے مقابلے لیاقت جمنیزیم اسلام آباد میں ۲۰ سے ۲۴۔ اکتوبر تک جاری رہیں گے۔ مقابلوں کا آغاز روزانہ شام ۴ بجے اور باقی روز ساڑھے نو بجے ہوگا۔ ویٹ لفٹنگ کے مقابلے ۲۵ اور ۲۶ اکتوبر کو دو سیشن میں ہوں گے۔ پہلا سیشن صبح ۱۱ بجے اور دوسرا سیشن ۲ بجے ہوگا ریسلنگ مقابلے ۲۲ سے ۲۴ اکتوبر تک آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ میں پانچ بجے شروع کریں گے تاہم ۲۴۔ اکتوبر کو دو سیشن ہوں گے صبح دس بجے اور دوسرا شام ۴ بجے ہوگا۔

سٹرنگ فیلو گروپس سے ملاقات

اگر غور سے دیکھا جائے تو آج سے دس سال پہلے پاکستان میں پاپ میوزک کا کوئی خاص وجود نہیں تھا اور نہ ہی اسے کوئی خاص اہمیت حاصل تھی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سمے کی دھلانے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ دنیا کے رنگ، بدلنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کے مزاج بھی بدلنے لگے اور یہ کہ آبنائے وطن پاپ میوزک میں دیوانگی کی حد تک دلچسپی لینے لگے۔ ابتداً تو بعض گروہوں نے پاپ میوزک کو نوجوان نسل کیلئے کن خطابات سے نوازا گیا بہرحال نوجوانوں نے پھر بھی پاپ میوزک کو اپنائے رکھا اور اپنا شوق پورا کرتے ہے۔ دنیا بہت آگے نکل چکی ہے۔ ہر میدان میں چاہے وہ کھیل کا میدان ہو اسلحہ یا ہتھیاروں کی دوڑ ہو، سیاسی جنگ ہو، سائنسی ترقی ہو۔ مگر ہم ابھی تک فرسودہ روایات کے گھیرا میں ہی پھنسے ہوئے ہیں۔

ہماری نوجوان نسل کو تو کھل کر تفریح، انجوائے کرنے کا بھی موقع نہیں دیا جاتا اور وہ بھلا باقی میدانوں میں ترقی کیسے کر سکیں گے۔ کیونکہ کسی بھی محنت طلب کام کے بعد یا ساتھ تفریح کا ہونا ضروری ہوتا ہے مگر ہمارے ہاں ایسا نہیں ہوتا۔ پھر بھی نوجوانوں کی شب و روز کوششوں کی بدولت آج انہیں تفریح کرنے کے تھوڑے سے مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں۔

آپ ہماری نوجوان نسل میں پاپ میوزک کی دیوانگی کی حد کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اگر کہیں بھی پاپ میوزک کا کوئی پروگرام ہو تو وہاں رش بے قابو ہو جاتا ہے۔ ہال میں نوجوانوں کا سیلاب امڈ آتا ہے۔ ویسے بھی ہماری نوجوان نسل تجربہ منچلی ہے۔ خوشی کا کوئی بھی موقع ہو اس میں آپ کو موسیقی کا رنگ ضرور نظر آئے گا۔ بعض لوگ موسیقی کی محفل ٹیپ ریکارڈر یا ڈیک سسٹم سے سجا لیتے ہیں اور بعض لوگ سٹرنگ فیلو جیسے پاپ میوزک گروپس سے آج کل پاکستان میں پاپ میوزک کا دور دورہ ہے۔ ویسے تو آپ کو بہت سے گروپس نظر آئیں گے مگر ان میں سے چند ایک ایسے ہیں کہ جن کی پرفارمنس سے ہر بندہ متاثر ہے۔ ان میں سے ایک نام سٹرنگ فیلو کا بھی ہے۔ باقی گروپس کا تعارف ہم آپ کو وقتاً فوقتاً کرواتے رہیں گے۔ ۱۹۸۵ء کی بات ہے کہ ایک نوجوان سجاد اکرم نے پاکستانی نوجوانوں میں پاپ میوزک کے شوق کی انتہا کو مدِنظر رکھتے ہوئے ایک میوزیکل گروپ تشکیل دیا اس گروپ کے وجود میں آنے سے پہلے بھی کوئی دو ایک گروپس اپنی پرفارمنس کا مظاہرہ کر چکے تھے اور لوگوں سے بے پناہ داد وصول کر چکے تھے۔

قارئین کی پاپ میوزک میں دلچسپی کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہم نے سٹرنگ فیلو کے گروپس کے ارکان سے بات چیت کی جو حاضر خدمت ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ نے میوزک گروپ کب تشکیل دیا؟

سٹرنگ فیلو گروپ اِن ایکشن

پاکستان میں پاپ میوزک کا دور ہے

سٹرنگ فیلو:- پہلی مرتبہ ۱۹۸۵ء کو بنایا۔

یوتھ انٹرنیشنل:- پہلی مرتبہ سے کیا مراد ہے؟

سٹرنگ فیلو:- ۱۹۸۵ء سے ۱۹۸۷ء تک ہم نے خوب پروگرام کئے مگر بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر ہمیں اپنا گروپ بند کرنا پڑا اور پھر تقریباً ڈیڑھ سال بعد اللہ کے فضل و کرم سے شروع کیا اور اب ۱۹۸۹ء ہے اور ہمارا گروپ دن بدن مزید ترقی کر رہا ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ نے پہلا پروگرام کب اور کہاں کیا؟

سٹرنگ فیلو:- ہم نے پہلا پروگرام ۱۹۸۵ء کو ہی لاہور کے مقامی ہوٹل میں ایک مقامی کنسرٹ کی صورت میں کیا۔ لوگوں نے ہمارے گروپ کی خوب

پاپ میوزک ہیروئن اور کلاشنکوف سے بہتر ہے

مائیکل جیکسن پاپ میوزک کا شہزادہ ہے

حوصلہ افزائی کی جس سے ہمارے اندر آگے بڑھنے کی خواہش نے مزید زور پکڑ لیا۔

یوتھ انٹرنیشنل:- دنوں میں شہرت کی بلندیاں کو چھونے کی کوئی خاص بات؟

سٹرنگ فیلو:- گروپس کے تمام ممبران کا منفرد لباس۔ نوجوانوں پر مشتمل ایک اچھی گانے والی ٹیم، نئی قسم کے گیت گانا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ماحول کے مطابق گیت گانا تھا۔

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ کے گروپ کو کسی نے تربیت بھی دی یعنی میرا مطلب ہے کہ کسی سے کچھ سیکھا؟

سٹرنگ فیلو:- جی ہاں شروع شروع میں انگلینڈ کے آئن لیش نے ہمیں تربیت دی مگر وہ بہت جلد ہمارا ساتھ چھوڑ کر واپس انگلینڈ چلے گئے ہمارا گروپ بکھر کر رہ گیا جس کی وجہ سے ہم لوگ حوصلہ ہار گئے۔

یوتھ انٹرنیشنل:- لیکن پھر یک دم آپ نے اپنے آپ کو کیسے سنبھالا؟

سٹرنگ فیلو:- آئن لیش کے چلے جانے کے بعد ہمیں ایک گرانڈ مین مل گیا یعنی تنویر حسین مل گیا اس نے ہمارے گروپ کو اتنی محنت کروائی کہ ہم نے جلد ہی اپنی گرتی ہوئی ساکھ کو سنبھال لیا۔

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ نے ابھی تک ٹی وی پر کوئی پروگرام کیا ہے؟

سٹرنگ فیلو:- نہیں جی۔ ابھی تو کوئی نہیں کیا۔ بہرحال آئندہ چند دنوں تک ہم لوگ ٹی وی پر ضرور پروگرام پیش کریں گے۔

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ نے ابھی تک کتنے پروگرام کئے ہیں؟

سٹرنگ فیلو:- اچھی طرح سے یاد نہیں پھر بھی تقریباً دو سو کے لگ بھگ ضرور کئے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ کے گروپس میں ممبران کی تعداد کتنی ہے؟

سٹرنگ فیلو:- ہمارے گروپس میں ممبران کی تعداد تقریباً دس ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ کے گروپس کو دنیا کا کون سا پاپ سنگر اچھا لگتا ہے؟

سٹرنگ فیلو:- مائیکل جیکسن کیونکہ وہ پاپ

میوزک کا شہزادہ ہے اور اس کے معیار کو چھونا ایک عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:- اگر آپ کو دوسرا جنم ملے تو کیا بننا پسند کریں گے؟

سٹرنگ فیلو:- دوسرے جنم میں بھی ہم میوزیشن ہی بننا پسند کریں گے۔

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ پاکستانی فلموں کی موسیقی سے مطمئن ہیں؟

سٹرنگ فیلو:- بالکل نہیں کیونکہ پاکستانی فلموں کی موسیقی کا کوئی سٹینڈرڈ نہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ کے خیال میں دوسرے ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی سکول کی سطح پر بچوں کو موسیقی کی تعلیم دینا چاہیئے؟

سٹرنگ فیلو:- جی ہاں بالکل سکول کی سطح پر بچوں کو موسیقی کی تعلیم دینا چاہیئے کیونکہ بچے ہر چیز کو جلد از جلد سیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ سب کیا کھانا پسند کرتے ہیں؟

سٹرنگ فیلو:- ہم سب کو کڑاہی گوشت بہت پسند ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ لوگ کون سا لباس زیادہ پسند کرتے ہیں؟

سٹرنگ فیلو:- جین کی پتلون اور کاٹن کی شرٹس پسند کرتے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ کون سے گیت زیادہ گاتے ہیں۔ انگریزی، اردو یا پنجابی؟

سٹرنگ فیلو:- ہم ہر قسم کے گیت گاتے ہیں

مشترکہ گروپ سے بات چیت کے بعد ہم نے گروپ کے لیڈر سجاد اکرم سے پاکستان میں پاپ میوزک کے ماضی، حال اور مستقبل کے بارے میں چند باتیں کیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ اپنے گروپ کے حوالے سے اپنے ماضی پر روشنی ڈالیں گے؟

سجاد اکرم:- ماضی میں جب میں نے میوزک گروپ بنانے کا ارادہ کیا تو مجھے بہت زیادہ مشکلات پیش آئیں۔ یعنی ہم ایک دم گر سے گئے اور پھر سنبھلے اور اب اللہ کی مہربانی ہے کہ ہم ایک بہت اچھے مقام پر ہیں۔ ہمارے گرنے کی وجہ دوسرے میوزک گروپس تھے جنہوں نے ہمارے گروپ کے ارکان کو ہم سے

سٹرنگ فیلو کا گروپ فوٹو

جدا کرنے کی بہت سی سازشیں کیں اور وہ اپنی سازشوں میں کامیاب بھی ہوئے مگر پھر بھی میں نے ہمت نہ ہاری اور تنویر حسین کے ساتھ مل کر اپنے آپ کو دوبارہ سنبھالا

یوتھ انٹرنیشنل:- سجاد آپ کو مارشل لاء کے

انگلینڈ کے آئن لیش نے تربیت دی

دور میں یا اس جمہوری دور میں آپ کو میوزک پروگرام کرنے میں کوئی دقت تو پیش نہیں آئی۔

سجاد اکرم:- جی نہیں بالکل نہیں بلکہ مارشل لاء کے دور میں بھی ہم نے بہت پروگرام کئے لیکن اس دور میں ہمیں زیادہ مواقع میسر آئے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:- اچھا انتہا یہ ہے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں ہے؟

سجاد اکرم:- بالکل ہے جی آپ نے یہ سوال بڑا اچھا کیا ہے جناب ہمیں تو یہاں گورنمنٹ کے ہالوں میں سماجی پروگرام کرنے کی اجازت نہیں ملتی حالانکہ ہم غریبوں، یتیموں کے لئے بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ اتنا منافع نہیں ہوتا جتنا ایک سنٹر والے لے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ بعض حلقے پاپ میوزک کو اتنا برا بھلا کہتے ہیں کہ جیسے یہ ہیروئن اور کلاشنکوف سے بھی زیادہ خطرناک چیز ہے۔ تو جناب ہیروئن اور کلاشنکوف سے کسی کی جان لی جا سکتی ہے جبکہ گٹار سے دل اور روح تروتازہ ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پاپ میوزک سے تعلق رکھنے والوں کو لوگوں کے بعض حلقے نشہ کے عادی سمجھتے ہیں تو یہ صرف لوگوں کی تنگ نظری اور غلط سوچ ہے کیونکہ نشہ کا عادی نوجوان تو زمین پر اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکتا تو پھر ہمارا کام تو آواز کا توازن برقرار رکھنا ہے۔ میری اہل وطن سے گزارش ہے کہ وہ آج کے نوجوان پر اعتماد کرنا سیکھیں۔ شکریہ۔

سلمان ٹریڈرز

ہر قسم کے ٹریکٹروں اور کاروں کی خرید و فروخت کا مرکز، نیز یہاں جائیداد کی خرید و فروخت کا بھی کام ہوتا ہے

جی ٹی روڈ تحصیل کامونکی

آفس فون: ۲۴۸۱
گھر فون: ۲۶۷۰

پیپلز ویلفیئر سوسائٹی گوجرانوالہ ڈویژن کے صدر، پیپلز پارٹی کے رہنما

محمد آصف خان

سے بات چیت

ذات برادری اور گروپوں سے بالاتر ہو کر دوسروں کی مدد کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ جو لوگ زندگی بھر بے لوث خدمت میں مصروف عمل رہتے ہیں وہ دوسروں کے لئے مثال بن جاتے ہیں۔ ایسی ہی جواں ہمت بے لوث سماجی و سیاسی شخصیت محمد آصف خاں کی ہے جنہوں نے مظلوموں، غریبوں، بے سہاروں کی بے لوث خدمت کو اپنا مقصد بنایا اپنی زندگی کا ایک لازمی جز قرار دیا اور دن رات عوام کو درپیش مسائل کے حل کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اسی جذبہ خدمت کی بدولت آپ مقبول و معروف شخصیت ہیں۔ عوام میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ علاقائی اور لسانی تعصبات سے دور رہ کر بلا امتیاز رنگ و نسل خدمت میں پیش پیش ہیں۔ عوام کے دکھ سکھ کے ساتھ اصولوں سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتے۔

انتہائی خوش اخلاق، مہمان نواز اور اپنے علاقے کی ہر دلعزیز شخصیت ہیں۔ سیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر عوام کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔

اس باہمت نوجوان نے یکم اکتوبر ۱۹۵۹ء مدرگاہ پور تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ کے باعزت زمیندار گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ابتدائی تعلیم کامونکی سے حاصل کی۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور سے گریجویشن کی۔ کالج میں تعلیم کے دوران سیاست میں سرگرم حصہ لیا اور بطور آزاد امیدوار سٹوڈنٹس یونین کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے طلبا کی بہبود کے لئے ویلفیئر سوسائٹی قائم کی اور طلبہ مسائل کے حل کے لئے کوشاں رہے۔

غیر نصابی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے رہے ادب سے خاص لگاؤ ہے مشرقی موسیقی کو پسند کرتے ہیں اور صحت مندانہ کھیلوں میں ہمیشہ حصہ لیتے رہے ہیں۔

کھیلوں کے فروغ کے لئے تحصیل کامونکی میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ کئی سپورٹس تنظیموں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ کھیلوں کے فروغ کے لئے دامے، درمے، سخنے ہر طریقے سے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں کامونکی میں کھیلوں کے لئے مناسب سہولتوں کے فقدان کے باوجود مختلف مقابلوں کا انعقاد اور نئے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی آپ کی شخصیت کا خاصہ ہے آپ نوجوان کھلاڑیوں میں بہت مقبول شخصیت ہیں۔ سیاست سے پرانے تعلق کی بنا پر تعلیم حاصل کرنے کے بعد کئی اعلیٰ مواقع چھوڑ کر سیاسی میدان میں قدم رکھا اور عوام کی خدمت کو اپنا شعار بنایا۔ ایک

نوجوان کھلاڑیوں کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتے ہیں

سوال کے جواب میں آصف خان نے بتایا کہ میرے خاندان کا تعلق شروع ہی سے پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی کی عوامی خدمات کے پیش نظر میں پیپلز پارٹی کے پلیٹ فارم سے عوام کی خدمت کا فیصلہ کیا۔ میرے والد علاقے کی بااثر شخصیت ہیں اور کئی الیکشن میں بطور عوامی نمائندے منتخب ہوئے۔ ان کی تربیت کے زیر اثر میں نے اپنی زندگی شہید بھٹو کے مشن کے لئے وقف کر دی اور میری

وفاقی وزراء ورکروں کی مایوسی کو ختم کریں

سماجی خدمات کی بدولت علاقہ میں پیپلز پارٹی کو تقویت پہنچ رہی ہے۔

پارٹی میں گروپ بندیوں پر اظہار تشویش کرتے ہوئے محمد آصف خان نے ذاتی رنجشوں اور گروپ بندیوں سے پارٹی کی ساکھ متاثر ہوئی ہے عہدوں کی جنگ سے پارٹی مفاد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ میری مرکزی اور صوبائی قیادت سے اپیل ہے کہ پارٹی میں گروپ بندیوں کو ختم کرنے کے لئے ایک بااختیار کمیٹی تشکیل دی جائے۔ اس کمیٹی کے ذریعے ... نچلی سطح پر گروپ بندیوں کو ختم کر کے پارٹی کو فعال اور

اپنی زندگی شہید بھٹو کیلئے وقف کر دی ہے

منظم کرنا بہت ضروری ہے۔ چھوٹے چھوٹے اختلافات کو ختم کر کے فراخ دلی کا ثبوت دیتے ہوئے پیپلز پارٹی پنجاب میں کارکنوں کو یکجا کیا جائے ان کے مسائل حل کئے جائیں تاکہ مخالف قوتوں کا بھرپور مقابلہ کیا جائے۔

ورکروں کو پارٹی کنونشنوں، میٹنگوں میں باعزت طریقے سے مدعو کیا جائے صوبائی قیادت کو پارٹی کی دیہاتی تنظیموں کی کارکردگی کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ دیہی ترقی پر خاص توجہ دی جائے۔

پیپلز ورکس پروگرام کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آصف خان نے بتایا پیپلز ورکس پروگرام کو تیزی سے آگے بڑھایا جائے تاکہ پس ماندہ علاقوں میں خوشحالی ہو۔ پیپلز ورکس پروگرام کے ذریعے عوام میں پیپلز پارٹی کو مقبولیت حاصل ہو گی۔ پیپلز ورکس پروگرام کے ایڈمنسٹریٹر کرنل ریٹائرڈ عزیز ملک کی کارکردگی قابل تعریف ہے کرنل صاحب کی دلچسپی سے اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔

پنجاب میں پولیس کے رویے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ انتظامیہ پیپلز پارٹی کے ورکروں کے خلاف آئی جے آئی کے ایم پی اے کے ایما پر جھوٹے مقدمات درج کر رہے ہیں۔ ضلع کے ایس پی کے اختیارات حزب اقتدار کے ممبران اسمبلی استعمال کر رہے ہیں۔ آزاد اراکین نواز شریف کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ناجائز کام کروا رہے ہیں علاقے میں اپنے سیاسی مخالفین کو پولیس کے ذریعے ڈرا دھمکا رہے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں آصف خان نے بتایا کہ وفاقی وزراء عوام کے مسائل پر توجہ دیں صوبائی دفتروں میں ان کے مسائل سنیں تاکہ ورکروں میں بڑھتی ہوئی مایوسی ختم ہو۔

پیپلز ویلفیئر سوسائٹی کے بارے میں آصف خان نے بتایا اس کا قیام ۱۹۷۶ء میں عمل میں لایا گیا۔ یہ سماجی بنیادوں پر پیپلز پارٹی کی تنظیم ہے۔ اس کے مرکزی صدر رانا رفیع صاحب ہیں اس کی شاخیں سارے ملک میں بغیر کسی سیاسی امتیاز کے عوام کی بے لوث خدمت کر رہی ہیں۔ اس کے زیر اہتمام پیپلز ویلفیئر ٹرسٹ کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے۔ انشاءاللہ پیپلز ویلفیئر سوسائٹی خالصتاً بہبودی کاموں میں عوام کی خدمت کرتی رہے گی۔

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو رولر ہاکی کی سرپرستی کرنی چاہیے

ایک تعارف

پاکستان فیڈریشن آف رولر سکیٹنگ

پاکستان میں کھیلوں کی مناسب سرپرستی نہ ہونے کے باوجود بعض اہم تنظیمیں ایسی کھیلوں پر بھرپور توجہ دے رہی ہیں جو نوجوانوں کی صحت اور تعمیر کردار کے لئے بہت اچھی ہیں ان میں سے ایک کھیل رولر ہاکی اور رولر سکیٹنگ ہے اور پاکستان فیڈریشن آف رولر سکیٹنگ گزشتہ آٹھ دس سال سے رولر ہاکی اور رولر سکیٹنگ کو مقبول عام کرنے کے لئے اہم کردار ادا کر رہی ہے ہر سال اہم موقعوں پر اور یوم آزادی پر خصوصی ٹورنامنٹ اور سپیڈ سکیٹنگ کے مقابلے منعقد کراتی ہے کیمپ کے دوران مختلف شہروں سے آنے والے کھلاڑیوں کو ہر طرح کی سہولتیں فراہم کرنا فیڈریشن کا ایک اہم کام ہے۔ پی۔ ایف۔ آر۔ ایس کے صدر جناب خورشید الحسن قادری اور نائب صدر اعجاز احمد صاحب کوچنگ پر خاص توجہ دیتے ہیں اور کھلاڑیوں کے مسائل کے حل کے لئے کوشاں

ایک مرتبہ سپیڈ سکیٹرز دوسری ایشین رولر سکیٹنگ چیمپین شپ جنوبی کوریا میں حصہ لے چکی ہے دو دفعہ انڈیا کی ٹیم پاکستان کا دورہ کر چکی ہے اور دونوں ٹور میں پاکستان گولڈ میڈل جیت چکا ہے اور ماجد تحسین جن کی عمر صرف ۵ سال ہے اور اتنی چھوٹی عمر میں گروپ ریس میں انڈیا سے کانسی کا تمغہ جیت چکے ہیں۔

دنیا بھر میں اس کھیل کے ہزاروں کھلاڑی اور لاکھوں شائقین ہیں ورلڈ چیمپین شپ اور ایشین

ساجدہ لیڈیز سپیڈ سکیٹنگ میں پہلی پوزیشن کا انعام لیتے ہوئے

خالد سعید کا رولر ہاکی کی ترویج میں اہم کردار ہے

ہے اور ان تمام اقدامات میں پی۔ ایف۔ آر۔ ایس نے اہم کردار ادا کیا۔ لیکن پاکستان میں آج تک حکومتی سطح سے اس کھیل پر کوئی توجہ نہیں دی گئی اور سارے پاکستان میں اس کھیل کے لئے بین الاقوامی معیار کا ایک بھی کورٹ نہیں پی ایف آر ایس کی کوششوں سے اس کھیل کے بین الاقوامی معیار کے کھلاڑی یہاں

ماجد تحسین ۵ سالہ کھلاڑی

اعجاز احمد نائب صدر

خالد سعید جنرل سیکرٹری

موجود ہیں اور اگر انہیں موقع دیا جائے سہولیات فراہم کی جائیں تو اس کھیل میں پاکستان کا نام روشن کر سکتے ہیں۔ آج کل رولر ہاکی ٹیم تیسری ایشین رولر سکیٹنگ چیمپین شپ ڈچائنا کی تیاری کر رہی ہے پی۔ ایف۔ آر۔ ایس وزیراعظم پاکستان محترمہ بےنظیر بھٹو صاحبہ، نوجوانوں کے وزیر پرویز علی شاہ اور کھیلوں کے وفاقی وزیر سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ اس کھیل کی بھرپور سرپرستی کی جائے مناسب سہولتیں فراہم کی جائیں تاکہ ملک کے نوجوانوں کو ایک نئے میدان میں پاکستان کا نام روشن کرنے کا موقع ملے۔

کھلاڑی رولر سکیٹنگ کھیلتے ہوئے

خالد سعید تیسری رولر سکیٹنگ چیمپین شپ ساؤتھ کوریا ۱۹۸۷ء میں

رولر ہاکی ٹیم کا گروپ فوٹو

رہتے ہیں۔

پاکستان فیڈریشن آف رولر سکیٹنگ کے جنرل سیکرٹری خالد سعید ٹیم کے کوچ ہیں اور اہم کھلاڑی ہیں اور پاکستان میں رولر ہاکی کی ترویج میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں کھلاڑیوں کے مسائل اچھی طرح جانتے ہیں ان کے مسائل کے حل کے لئے دن رات کوشاں رہیں۔

پاکستان کی رولر ہاکی ٹیم میں بہترین کھلاڑی موجود ہیں جو انٹرنیشنل ٹورنامنٹوں میں بہترین کھلاڑی ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں۔

کپتان تحسین انور، خالد سعید، محمد امجد اور محمد شاہد خان بہترین فارورڈ ہیں اور ڈیفنس میں اشفاق احمد سیف اللہ سیف، تصور حسین بہترین کھلاڑی ہیں۔

ہماری رولر ہاکی ٹیم دو مرتبہ آل انڈیا اوپن اور چیمپین شپ کے مقابلے ہوتے ہیں اور ۱۹۹۲ء میں بارسلونا اولمپک میں اولمپک کھیلوں میں شامل کیا گیا

۵ سالہ ماجد تحسین نے اپنے گروپ کی ریس میں کانسی کا تمغہ حاصل کیا

خورشید الحسن قادری سرپرست اعلیٰ رولر سکیٹنگ فیڈریشن

جواں ہمت بے مثال نوجوان سماجی رہنما

مس روبینہ حبیب

سے پہلا تفصیلی انٹرویو

دکھی انسانیت کے خدمت کا دعویٰ تقریباً سب ہی لوگ کرتے ہیں۔ لیکن یہ عملی مظاہرہ بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ جن لوگوں میں یہ جذبہ موجزن ہوتا ہے وہ تمام ذاتی و دُنیاوی مفادات کو پس پشت ڈالتے ہوئے اس عظیم مقصد کے لیئے دن رات کوشاں رہتے ہیں اور اپنی زندگیوں کو دوسرے لوگوں کی بھلائی اور خدمت انسانیت کے لیئے وقف کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ یقیناً تاریخ میں بلند مقام پاتے ہیں اور مہذب قومیں ایسے ہی لوگوں پر فخر و انبساط کرتی ہیں۔

آج ہم اپنے قارئین کی ملاقات ایسی ہی نئی نسل کی بے مثال پُرخلوص کی طرف رواں دواں ہے سے کرا رہے ہیں جس نے اپنی خداداد صلاحیتوں، خوبیوں اور جراتوں کی بدولت معاشرے میں اپنی شخصیت کے مثبت اثرات مرتب کئے ہیں۔ عوام اس قابل تحسین نوجوان لڑکی کی خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن بعض حاسد کہتے ہیں کہ روبینہ خوبصورت اور پرکشش ہونیکی وجہ سے بہت مغرور ہے کچھ کینہ پرور سہیلیاں کہتی ہیں کہ نامی گرامی خاندان سے تعلق کی وجہ سے غرور اور تکبر میں رہتی ہے۔ صرف اپنی ذاتی شہرت کے لیئے میڈیا کا سہارا لئے ہوئے ہے۔ لیکن روبینہ سے ملنے پر یہ تمام پراپیگنڈہ غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ روبینہ میں غرور اور تکبر والی کوئی چیز نہیں پائی جاتی اور نہ ہی اسے کسی نمود و نمائش یا شہرت کی طلب ہے۔ خلوص و محبت عاجزی، انکساری، ملنساری اور خوب سیرتی کی دولت سے بھی مالا مال ہے اسکی طبیعت میں سادگی میانہ روی۔ خود اعتمادی اور ذہانت ہے۔ گفتگو سے سچائی کے موتی بکھرتے ہیں۔ ذاتی طلب و مفادات سے بالاتر ہیں۔ اعتدال پسند قومی اور پاکستانی سوچ رکھتی ہے روبینہ کے جذبات اور حوصلہ ہمالیہ جیسے بلند اور فولاد سے مضبوط ہیں یہ ایک ایسی باہمت جرات مند نوجوان لڑکی ہے جس کے جذبہ خدمت اور ارادوں کو دیکھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ یہ مستقبل میں ملک و قوم کا بہترین اثاثہ بنے گی جس پر پوری قوم فخر کرے گی۔

قارئین کی دلچسپی کے لیئے سوال و جواب کا سلسلہ شروع کرتے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ روبینہ کیا آپ اپنی فیملی کے بارے میں بتائیں گی۔

روبینہ :۔ قادری صاحب آپ کی اطلاع کے لیئے عرض ہے میرے دادا خواجہ عبدالصمد ککھڑ پاک و ہند

نوجوان لڑکیوں کو اپنے حقوق کیلئے آگے بڑھنا چاہیئے

کی معروف شخصیت تھے ان کا تعلق بارہ مولا کشمیر سے تھا۔ سری نگر میں بہت وسیع جائیداد کے مالک تھے ۱۹۰۶ء کو ڈھاکہ میں مسلم لیگ کی بنیاد کے وقت اجلاس میں میرے دادا بھی شریک تھے۔ نواب سلیم اللہ خان اُن کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ کئی کتابوں کے اوراق پر اُن کی خدمات کا تذکرہ ملتا ہے۔ اردو اور فارسی کے شاعر تھے۔ مقبل ان کا تخلص تھا۔ انجمن حمایت اسلام کے بانیوں میں سے تھے۔ بہت سخی دل تھے۔ اسلامی اور قومی کاموں میں دل کھول کر روپیہ خرچ کرتے تھے۔ اسلامی ذہن کے کٹر مسلمان تھے۔ سر سید احمد خان حکیم اجمل خان۔ ڈاکٹر انصاری نواب وقار الملک اور علامہ اقبال میرے دادا کے قریبی دوستوں میں سے شمار ہوتے تھے۔ میرے والد خواجہ حبیب اللہ ایس۔ پی کالج

میرے دادا پاک و ہند کی معروف شخصیت تھے

سری نگر میں مسلم سٹوڈنٹس یونین کے صدر تھے تو وہاں قائداعظم کی اپیل پر طلبہ نے چندہ اکٹھا کر کے اس زمانے کے ۷۵ روپے مسلم لیگ کے فنڈ میں قائداعظم کے نام بھیجے تھے۔ ۱۹۴۵ء میں جب میرے والد قانون کی تعلیم کے لیئے لاہور آئے تو یہاں بھی مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے فعال طالب علم لیڈر تھے۔ آپ نے مرحوم حمید نظامی سے مل کر مسلم لیگ کے لیئے دن رات کام کیا ۱۹۴۷ء کے ریفرنڈم میں بھی آپ نے طالب علم ساتھیوں کے ہمراہ دور دراز علاقوں میں مسلم لیگ کے لیئے پراپیگنڈہ کیا جب پاکستان معرض وجود میں آ گیا تو میرے والد سیاست سے کنارہ کش ہو کر حصول روزگار میں مصروف ہو گئے۔ ۱۹۶۴ء میں تحریک کارکنان پاکستان قائم کی اسوقت سے لیکر اب تک فنانس سیکریٹری ہیں۔ روٹری کلب لاہور ساؤتھ کے بنیادی ممبر اور صدر رہے۔ ابو کو روٹری کلب انٹرنیشنل کی جانب سے خدمات کے اعتراف میں سب سے بڑا ایوارڈ ملا ہے

میری والدہ ثریا حبیب کا تعلق افغانستان سے رائل فیملی سے ہے۔ میرے نانا قاضی القضاء (چیف جسٹس) افغانستان تھے۔ سردار ایوب بادشاہ کے برادر نسبتی تھے۔ میری امی بھی سماجی کاموں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ دکھی انسانیت کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتی ہیں، حالیہ سیلاب میں بھی انہوں نے شاہدرہ کی خواتین کی بہت مدد کی۔ کئی خواتین تنظیموں جن میں انجمن خواتین پاکستان روٹری کلب شعبۂ خواتین، ہاؤس وائف گلبرگ ٹھٹری وغیرہ کی ممبر ہیں حال ہی میں میری امی کے مشورے پر میرے ابو نے ایک کنال کی ذاتی ملکیتی زمین روٹری کلب کو وقف کر دی۔ جس پہ شاہدرہ میں فری میڈیکل

متاثر کن شخصیت کی ہنس مکھ روبینہ اپنی سہیلیوں میں بھی مقبول ہے

بے مثال نوجوان رہنما

مس روبینہ حبیب

ملک و قوم کی خدمت کرنا چاہتی ہیں

ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل لاہور (پاکستان)

روبینہ مستقبل میں ملک و قوم کا اثاثہ بنے گی

مس روبینہ اپنے ابو خواجہ حبیب اللہ کے ہمراہ

مس روبینہ حبیب ایوارڈ پریس کوریج کے ہمراہ

مس روبینہ اپنی والدہ ثریا حبیب اور رعنا فی صاحبہ کے ساتھ

ہسپتال بنا رہے ہیں۔ میرے ابو ہسپتال ٹرسٹ بورڈ کے لائف چیئرمین ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ کب اور کہاں پیدا ہوئیں۔

روبینہ:۔ میں ۹ اکتوبر کو پاکستان کے دل لاہور میں پیدا ہوئی۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ کا اصل نام کیا ہے۔

روبینہ:۔ میرا اصل نام روبینہ حبیب ہے، مگر میری امی مجھے پیار سے "روبی" کہتی ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ کتنے بہن بھائی ہیں۔

روبینہ:۔ میں اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی ہوں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ کیا آپ اپنے بہن بھائیوں کی کمی محسوس کرتی ہیں۔؟

روبینہ:۔ جب میں چھوٹی تھی اسوقت بہت کمی محسوس کرتی تھی۔ میرے والدین نے مجھے بڑے لاڈ پیار سے پالا ہے اور میری تربیت میں خصوصاً دلچسپی لی ہے جسکی وجہ سے اب مجھے کبھی کمی محسوس نہیں ہوتی اور نہ ہی والدین ہونے دیتے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ کا سٹار کون سا ہے۔

روبینہ:۔ میرا سٹار میزان ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ نے تعلیم کہاں تک حاصل کی ہے۔

روبینہ:۔ قادری صاحب میں نے کوئین میری کالج سے بی۔اے کیا ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ کیا آگے پڑھنے کا ارادہ ہے۔

روبینہ:۔ جی ہاں میں ایم۔اے انگلش کرنا چاہتی ہوں اس سلسلے میں جلد از جلد داخلہ لے رہی ہوں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ کیا آپ کالج لائف میں غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہی ہیں۔

روبینہ:۔ بھرپور حصہ لیتی رہی ہوں ڈیبیٹنگ کے کئی مقابلے جیت کر اول اور دیگر انعامات حاصل کیے ہیں کھیلوں میں بھی بے حد دلچسپی رہی بیڈمنٹن اور ٹینس کھیلتی رہی ہوں۔ شعر و شاعری میں

نوجوان لڑکیاں ملک و قوم کے لئے مثالی خدمات سرانجام دے سکتی ہیں

بھی بے حد دلچسپی رہی ہے۔ کئی اشعار بھی کہے ہیں۔ لیکن وہ ابھی تک ڈائری کے اوراق میں محفوظ ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ کن کن شخصیات سے متاثر ہیں۔

روبینہ:۔ میں محبوب خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عورتوں میں آپؐ کی بیٹی خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہؓ سے بہت متاثر ہوں ان روحانی شخصیات کے علاوہ دنیاوی شخصیتوں میں بانیٔ پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح سے متاثر ہوں۔ جنہوں نے اشکل ترین حالات میں مسلمانوں کو ایک آزاد مملکت خداداد پاکستان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کیا۔ ان کے علاوہ مارگریٹ تھیچر کی شخصیت سے بھی متاثر ہوں جنہوں نے انگلستان کو جو کہ ان سے پہلے شدید معاشی بحران کا شکار تھا۔ نکال باہر کیا اور جزائر فاک لینڈ کے مسئلے پر برطانیہ کی گرتی ہوئی ساکھ کو جنگ جیت کر بحال کر کے یہ ثابت کر دیا کہ عورتیں اچھی حکمران ثابت ہو سکتی ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ کیا آپکو موسیقی سے دلچسپی ہے۔

روبینہ:۔ مجھے مشرقی موسیقی سے دلچسپی ہے۔ کیونکہ یہ روح کو چھوتی ہے۔ جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ موسیقی روح کی غذا ہے جبتک روح کو نہ چھوئے موسیقی نہیں کہلائی جا سکتی۔ مجھے نور جہاں لتا منگیشکر۔ سلمیٰ آغا۔ اور نیرہ نور کی آوازوں میں گائے ہوئے گیت بہت لبھاتے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ کی پسندیدہ اداکارائیں۔

روبینہ:۔ شہناز شیخ، ثمینہ پیرزادہ، مرینہ خان۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ کیا مغربی موسیقی میں بھی کسی کو پسند کرتی ہیں۔

روبینہ:۔ مغربی موسیقی کے انداز میں مجھے نئی نسل کی مقبول گلوکارہ نازیہ حسن کے گائے ہوئے گیت بہت پسند ہیں اور امریکہ کا سول میوزک پسند ہے۔ کیونکہ یہ بھی روح کو چھو لیتے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ کے پسندیدہ شاعر کون سے ہیں۔

روبینہ:۔ شاعر مشرق حضرت علامہ اقبالؒ اور پروین شاکر۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ آپ کا پسندیدہ شعر۔

روبینہ:۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

یوتھ انٹرنیشنل:۔ سنا ہے کہ آپ جھگڑا بہت کرتی ہیں اور جلد غصے میں آ جاتی ہیں۔

روبینہ:۔ یقین کیجئے گا میں جھگڑالو قسم کی لڑکی نہیں ہوں۔ جھگڑے سے ڈرتی ہوں۔ بالکل شریف اور سادہ طبیعت رکھتی ہوں۔ اگر کوئی جھگڑنے کی کوشش کرے تو خاموش رہتی ہوں۔ جہاں تک غصے کا تعلق ہے مجھے کبھی غصہ نہیں آتا اگر کبھی آ بھی جائے تو غصے کو پی جاتی ہوں۔ ہاں البتہ اپنے ابو کے غصے سے ڈر لگتا ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ محبت کے بارے میں کیا خیال ہے۔ اپنی ذات سے خاندان سے ملک و قوم سے یا پوری بنی نوع انسان سے کرنی چاہیئے۔

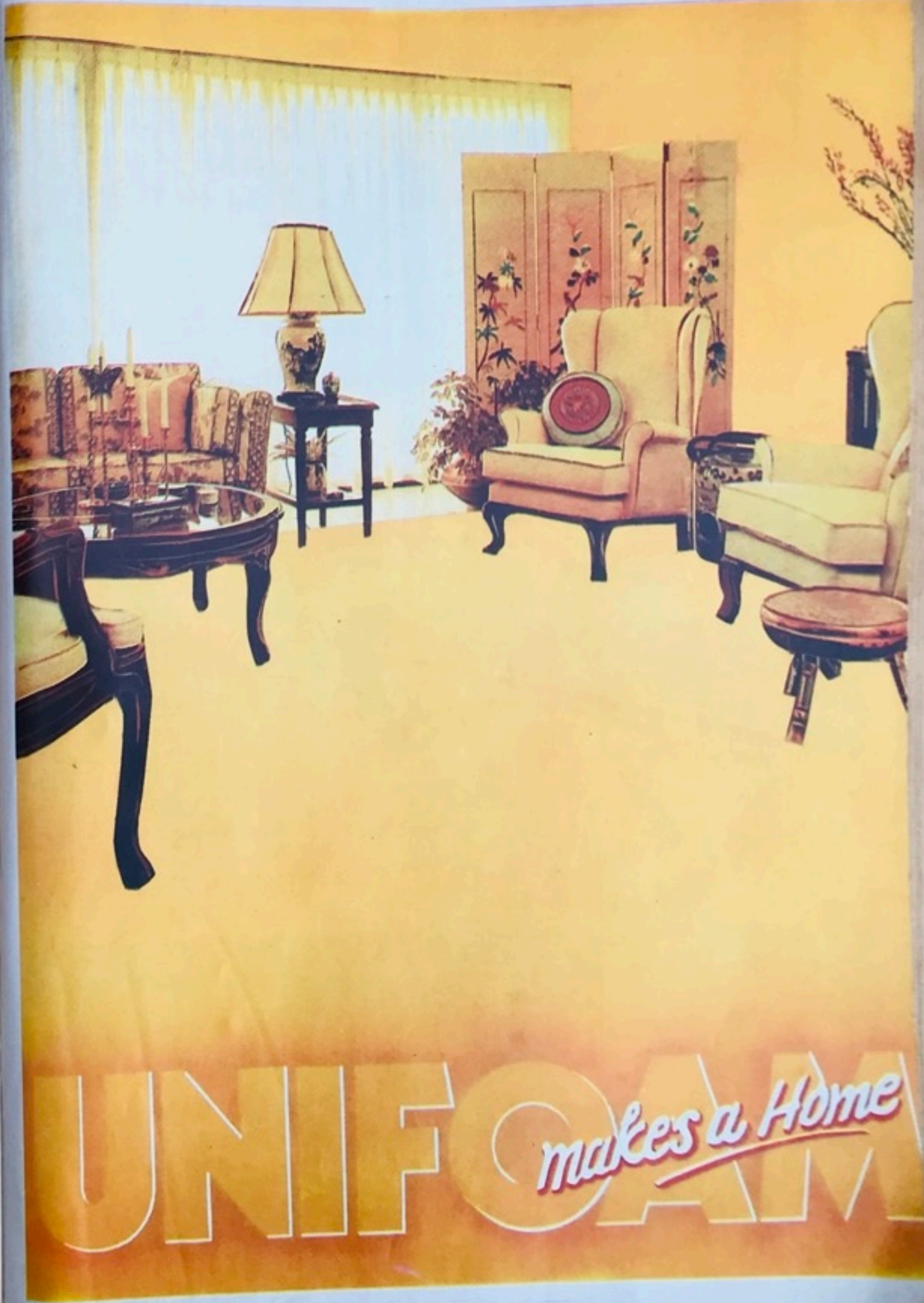

روبینہ :۔ میرے خیال میں سب سے پہلے پوری انسانیت سے پھر ملک و قوم سے اور آخر میں اپنی ذات سے کرنی چاہیئے۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ آپ کی پسندیدہ خوراک کیا ہے۔ خوراک کے بارے کبھی گھر والوں کو تنگ کیا۔!

روبینہ :۔ افغانی پلاؤ، سیخ کباب علاوہ پوری بڑی پسندیدگی سے کھاتی ہوں ویسے گھر میں جو مل جائے کھا لیتی ہوں کبھی تنگ نہیں کیا۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ آپ کے خیال میں زندگی کا مقصد کیا ہے۔؟

روبینہ :۔ میرے نزدیک زندگی کا اصل مقصد مخلوق خدا کی بھلائی اور قوم و ملک کی خدمت میں اپنی زندگی وقف کر دینا عبادت ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ کس قسم کے لوگوں سے مل کر خوشی ہوتی ہے؟

روبینہ :۔ مجھے سچے اور پر خلوص لوگوں سے مل کر خوشی ہوتی ہے!

یوتھ انٹرنیشنل :۔ کیا آپ اپنے پسندیدہ لباس، موسم، شہر اور ملک کے بارے میں بتائیں گی۔

روبینہ :۔ جی مجھے لباس میں شلوار قمیض، موسم میں سردی اور بہار، شہروں میں اسلام آباد اور ملکوں میں پاکستان اور امریکہ پسند ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ پاکستان اور بیرون ملک کہاں کہاں سیر کی ہے۔؟

روبینہ :۔ اندرون ملک اسلام آباد، مری اور بیرون ملک میں امریکہ اور انگلینڈ، سے امریکہ میں بائی روڈ کافی گھوما ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ نوجوانوں کو شادی اپنی مرضی یا والدین کی مرضی سے کرنی چاہیئے۔

روبینہ :۔ میرے خیال میں شادی لڑکے لڑکی اور والدین کی مشترکہ مرضی سے ہونی چاہیئے۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ آپ کن کن تنظیموں کے عہدوں پر کام کر رہی ہیں۔

روبینہ :۔ میں روٹری کلب لاہور ساؤتھ کی صدر۔ چمن کی ڈائریکٹر اور ینگ ویمن وائیس کی چیئرمین کے عہدوں پر کام کر رہی ہوں۔

ابو نے بھی تحریک پاکستان میں نمایاں کام کیا

یوتھ انٹرنیشنل :۔ آپ کی نظر میں خواتین کو کون سے مسائل درپیش ہیں۔

روبینہ :۔ میری نظر میں خواتین کے بہت سے مسائل ہیں خصوصاً ینگ خواتین بے شمار مسائل و مشکلات میں گھری ہوئی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت خواتین کی طرف خصوصی توجہ دے۔ نوجوان لڑکیوں کی تعلیم بہت بڑا مسئلہ بن چکی ہے تعلیمی اداروں میں داخلے نہیں ملتے بہت سی مشکلات ہیں لڑکیوں کے لیئے مخصوص سیٹوں کی وجہ سے باصلاحیت انتہائی ذہین لڑکیوں کو داخلہ نہیں ملتا۔ ملازمت پیشہ خواتین کو بھی بہت سے مسائل درپیش ہیں عزت نفس اور تحفظ دینے کی بھی ضرورت ہے جو معاشرہ خواتین کو زیادہ عزت اور سہولت دے گا یقیناً اس معاشرے کی خواتین مثالی معاشرے کی تشکیل میں بھرپور کردار ادا کریں گی۔ ملک و قوم کی خوشحالی کے لیئے ضروری ہے کہ ہم خواتین کو آگے لائیں۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ آپ نے کتنے ایوارڈ حاصل کیئے ہیں۔

روبینہ :۔ بیسٹ روٹریکٹ کلب صدر کا ایوارڈ، بیسٹ سوشل ورکر کا ایوارڈ، پالی کا ایوارڈ۔ روٹری انٹرنیشنل کی طرف سے روٹریکٹ کلب گولڈن شیلڈ۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ روبینہ کیا ہم آپ کے ابو اور امی سے بھی آپ کے بارے میں تاثرات معلوم کریں۔

روبینہ :۔ جی مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ خواجہ حبیب صاحب روبینہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کیا آپ کی صاحبزادی آپ کی توقعات پر پورا اتریں گی۔

خواجہ حبیب اللہ :۔ روبینہ میری ہونہار ذہین فرمانبردار۔ لاڈلی بیٹی ہے۔ اسکی تربیت میں نے لڑکوں سے بھی بڑھ کر کی ہے۔ اس بیٹی نے مجھے کبھی شکایت کا موقع ہی نہیں دیا۔ میری خواہش یہ ہے کہ میری بیٹی اپنے دادا عبدالصمد گکھڑ کی طرح بلند مرتبہ پائے۔ ملک و قوم کا نام روشن کرے۔ انشاء اللہ یہ بیٹی میری توقعات پر پورا اترے گی۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ ثریا حبیب صاحبہ بیٹی کے بارے میں آپ کے تاثرات کیا ہیں۔

ثریا حبیب :۔ میری بیٹی روبی جب چھوٹی سی تھی کھلونوں کے لیئے ضد کرتی تھی۔ اللہ کے فضل سے جب بڑی ہو گئی تو اس نے تنگ کرنا، ضد کرنا بالکل چھوڑ دیا۔ یہ اتنی تابع اور فرمانبردار لڑکی ہے۔ میرے خریدے ہوئے جوتے کپڑے تمام ضروریات زندگی کی اشیاء بڑی خوشی سے استعمال کرتی ہیں۔ اس بیٹی نے کبھی نہیں کہا کہ میں خود اپنی پسند کے مطابق خرید کر لاؤں گی۔ مجھے اپنی بیٹی پر فخر ہے انشاءاللہ میری روبی خاندان کی توقعات کے مطابق ترقی کرے گی۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ روبینہ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

روبینہ :۔ میری طرف سے ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل کا میرے انٹرویو کو شائع کرنے کا بہت بہت شکریہ۔

میں ایک کی شادی ہال ہی ہوئی تھی۔ وہ ایک تجربہ کار دوست سے مشورہ کر رہا تھا کہ بیوی کو خرچ کم دیا جائے یا زیادہ۔

یہ سن کر تجربہ کار دوست نے جواب دیا یار میرے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں ہے۔ تم اگر ...

کہ صحیح اندازہ لگاؤ گے تو وہ اسے جھوٹ سمجھے گی کم بتاؤ گے تو چھوٹا ہونے کا خیال کرے گی۔ اگر زیادہ بتاؤ گے تو ضرورت سے زیادہ خرچ کرے گی۔

(محمد رفیق۔ ملتان)

ہینڈ بال چیمپین شپ کی فاتح
گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور
کی کپتان
روحی چوہدری سے
سوالات

رپورٹ :۔ منیر احمد چوہدری

بے شک انسان عصر جدید میں چاند کی سرزمین پر کمند ڈال چکا ہے اور روز افزوں ترقی کر رہا ہے کمپیوٹر اور ٹیکنالوجی میں اپنا لوہا منوا چکا ہے جس کی بنا پر دنیا کے فاصلے سکڑ کر رہ گئے ہیں۔ حیران کن ایجادات ہو رہی ہیں۔ اس ترقی میں عورت برابر کی شریک ہے کیونکہ خواتین کسی بھی معاشرے کی غالب اکثریت ہوتی ہیں جو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس ترقی یافتہ دور میں جو مادیت کا زمانہ ہے ہر آدمی ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی فکر میں ہے لیکن اس سائنٹیفک دور میں کھیل کود اور تفریح کے لیئے وقت نکال لینا بہت بڑی بات ہے کھیلوں میں جہاں مردوں نے نام کمایا ہے وہاں خواتین بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ ہم گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہیں پہلی ہینڈ بال چیمپین شپ جیتنے کا اعزاز حاصل ہے۔

پنجاب یونیورسٹی شعبہ سپورٹس خواتین کے زیر اہتمام انٹر کالجیٹ ہینڈ بال چیمپین شپ برائے خواتین گزشتہ دنوں کوئین میری کالج لاہور میں منعقد ہوئی۔

اس میں پنجاب یونیورسٹی سے ملحقہ خواتین کے کالجوں کو شرکت کی دعوت دی گئی جس میں لاہور اور بیرون لاہور کے خواتین کالجوں نے شرکت کی یہ چیمپین شپ جیتنے کا اعزاز گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ کو حاصل ہوا یہ اعزاز گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور نے کوئین میری کالج کو فائنل میں شکست دے کر حاصل کیا۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ نے روحی چوہدری کی کپتانی میں کوئین میری کالج لاہور کو دس کے مقابلے میں پندرہ گول سے شکست دے کر پہلی ہینڈ بال چیمپین شپ کا اعزاز حاصل کیا۔

ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل نے پہلی ہینڈ بال چیمپین شپ جیتنے کا اعزاز حاصل کرنے والی گورنمنٹ کالج

روحی چوہدری دیگر کھلاڑیوں کے ہمراہ

برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کی ٹیم کی کپتان روحی چوہدری کا مختصر انٹرویو اپنے قارئین کی دلچسپی کے لیے شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

روحی چوہدری سے چند سوالات

یوتھ انٹرنیشنل (سوال) :۔ آپ کا پورا نام؟

جواب :۔ روحی چوہدری۔

گورنمنٹ کالج باغبانپورہ ہینڈ بال کی ٹیم کا گروپ فوٹو

یوتھ انٹرنیشنل :۔ آپ کہاں پیدا ہوئیں اور آپ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

روحی چوہدری :۔ باغبانپورہ لاہور میں پیدا ہوئی اور ابتدائی تعلیم لندن کے ایک پرائمری سکول سے حاصل کی۔ پھر میٹرک کے بعد گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں داخلہ لیا۔

جناب غلام فرید ٹیم کے کوچ

یوتھ انٹرنیشنل :۔ کس مضمون میں ٹاپ کرنے کا ارادہ ہے؟

روحی چوہدری :۔ انگلش میں ٹاپ کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ ہینڈ بال کے علاوہ والی بال میں بھی حصہ لیتی ہیں؟

یوتھ انٹرنیشنل :۔ انڈور گیمز جو خاص کر لڑکیاں کھیلتی ہیں ان میں کیسی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہیں؟

روحی چوہدری :۔ اگر تمام سہولیات مہیا کی جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ بہتر کارکردگی نہ دکھا سکیں لیکن سہولیات کی کمی کی وجہ سے میں کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوں۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ آپ نے قومی مقابلوں کے علاوہ کسی بین الاقوامی مقابلوں میں حصہ لیا ہے؟

روحی چوہدری :۔ نہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ کیا کالج کی پرنسپل صاحبہ کھیلوں کے فروغ کے لئے آپ کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں؟

روحی چوہدری :۔ جی نہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ کیا آپ کے خیال میں لڑکیوں کی ہینڈ بال ٹیم کو بیرون ممالک کے دورے پر جانا چاہیئے؟

روحی چوہدری :۔ جی ہاں ٹیم کو جانا چاہیئے

یوتھ انٹرنیشنل :۔ اگر ٹیم کو بیرون ملک بھیجا جائے تو کیا آپ کے خیال میں پاکستانی کھلاڑی لڑکیاں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں گی؟

روحی چوہدری :۔ اگر ہمیں تمام سہولتیں دی جائیں تو ہم اندرون بیرون ممالک میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتی ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل :۔ آپ کے مستقبل کے ارادے کیا ہیں؟

روحی چوہدری :۔ ایم اے انگلش کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں اور اعلیٰ تعلیم کے لیے لندن جانا چاہتی ہوں۔ غلام فرید صاحب جو ہمارے کوچ ہیں ان کی محنت، لگن اور شفقت کی بنا پر ہماری ٹیم پنجاب یونیورسٹی ہینڈ بال چیمپین شپ جیتنے میں کامیاب ہوئی۔

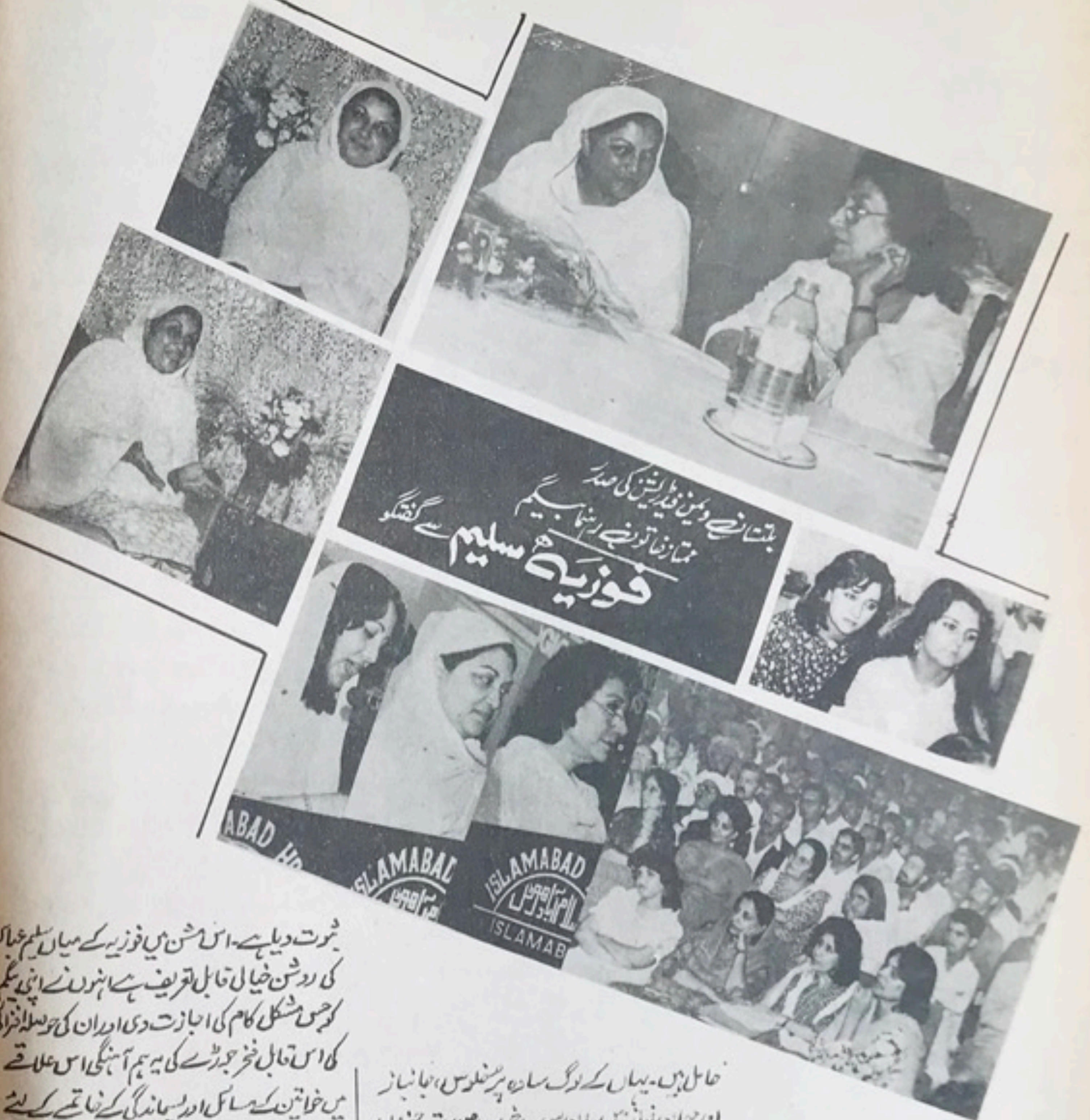

ہم اپنے قارئین کو پاکستان کے انتہائی حسین و جمیل علاقے ناردرن ایریا کے دلفریب مقام بلتستان کے مسائل و وسائل سے متعارف کرا رہے ہیں۔ بلتستان کا شمار دنیا کے چند خوبصورت مقامات میں کیا جاتا ہے برف پوش پہاڑوں حسین وادیوں اور عالمی شہرت یافتہ سیاحین کلیشیئر اور کے ٹو کی بلند ترین چوٹی منفرد حیثیت کی حامل ہیں اور دنیا بھر کے سیاحوں کے لئے خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ یہاں کے لوگ سادہ پرخلوص، جانباز اور مہمان نواز ہیں۔ ان سب خوب صورت چیزوں کے ساتھ اس علاقے کی پسماندگی، غربت اور تعلیمی کمی اس علاقے کی خوبصورتی پر بدنما داغ ہے۔ خاص طور پر خواتین کی حالت بہت بری ہے ان کی حیثیت بھیڑ بکری سے زیادہ نہیں۔ تعلیمی میدان میں خواتین بہت پیچھے ہیں اور قومی ترقی میں ان کی شراکت ناممکن ہے۔ بلتستان جیسے علاقے میں بیگم فوزیہ سلیم بہادرن کر سامنے آئی ہیں۔ بلتستان ویمن فیڈریشن کے نام سے خواتین کی تنظیم قائم کر کے انتہائی جرات مندی کا ثبوت دیا ہے۔ اس مشن میں فوزیہ کے میاں سلیم عباس کی روشن خیالی قابل تعریف ہے انہوں نے اپنی بیگم کو جس مشکل کام کی اجازت دی اور ان کی حوصلہ افزائی کی اس قابل فخر جوڑے کی یہ ہم آہنگی اس علاقے میں خواتین کے مسائل اور پسماندگی کے خاتمے کے لئے فعال کردار ادا کرے گی۔

سوال :- بیگم فوزیہ سلیم صاحبہ آپ کو بلتستان جیسے پسماندہ علاقے میں خواتین کی تنظیم کے قیام کا خیال کس طرح آیا؟

فوزیہ :- اس فیلڈ میں ملک میں موجودہ جمہوری حکومت کے قیام کے بعد آئی ہوں کیونکہ اس سے عورتوں کو حقوق اور آزادی ملی ہے۔ ہمارے علاقے کے مسائل بہت زیادہ ہیں۔ خاص طور پر عورتوں کے بے شمار مسائل ہیں۔ تنظیم کے قیام کے سلسلے میں زرد تنویر صاحب صدر پیپلز پارٹی اسلام آباد نے بہت حوصلہ افزائی کی اور ان کی مدد اور خلوص کی وجہ سے ہمیں اپنے علاقے میں خواتین کی فلاح و بہبود کے پروگرام سیٹ کرنے کا حوصلہ ہوا۔ میری خواہش ہے گورنمنٹ ہمیں ایڈوائس کرے کیونکہ حکومت کے تعاون کے بغیر یہ کام ناممکن ہے۔ میرے چچا بھٹو صاحب کے اے۔ ایس۔ ڈی سی تھے اور مجھے امید ہے کہ وزیر اعظم صاحبہ ہماری فیڈریشن کی رہنمائی کریں گی۔ اس سلسلہ میں حال ہی میں بلتستان ویمن فیڈریشن کا سیمینار ہوا جس میں بیگم نصرت بھٹو صاحبہ نے شرکت کی جس سے ممبران تنظیم کی بہت حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل :- خواتین کی بہبود کے لئے آپ کیا کر رہی ہیں؟

خواتین کا سب سے اہم مسئلہ ایجوکیشن ہے

فوزیہ :- ہماری خواتین کا سب سے بڑا مسئلہ ایجوکیشن ہے کیونکہ تعلیم بہت کم ہے علاقے میں صرف ایک ہائی سکول ہے سکردو میں۔ اس کی حالت بھی اچھی نہیں۔ تعلیم نسواں کے لئے شعور کی کمی ہے دوسری بات علاج معالجے کی سہولتیں ناکافی ہیں اس لئے ہم نے ایک منشور مرتب کیا ہے ابھی ابتدا ہے امید ہے کہ لوگ ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔

یوتھ انٹرنیشنل :- آپ بلتستان کے علاوہ ناردرن ایریا گلگت چلاس وغیرہ پر بھی توجہ فرمائیں گی؟

فوزیہ :- فی الحال تو بلتستان تک ہی ہے لیکن دوسرے علاقوں میں بھی کام شروع کریں گے دوسرے ہم فرقہ بندی کو کم کرنا چاہتے ہیں شیعہ سنی کے جھگڑے ختم کرنا چاہتے ہیں

یوتھ انٹرنیشنل :- بلتستان اور ناردرن ایریا کی خواتین کے امپورٹنٹ مسائل کیا ہیں جن کے لئے حکومت کی توجہ کی ضرورت ہے؟

فوزیہ :- ہماری اولین ضرورت تعلیم ہے تاکہ باشعور اور تعلیم یافتہ آبادی میں اضافہ ہو دوسری بات یہ کہ عورتوں کو مردوں کے برابر کام کے مواقع فراہم کئے جائیں جیسا کہ ایران میں عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ سخت سردی کی وجہ سے ایگریکلچر میں کمی ہے تو اس کے لئے گورنمنٹ کا تعاون درکار ہے تاکہ خواتین کو کام کے زیادہ مواقع میسر آ سکیں۔

موجودہ جمہوری حکومت کے قیام سے عورتوں کو حقوق اور آزادی ملی ہے

یوتھ انٹرنیشنل :- اس سلسلے میں آپ کی سرپرستی کون کر رہا ہے؟

فوزیہ :- فی الحال ہماری سرپرستی کوئی نہیں کر رہا۔

یوتھ انٹرنیشنل :- اقوام متحدہ یونیسف کے ذریعے پوری دنیا میں ایسے پروگراموں کی مدد کر رہی ہے آپ کو ان سے کیا توقع ہے؟

فوزیہ :- اقوام متحدہ کی تنظیم مدد کر رہی ہے لیکن وہ اتنی نہیں کہ علاقے کے مسائل حل ہو سکیں ہمارے علاقے کے لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ نان مسلم ہیں اس بنا پر وہ ان کو کام نہیں کرنے دیتے میں یہاں ڈاکٹرز سٹوڈنٹ سے ملوں گی اقوام متحدہ کے ارباب اختیار سے رابطہ کروں گی اور ان کو مسائل سے آگاہ کروں گی تاکہ ہمیں مسائل کے حل کے لئے ان کا بھرپور تعاون حاصل ہو سکے۔

یوتھ انٹرنیشنل :- پاکستان میں خواتین کی تنظیمیں کیا تعاون کر رہی ہیں اور آپ کو ان سے کیا امیدیں ہیں؟

فوزیہ :- ہمارے فنکشن کے بعد ہمارے ساتھی بہت خوش ہیں اور میں پاکستان بھر کی خواتین تنظیموں کو اپنے خطوط کے ذریعے ان مسائل کی طرف متوجہ کروں گی۔

یوتھ انٹرنیشنل :- یہ بتائیں کہ آپ کے علاقے میں خواتین پر پابندیوں کے باوجود آپ کو سلیم صاحب نے کیسے اجازت دی؟

ہمارے پسماندہ علاقے میں خواتین کی یہ پہلی تنظیم ہے

بیگم فوزیہ سلیم اپنے شوہر اور بچوں کے ہمراہ

فوزیہ :- سلیم صاحب نے مجھے اجازت اس لئے دی ہے کہ ہمارے علاقے میں خواتین کی نمائندگی کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ سلیم صاحب تعلیم یافتہ اور روشن خیال آدمی ہیں میں نے جب خواتین کے مسائل پر توجہ دینا شروع کی تو سلیم صاحب نے میری بھی رہنمائی کی اور یہ ان کی فراخدلی ہے حالانکہ ہمارے علاقے کے بڑے لوگوں کی بیگمات پردے میں چھپی ہوتی ہیں لیکن انہوں نے مجھے خواتین کی خدمت کی اجازت دی۔

یوتھ انٹرنیشنل :- یہ بتائیں کہ ویمن فیڈریشن سیاسی ہے یا غیر سیاسی؟

فوزیہ :- یہ ایک غیر سیاسی تنظیم ہے اور ہمارا اسے سیاسی بنانے کا کوئی ارادہ نہیں۔ بہرحال ہم محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی زیر قیادت اپنے علاقے کے مسائل حل کرنا چاہتے ہیں۔

عورت وزیر اعظم بننے سے عورتوں کا استحصال ختم ہو جائیگا

یوتھ انٹرنیشنل :- سلیم صاحب آپ کی بیگم اس میدان میں آئیں آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

سلیم :- جی میں نے محسوس کیا کہ میری بیگم اتنی اہلیت رکھتی ہیں کہ وہ ہمارے علاقے کی عورتوں کے مسائل حل کر سکیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کو دیکھ کر ہمارے علاقے کی اور خواتین بھی ان مسائل میں دلچسپی لیں گی اور ان کی رہنمائی میں ہمارے علاقے کی عورتوں کے مسائل حل ہوں گے۔ دوسرے ہمارے علاقے میں عورتوں کی ویلیو نہیں ہے ان کی شادی بہت چھوٹی عمر میں کر دیتے ہیں۔ اسی طرح کے عورتوں کے دیگر مسائل ہیں اور یہ مسائل عورتوں کے ہاتھوں ہی حل ہونے چاہئیں۔

بیگم نادرہ ناصر کا انٹرویو
آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر

جہانگیر خان سے

خصوصی انٹرویو

جامعہ پنجاب پاکستان کی سب سے بڑی اور تاریخی تعلیمی درس گاہ ہے جہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے [illegible] نے ہر شعبہ زندگی میں [illegible] اور [illegible] کارہائے نمایاں [illegible] پنجاب یونیورسٹی [illegible] کہ یہاں کے ہونہار نوجوان [illegible] اہم عہدوں پر خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ سیاسی شعبے میں بھی یونیورسٹی نے ملک کو اچھی قیادت [illegible] یہاں کی اعلیٰ تعلیمی قابلیت اور معیار کا بین الاقوامی سطح پر اعتراف کیا جاتا ہے۔

حالیہ طلبہ کے الیکشن میں جامعہ پنجاب کے سٹوڈنٹس یونین الیکشن میں اسلامی جمعیت طلبہ اور [illegible] سٹوڈنٹس فیڈریشن نے بھرپور حصہ لیا جمعیت [illegible] نے پنجاب یونیورسٹی میں آزادانہ منصفانہ الیکشن [illegible] کی جمعیت پر طلبہ نے بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔

وادی کشمیر کی قابل فخر پرکشش نوجوان شخصیت جہانگیر خان جن کے خلوص و محبت کے یونیورسٹی [illegible]

جمعیت کی اعلیٰ کارکردگی سے متاثر ہو کر ساتھیوں سمیت شامل ہوئے

[illegible] جن کی مہمان نوازی سے طلبہ متاثر ہیں جن کی باتوں میں تعلیمی اداروں میں امن اور اتحاد [illegible] جس کے نظریات میں اسلام اور نظریہ پاکستان کی پختگی نمایاں رہتی ہے جس کی ذہنی [illegible] تعصب اور نفرت سے بالاتر ہے [illegible] دوست اور بھائی کے روپ میں [illegible] خدمت کو عبادت کا درجہ قرار [illegible] جس کی شخصیت میں نہ غرور ہے اور نہ تکبر بلکہ [illegible] ذمہ داریوں کو ایک فریضہ سمجھ کر نبھا رہا ہے۔

[illegible] "یوتھ انٹرنیشنل" اپنے قارئین کی خدمت [illegible] قابل تعریف نوجوان جہانگیر خان کا انٹرویو [illegible] جامعہ کے مسائل سے آگاہی [illegible]

یوتھ انٹرنیشنل:۔ جہانگیر خان آپ [illegible] ساتھیوں کو [illegible] جامعہ پنجاب کے [illegible] جیتنے پر مبارکباد [illegible] حوالے سے آپ

سیاست دانوں کو تعلیمی اداروں میں مداخلت بند کر دینی چاہیئے۔

اپنا تعارف کرائیں۔

جہانگیر خان:۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے دیگر عہدے داروں کی طرف سے شکر گزار ہوں کہ ہماری کامیابی پر مبارکباد دی اور انٹرویو شائع کرنے پر بے حد مشکور ہوں۔ میرا تعارف یہ ہے کہ میں یکم مئی ۱۹۵۹ء کو آزاد کشمیر میں ضلع میرپور تحصیل ڈڈیال میں مذہبی گھرانے میں پیدا ہوا ابتدائی تعلیم جہلم سے حاصل کی۔ بی اے میرپور ڈگری کالج سے کیا۔ آج کل شعبہ صحافت کے آخری سال کا طالب علم ہوں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ اسلامی جمعیت طلبہ میں کیسے شامل ہوئے؟

جہانگیر خان:۔ پہلے میں جمعیت طلباء اسلام میں شامل ہوا۔ میٹرک کے بعد کالج میں اسلامی جمعیت طلبہ سے متاثر ہو کر اعلیٰ کارکردگی کو پاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جمعیت میں شامل ہوا۔ ناظم

تعلیمی اداروں میں امن کے لئے معاہدہ کی کئی بار پیش کش کی ہے۔

میرپور، ناظم آزاد کشمیر ناظم جہلم اور سیکرٹری جنرل اسلامی جمعیت طلبہ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ جمعیت پر الزام عائد کیا جاتا ہے کہ یہ ایک تشدد پسند تنظیم ہے مخالفت برداشت نہیں کرتی؟

جہانگیر خان:۔ جمعیت کو ہمیشہ الزامات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کبھی کہا جاتا ہے کہ امریکہ سے ڈالر آرہے ہیں کبھی غنڈہ گردی کرنے کا اور کبھی کوئی اور الزام لگا دیا جاتا ہے جبکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے ایسی کوئی بات ہوتی تو طلبہ ہم پر اعتماد کا اظہار نہ کرتے۔ ہماری مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ ہمارے مقابلے پر پی ایس ایف کے سوائے کوئی نہیں آیا ہم میں یہی خاصی ہے کہ ہم یونیورسٹی میں کوئی غلط کام نہیں ہونے دیتے۔ حالیہ الیکشن میں دیال سنگھ کالج، ایم اے او کالج میں مخالف تنظیموں نے غلط حربوں کے استعمال سے ہمارے کاغذات نہیں جمع ہونے دیئے۔۔ ہم نے ہائی کورٹ کے ذریعے کاغذات جمع کروائے ہم نے کئی مرتبہ پیش کش کی

جمعیت یونیورسٹی میں کوئی غلط کام نہیں ہونے دیتی!

کہ تعلیمی اداروں میں امن قائم رکھنے کے لئے معاہدہ کریں ہم کسی کو شکایت کا موقع نہیں دیں گے جمعیت ہمیشہ تعلیمی امن کے لئے کوشاں رہی ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ طلبہ کے مسائل حل کئے جانے چاہیئں اور تعلیمی امن کا قیام کس طرح عمل میں لایا جائے؟

جہانگیر خان:۔ تعلیمی اداروں [illegible] تشدد کے خاتمے کے بغیر طلبہ مسائل کا حل ممکن نہیں [illegible] [illegible] بند کر دینا چاہیئے وائس چانسلروں کی سطح پر ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے۔ نظام تعلیم [illegible] تفریق کا خاتمہ کیا جائے [illegible] اداروں [illegible] تعلیمی [illegible] فراہم کی جائیں چھوٹے اور بڑے اداروں اداروں کا فرق ختم کیا جائے۔ طلبہ پاکستان کا سرمایہ ہیں اور اس سرمائے کی نگہداشت ہماری حکومتوں کا فرض ہے اور اس سرمائے کی حفاظت اسی صورت میں ممکن ہے جب

انتقامی کارروائی کر کے یونیورسٹی فنڈز میں ۹½ فیصد کمی کر دی گئی ہے۔

نظام تعلیم [illegible] جائے [illegible] پیدا کی جائے۔ اسلامی قیادت پر نا اتو [illegible] جائے [illegible] سے ممکن ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ [illegible] صوبوں میں نوجوان قیادت سامنے آئی ہے۔ آپ [illegible] میں یہ قوم کی

اسلامی اور جدید نظام تعلیم میں ہم آہنگی پیدا کی جائے

توقعات پر پورا اتر سکے گی؟

جہانگیر خان:۔ نوجوان قیادت کی کامیابی بڑی اچھی بات ہے لیکن اس قیادت کا فرض ہے [illegible] کا احترام کرتے اپنے منشور پر عمل کرائیں [illegible] قیادت کا سامنے آنا ان کے منشور کے باعث [illegible] اور منشور میں جو وعدے عوام سے کئے گئے تھے انہیں پورا کرنا اس نوجوان قیادت کا فرض ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ اسلام پسند نوجوانوں نے قربانیاں دی ہیں۔ [illegible] کیا [illegible] ہے؟

جہانگیر خان:۔ یہ صحیح ہے کہ پاکستان کی حکومت [illegible] اسلامی لوگوں [illegible] ہے لیکن جب بھی اسلام پسند قوتوں کا اتحاد ہوا ہے عوام نے قربانیاں دی ہیں۔ ۱۹۷۷ء کی تحریک میں لوگوں نے اسلام کے نام پر قربانیاں دیں اور گورنمنٹ کو بدل دیا۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ وفاقی سطح پر نوجوانوں کی وزارت کا قیام عمل میں لایا گیا ہے کیا یہ وزارت نوجوانوں کے مسائل حل کر سکے گی؟

جہانگیر خان:۔ اس میں نوجوان قیادت کو منتخب کیا گیا ہے یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ عوام اور نوجوانوں کی توقعات پر پورا اتریں۔ جب کوئی لیڈر منتخب ہو کر اسمبلی میں جاتا ہے تو اس کا طرز عمل تبدیل ہو جاتا ہے وہ عوام کے بجائے اپنے کام [illegible]

کر دیتا ہے یہ وزارت [illegible] اب بھی اس پالیسی کو اپنایا گیا [illegible] ہے کہ نوجوانوں کے مسائل کو حل کیا جائے۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ سیاست دانوں [illegible] اثر انداز ہوتے ہیں [illegible]

جہانگیر خان:۔ [illegible] اثر انداز ہوتے [illegible] امن و سکون [illegible] [illegible] سے عوام [illegible] بے چینی پیدا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ [illegible] [illegible] ہے

ادا نہیں کرنا چاہیئے

سیاست دانوں [illegible] سے [illegible] حاصل ہو [illegible] پالیسی کا خاتمہ کر دینی چاہیئے تاکہ پاکستان کو سالمیت اور ترقی نصیب ہو۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ طلبہ میں بڑھتی [illegible] کا کون ذمہ دار ہے؟

جہانگیر خان:۔ طلبہ میں بڑھتی ہوئی بے [illegible]

اسلامی اور جدید نظام تعلیم میں

دین سے دوری کی وجہ سے دوسرے گورنمنٹ کی پالیسی ہے اب گورنمنٹ معاشرے کی عکاسی کرتے ہوئے ٹی وی پر فحش پروگرام پیش کرے یا پوری ڈاکوؤں کے پروگرام پیش کرے تو نوجوان کیا کریں۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ یونیورسٹی فنڈز میں کٹوتی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جہانگیر خان:۔ اب جبکہ مہنگائی اور تعلیم کے

ہم آہنگی پیدا کی جائے

عام ہونے سے ضروریات بڑھ گئی ہیں اور ضرورت اس بات کی ہے کہ فنڈز زیادہ دیئے جائیں مگر بڑھنے کے بجائے فنڈز میں بھی کمی کر دی گئی ہے۔ پنجاب یونیورسٹی میں چونکہ اسلام اور پاکستان سے واضح وابستگی رکھنے والی اسلامی جمعیت طلبہ کو کامیابی حاصل ہوئی ہے جو مرکزی حکومت کو پسند نہیں آئی اور انتقامی کارروائی کے طور پر یونیورسٹی کے فنڈز میں ۹½ فیصد کمی کر دی

اخباروں کو حکومت کے پریس مین کا کردار ادا نہیں کرنا چاہیئے۔

گئی جو کہ طلبہ کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہوگی۔

یوتھ انٹرنیشنل:۔ ملکی صحافت میں تبدیلی کی ضرورت آپ کس حد تک محسوس کرتے ہیں؟

جہانگیر خان:۔ میرا خیال ہے تبدیلی ضرور آنی چاہیئے۔ اخباروں کو حکومت کے پریس مین کا کردار نہیں ادا کرنا چاہیئے لوگوں کو موقع ملنا چاہیئے۔ خبر کو اس کی اہمیت کے مطابق مقام ملنا چاہیئے چاہے وہ حکومت کی ہو یا اپوزیشن کی ہمارے ملک میں ذرائع ابلاغ پر ۹۹% کنٹرول حکمرانوں کا ہے اس کنٹرول کو ختم کیا جائے اور پریس کو آئین کے مطابق آزادی دی جائے نیوز پرنٹ پر ڈیوٹی کا فیصلہ ختم کیا جائے۔

طریقہ

ایک امریکی بہت عرصہ اسکاٹ لینڈ میں گزارنے کے بعد وطن واپس پہنچا اور ملازمت کے متعلق غور کرنے لگا۔ آخر پولیس میں بھرتی ہونے کا فیصلہ کیا اور انٹرویو دینے چلا گیا۔ انٹرویو کے درمیان اس سے پوچھا گیا امریکہ میں کسی ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے کیا کرو گے؟

امریکہ کے متعلق تو کچھ معلوم نہیں مگر اسکاٹ لینڈ میں ہجوم منتشر کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے اسکاٹ لینڈ میں تم کیا کرو گے؟ انٹرویو لینے والے نے پوچھا

میں چندہ مانگنا شروع کر دوں گا۔

(فہیم احمد۔ اسلام آباد)

چوہدری آزاد سبحان نے پنڈی کے معروف باعزت دیندار گھرانے میں آنکھ کھولی۔ چھوٹی عمر میں تحریر و تقریر کا جذبہ موجزن ہوا۔ زمانہ طالب علمی میں آپ ایک اچھے مقرر ثابت ہوئے۔ تقریر کرنے کا شوق سابق وزیر اعظم پاکستان شہید ذوالفقار علی بھٹو کی تقریروں سے پیدا ہوا۔ آپ شہید بھٹو کے زبردست شیدائی ہیں۔ میٹرک کے بعد پولی ٹیکنیکل میں داخلہ لیا۔ مختلف ہنگاموں

چیف آرگنائزر قومی یکجہتی یوتھ فیڈریشن

چوہدری آزاد سبحان

سے ملاقات

اور جلسوں کی وجہ سے جو ایوب حکومت کے خلاف تھے آپ نے ذوالفقار علی بھٹو جب پولی ٹیکنیکل میں تشریف لائے تھے اپنے طالب علم ساتھیوں کے ساتھ زبردست استقبال کیا اسی پاداش میں آپ کو کالج سے نکال دیا گیا۔ بہرحال آپ نے بی اے اور ایل ایل بی کیا آج کل کاروبار کے ساتھ ساتھ وکالت بھی کر رہے ہیں۔ راولپنڈی میں نوجوانوں کی تنظیم قومی یکجہتی یوتھ فیڈریشن کے آپ چیف آرگنائزر ہیں بے شمار سماجی، مذہبی، ادبی، اور ثقافتی تنظیموں کی سرپرستی بھی کر رہے ہیں۔ راولپنڈی کے ہر حلقے میں بھرپور اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ انتہائی مہمان نواز ہیں ان کی پرخلوص گفتگو سے لوگ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے نوجوانوں میں ہر دلعزیز ہیں

انٹرنیشنل۔ آزاد سبحان صاحب آپ کو قومی یکجہتی یوتھ فیڈریشن کے قیام کا خیال کس طرح آیا؟

آزاد سبحان: یہ تاریخ شاہد ہے نوجوان ہر دور میں معاشرے کی توجہ کا مرکز اور قوم کی امید رہے ہیں۔ جس قوم کے نوجوان قومی امور میں دلچسپی رکھتے ہوں جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہوں وہ قوم انتہائی خوش قسمت ہوتی ہے ہمارے نوجوان جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہیں۔ ہماری قومی تاریخ میں نوجوانوں کی قربانیاں سب سے زیادہ ہیں۔ ہر مشکل میں نوجوان ملک و قوم کا بھرپور طریقے سے ساتھ دیتے رہے ہیں انہی اسباب کے تحت ہم نے نوجوانوں کی ملک گیر سیاسی سماجی قومی تنظیم قومی یکجہتی یوتھ فیڈریشن کی بنیاد رکھی۔

یوتھ انٹرنیشنل: فیڈریشن کے مقاصد کیا ہیں؟

آزاد: فیڈریشن کے اعلیٰ مقاصد میں نظریہ پاکستان کو اجاگر کرنا قومی یکجہتی قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل سماجی برائیوں اور صوبائی عصبیت و منافرت کا خاتمہ اور نوجوانوں کی فلاح و بہبود اور ان کو درپیش مسائل کا حل فیڈریشن کے اعلیٰ مقاصد میں شامل ہیں اور ملک میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کرنا بھی ہمارے مقاصد میں شامل ہے۔

س: سماجی برائیوں کے خاتمے کے لئے فیڈریشن کا کیا پروگرام ہے؟

ج: سماجی برائیوں میں رشوت، سفارش، غنڈہ گردی، گرانفروشی، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ، جہیز، ظلم و تشدد اور دیگر سماجی برائیوں کے خلاف نوجوانوں کو متحرک کیا جائے گا۔ ان برائیوں میں ملوث افراد کا محاسبہ کرنے کے لئے انتظامیہ سے مکمل تعاون کیا جائے گا۔

س: نوجوان کا سب سے بڑا مسئلہ بیروزگاری ہے اس کے لئے آپ کیا اقدامات کریں گے؟

ج: بے روزگار نوجوانوں اور خواتین کو ہنر سکھانے کے لئے ٹائپ شارٹ ہینڈ اور انڈسٹریل سکول کھولے جائیں گے جہاں ان کے فنانس اور تعلیم کے فروغ کے لئے فری ٹیوشن سنٹر اور تعلیم بالغاں کے مراکز قائم کئے جائیں گے اور بے روزگاروں کے لئے روزگار کے لئے جدوجہد کی جائے گی۔

س: معاشرے میں مایوس نوجوان منشیات کے عادی بن جاتے ہیں فیڈریشن منشیات کے خلاف کیا اقدامات کرے گی؟

ج: منشیات انسانی زندگی اور ملک کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا ہم فیڈریشن میں منشیات کے خلاف بھرپور مہم چلائیں گے منشیات سے متاثرہ افراد کے علاج کے لئے مراکز قائم کئے جائیں گے اور لعنت سے چھٹکارے کے بعد حصول روزگار میں ان کی مدد کی جائے گی۔

س: کیا فیڈریشن کسی سیاسی جماعت کے ساتھ تعاون کرے گی؟

ج: فیڈریشن کسی سیاسی جماعت یا سیاستدان کی آلہ کار یا مخالف نہیں ہمارے نزدیک ہر وہ سیاستدان جو محب وطن ہے ملک و قوم کا ہمدرد ہے عوام کی فلاح و بہبود چاہتا ہے ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہے تاہم وفاق پاکستان پر کامل یقین رکھتے ہوئے ہم موجودہ عوامی حکومت سے تعاون کر رہے ہیں ہم قومی یکجہتی کے فروغ کے لئے محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ وزیر اعظم پاکستان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ حال ہی میں ہم نے بحالی جمہوریت میں سزا پانے والے کارکنوں کے اعزاز میں استقبالیہ دیا ہے۔ بحالی جمہوریت میں نوجوانوں کے کردار کے حوالے سے سیمینار کرایا ہے اور راولپنڈی اسلام آباد پریس فوٹو گرافرز ایسوسی ایشن کے اعزاز میں استقبالیہ بھی دیا ہے۔ ملک میں نوجوان تنظیموں کے ساتھ رابطہ اور افہام و تفہیم کے لئے پروگرام بنا رہے ہیں نوجوانوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ہماری تنظیم پاکستان پیپلز پارٹی کی بھرپور حمایت کر رہی ہے۔

بھٹو کا استقبال کرنے کی پاداش میں کالج سے نکال دیا گیا!

ناممکنات

رشوت کے بغیر ملازمت
سفارش کے بغیر کام
مطلب کے بغیر دوستی
نقل کے بغیر کامیابی
جہیز کے بغیر شادی
جھوٹ کے بغیر دکان داری
عشق کے بغیر شاعری

(سعدیہ طاہر لاہور)

ٹی وی فلم اسٹیج کی
گلوکارہ / اداکارہ

شمع سحر

شمع سحر پھول کی طرح نازک اور خوشبو کی طرح مہکی ہوئی۔ جیسا اس کا نام ہے ویسی ہی اس کی باتیں۔ زندگی میں انسان نئے نئے خواب دیکھتا ہے اور ایسے ہی کچھ خواب شمع سحر نے دیکھے اس کو خوابوں کی تعبیر مل گئی۔ اپنی شب و روز محنت اور انتھک لگن کی وجہ سے وہ آگے بڑھ رہی ہے اس کی آواز میں جادو ہے جو ہر سننے والے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جرمنی میں اس کے پاپ گیت بہت پسند کئے گئے۔

سٹیج۔ ٹی وی اور فلم کی اس مشہور آرٹسٹ سے گفتگو ہم اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ آپ اتنی اچھی اور خوش اخلاق گلوکارہ کیوں ہیں؟

شمع سحر:۔ لوگ میرے گائے ہوئے گانے پسند کرتے ہیں، عزت دیتے ہیں۔ ایسے ہی میں بھی لوگوں سے پیش آتی ہوں یہ سب آپ کی محبت ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ آپ کو گلوکاری کا شوق کیسے ہوا؟

شمع سحر:۔ یہ شوق مجھے بچپن ہی سے ہے۔ میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ گنگناتی رہتی تھی۔

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ آپ نے کتنی زبانوں میں گانے گائے؟

شمع سحر:۔ میں نے سات زبانوں میں گایا اور جو لوگوں کو پسند ہوتا ہے وہ گاتی ہوں۔

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ آپ نے کہاں تک تعلیم حاصل کی؟

شمع سحر:۔ میں نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد فرصت نہیں ملی۔

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ کیا آپ نے فلم میں بھی گانا گایا؟

شمع سحر:۔ سندھی فلم میں گا رہی ہوں۔ لاہور سے

میں خوبصورت وادیوں سے کراچی آئی ہوں۔

ایک مشہور میوزک ڈائریکٹر نے آفر کی ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ آپ کے پسندیدہ فن کار کون ہیں؟

شمع سحر:۔ میرے پسندیدہ فن کار شہزاد رضا اور عمر شریف ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل سے: آپ کا پسندیدہ شہر کون سا ہے؟

ڈسکو میوزک سمیت تمام زبانوں میں گانا گاتی ہوں

شمع سحر:۔ کراچی بہت اچھا شہر ہے ویسے تو سارا پاکستان ہی بہت خوبصورت ہے مگر کراچی روشنیوں کا شہر ہے

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ کراچی سے باہر آپ نے کتنے پروگرام کئے؟

شمع سحر:۔ میں نے بے شمار پروگرام پاکستان سے باہر کئے ہیں۔ دوبئی، شارجہ، کولمبو، جرمنی اور لندن کے کئی پروگرام کئے۔

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ آج کل آپ کے عشق کی خبر گرم ہے؟

شمع سحر:۔ جی ہاں میں ایک لڑکے کو پسند کرتی ہوں لیکن وہ مجھے پسند نہیں کرتا لیکن شادی اسی سے ہوگی۔

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ آپ پاکستانی گانے کم گاتی ہیں؟

شمع سحر:۔ لوگ انڈین گانوں کی فرمائش زیادہ کرتے ہیں۔ ہم پاکستانی گانے گانا چاہتے ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ موسیقار آپ کو کون سے پسند ہیں؟

شمع سحر:۔ جو پروگرام کے دوران اچھی دھن بنائیں عباس میوزک گروپ مجھے زیادہ پسند ہے اور انہی کی کوشش سے مجھے یہ مقام حاصل ہوا ہے۔

سندھ کی معروف نوجوان گلوکارہ

ششی دلکش

سے انٹرویو

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ آپ کا پورا نام۔

ششی دلکش

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ کہاں پیدا ہوئیں؟

ششی دلکش:۔ سندھ کے مشہور شہر نوابشاہ میں۔

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ آپ کن زبانوں میں گاتی ہیں؟

ششی:۔ میں چاروں صوبوں کی زبانوں میں گاتی ہوں۔ قومی زبان میں گانا اچھا لگتا ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ آپ نے اپنے استاد سے کیا سیکھا ہے؟

ششی:۔ میں نے اپنے استاد سے بہت کچھ سیکھا گانے کے آداب کے ساتھ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو دوسرے گلوکاروں میں نہیں جیسے دوسرے آرٹسٹ کی عزت کرنا۔ ہر فنکار کی عزت کرنی چاہیے۔

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ آپ کس شاعر کا کلام پسند کرتی ہیں؟

ششی:۔ قتیل شفائی کا کلام مجھے پسند ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل سے:۔ اب تک آپ کے کتنے کیسٹ تیار ہوئے ہیں؟

ششی:۔ میری کیسٹ عید تک آ رہی ہے۔

غزل کی گائیکی میں منفرد انداز ہے

یوتھ انٹرنیشنل:- کتنے جنگل گا چکے ہیں؟
شمع:- ریڈیو اور ٹی وی کے لئے کئی جنگل گا چکی ہیں
یوتھ انٹرنیشنل:- ملک سے باہر کوئی پروگرام کیا؟
شمع:- انڈیا کے بڑے شہروں میں پروگرام کئے۔ دوبئی میں پروگرام کئے لوگوں نے بہت پسند کیا ہمیں اللہ کا بڑا کرم ہے۔
یوتھ انٹرنیشنل:- آپ کے شوہر کیا کرتے ہیں؟
شمع:- میرے شوہر جیولری کا کاروبار کرتے ہیں۔
یوتھ انٹرنیشنل:- آپ کے شوہر نے گلوکاری کی اجازت کیسے دی؟
شمع:- میرے شوہر نے دیکھا کہ لوگ میرے گانے کو پسند کرتے ہیں اور فن کار عوامی ملکیت ہوتے ہیں اس جذبے کے تحت انہوں نے مجھے اجازت دے دی۔
یوتھ انٹرنیشنل:- آپ کے پسندیدہ گلوکار کون کون سے ہیں؟
شمع:- ملکہ ترنم نور جہاں اور استاد مہدی حسن کو پسند کرتی ہوں۔ ہندوستان سے محمد رفیع اور لتا جی پسند ہیں۔
یوتھ انٹرنیشنل:- کیا آپ نے کسی فلم کے لئے

انڈیا کے بڑے بڑے شہروں میں کامیاب پروگرام کئے

بھی گایا ہے؟
شمع:- جی ہاں ایک سندھی فلم میں گایا ہے۔
یوتھ انٹرنیشنل:- آپ زیادہ کیا چیز گاتی ہیں؟
شمع:- میں غزل زیادہ گاتی ہوں۔
یوتھ انٹرنیشنل:- آپ کا پسندیدہ رنگ؟
شمع:- گہرے رنگ مجھے زیادہ پسند ہیں۔
یوتھ انٹرنیشنل:- آپ کھانے میں کیا پسند فرماتی ہیں؟
شمع:- جو کچھ بھی مل جائے ویسے کڑاہی گوشت زیادہ پسند ہے۔

کڑاہی گوشت پسندیدہ غذا ہے

یوتھ انٹرنیشنل:- آپ کا پسندیدہ شعر۔
شمع:- کو بہ کو پھیل گئی بات شناسائی کی
اس نے خوشبو کی طرح میری پذیرائی کی
یوتھ انٹرنیشنل:- ملک میں جمہوریت کی بحالی پر آپ نے کیا محسوس کیا؟
شمع:- مجھے جمہوریت سے بہت خوشی ہوئی اور میں امید کرتی ہوں کہ جمہوری حکومت فن کاروں کے مسائل پر توجہ دے گی۔
یوتھ انٹرنیشنل:- پڑھنے والوں کے لئے آپ کیا پیغام دیں گی؟
شمع:- میرا پیغام ہے ہم پاکستانی ہیں اور ہمیں پاکستانی ہونے پر فخر ہے ہمیں اپنا ہر قدم پاکستان کی تعمیر و ترقی کے لئے اٹھانا چاہیئے۔

چار زبانوں میں گانا گاتی ہیں

ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل لاہور پاکستان

چوتھی سیف گیمز کے پرمسرت تاریخی

موقعہ پر اردو اور انگریزی زبان میں سارک ممالک کی سپورٹس سرگرمیوں، کھلاڑیوں اور دیگر دلچسپ معلوماتی دستاویز پر **خصوصی سپلیمنٹ** شائع کر رہا ہے۔

ملکی غیر ملکی ایڈورٹائزنگ ایجنسیاں اشتہارات کے لئے اور نیوز ایجنٹ اپنے آرڈر بک کروانے کے لئے فوری رابطہ قائم کریں۔

انچارج
سیف گیمز سپیشل سپلیمنٹ

ہیڈ آفس ایوانِ ثقافت بلڈنگ
نزد ہائی کورٹ لاہور (پاکستان) پوسٹ بکس ۲۳۴۶ جی پی او لاہور

پاکستان میں شرحِ خواندگی معیارِ تعلیم اور طلباء کے مسائل پر ایک دلچسپ سروے رپورٹ

سروے رپورٹ:- نعیم خیال بخاری

پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین لاہور

پاکستان میں شرح خواندگی میں اضافہ نہ ہونے کی وجوہات، معیار تعلیم روز بروز کیوں گرتا جا رہا ہے، طلباء کے مسائل میں وقتاً فوقتاً اضافہ کیوں ہوتا جا رہا ہے ان تمام باتوں کی وجہ طلباء طالبات کی خود اپنی زبانی اور ان مسائل کا تدارک کیسے ممکن ہے خود طلباء و طالبات کی اپنی تجاویز سے۔ معیار تعلیم اور شرح خواندگی میں انحطاط اور طلباء کے مسائل دراصل یہ ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ایک ہی کہانی کے تین عنوان ہیں۔ ان کی بنیاد بھی ایک ہی ہے۔

ہماری ناقص تعلیمی پالیسی

ہم آزادی کی نعمت سے بہرہ ور ضرور ہوئے ہیں مگر اس کے ادراک سے قاصر رہے ہیں۔ ہماری تعلیمی پالیسی قبل از پاکستان کی تعلیمی پالیسی کا تسلسل ہے۔ آزادی سے پہلے اس وقت کے حکمرانوں نے تعلیم کو دو حصوں میں بانٹ دیا تھا۔ ایک وہ تعلیمی ماحول تھا جو کلرک پیدا کرتا تھا دوسرا وہ جو وہ ایسے آلہ کار تراشتا تھا جو شعبدہ حکمران ہوں۔ عام آدمی کے لئے اندھے بہرے

طالبہ پنجاب یونیورسٹی

کلرک پیدا کرنے والا نظام تعلیم تھا اور ایک خاص آدمی کے لئے وہ جو ایسے آلہ کار تراشتے جو بخوشی ان کی ہر برائی اپنے ذمے لے لیں اپنی میں سے نظر آئیں مگر اپنی میں سے نہ ہوں۔ MIDDLE MAN کا کردار ادا کر سکیں۔ میونسپل یا گورنمنٹ اسکول پہلے بھی کلرک پیدا کرتے تھے اب بھی کلرک ہی پیدا کرتے ہیں۔

دوسری ایسی درس گاہیں ہیں جیسی کہ ایچی سن کالج وغیرہ جو پہلے حکمرانوں کے لئے آلہ کار تراشتی تھیں اب حکمران تراشتی ہیں۔ انگریز زیادہ بے رحم لب و لہجہ کی اجازت ہر تر حالات اب بھی مختلف نہیں۔ یہ طبقاتی تقسیم تعلیمی پالیسی کا حصہ پہلے بھی تھا اور اب بھی ہے۔

دوسری چیز کہ تعلیم کی اصل "روح" کا عرفان عام کرنے کی کوشش پہلے غیر ملکی حکمرانوں کا مقصود نہ تھا اور آزادی کے بعد بھی تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنے، اس کی غرض و غایت کو ہر آدمی تک پہنچانے کی قطعاً کوشش نہیں کی گئی۔

ممتاز ماہر تعلیم ....

اب بھی عام آدمی اسے کلرکی کی "کنجی" سمجھتا ہے اور بس...... تعلیم زندگی کے ہر میدان میں جس طرح ساتھ دیتی ہے وہ احساس اب بھی عام نہیں عام شہری کی سوچ سے خارج ہے اب اساتذہ کے مرتبے پر فائز ہونے والے لوگ زیادہ سطحی، زیادہ بودے، زیادہ خود غرض ہیں۔ جس کے افسرانہ رویے سے معصوم طلباء مختلف تعلیمی مسائل میں جکڑ جاتے ہیں۔

پاکستان میں طالب علموں کے حلقے میں یہ شکایت عام پائی جاتی ہے کہ اساتذہ کا رویہ ہمارے ساتھ افسر اور آقا جیسا ہوتا ہے۔ حقیقت سے چشم پوشی کیوں؟ سچ تو یہ ہے کہ افسروں کا یہ رویہ ہم میں انگریزوں کا پیدا کردہ ہے وہ صرف اس لئے کہ ہم خود ایک قوم ہونے کے باوجود اپنے درمیان ایک طبقاتی فرق رکھیں اور پوری قوم کو ترقی کے مواقع فراہم نہ کریں تاکہ یہ قوم ایک ہو کر دنیا کے مقابل کھڑی نہ ہو جائے۔

پاکستان میں شرح خواندگی میں اضافہ کیوں نہیں ہو رہا۔ تعلیمی میدان کا یہ ایک ایسا بنیادی مسئلہ ہے جو قومی احساس رکھنے والے ہر اہلِ نظر

کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

پاکستان میں گرتا ہوا معیارِ تعلیم جس کی کئی وجوہات ہیں اور معیارِ تعلیم کو بہتر کرنے کے لئے طالب علموں کو درپیش تعلیمی مسائل جن کے حل کے لئے وہ خود تجاویز اس سروے میں پیش کرتے ہیں سروے کے مطابق پاکستان کے طلباء کی اکثریت معیارِ تعلیم کے گرنے کی سب سے بڑی وجہ دو طبقاتی نظام کو بیان کرتی ہے۔ ایک طرف تو امراء کی اولاد ایچی سن کالج جیسے اداروں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جہاں NECESSARIES اور NECESSITIES دونوں میسر ہیں۔ دوسری طرف غرباء کی اولاد ایسے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرتی ہے جہاں بنیادی ضروریات تک میسر نہیں ہیں۔ طلباء کے ایک قومی گروپ نے کہا کہ ہمارے نزدیک سب سے بڑی وجہ معیارِ تعلیم گرنے کی یہی ہے کہ ایک طبقے کی طرف تو کوئی توجہ نہیں ہے اور اگر کوئی چھوٹی موٹی گرانٹ ملتی بھی ہے تو بیورو کریسی کے پیٹ میں چلی جاتی ہے۔

طلباء کے ایک دوسرے گروپ نے پاکستان میں معیارِ تعلیم گرنے کی چند وجوہات بیان کی ہیں پاکستان میں معیارِ تعلیم اس لئے گر رہا ہے کہ یہاں کا نظامِ تعلیم بہت پسماندہ ہے۔ یعنی یہاں کا نظامِ تعلیم لارڈ میکالے کے دور کا ہے جبکہ تعلیمی نصاب بہت غلط ہے تعلیم کی بنیاد پرائمری تعلیم ہوتی ہے لیکن ہمارے ملک میں پرائمری سکولوں میں اساتذہ کی اکثریت میٹرک پاس ہوتی ہے بھلا ایک میٹرک پاس استاد بچوں کو کیا پڑھائے گا۔

ایک طالب علم نے کہا کہ ہمارے ملک میں امتحانات میں نقل کا رجحان بہت زیادہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے طلباء محنت نہیں کرتے اور نقل پر انحصار کرتے ہیں اس سے بھی معیارِ تعلیم متاثر ہو رہا ہے۔

لیکچرار محمد وسیم

طلبہ کے ایک اور گروپ نے کہا کہ معیارِ تعلیم گرنے کی سب سے بڑی وجہ تعلیمی اداروں میں دہشت گردی اور منشیات کا کھلم کھلا استعمال ہے طلباء کا رجحان اسلحہ کی طرف زیادہ ہے جس وجہ سے تعلیمی اداروں میں آئے دن فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ دوسری طرف منشیات کے استعمال کی وجہ سے طلباء پوری توجہ تعلیم پر نہیں دیتے۔

چند طالب علموں نے شکایت کی کہ اساتذہ کلاسوں میں پورے دھیان سے نہیں پڑھاتے کلاسوں میں ان کے دھیان نہ دینے کی وجہ ٹیوشن ہے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ ڈھیر سارے روپوں کی خاطر ٹیوشن پڑھائیں مگر ہر طالب علم ٹیوشن نہیں پڑھ سکتا اسی وجہ سے معیارِ تعلیم دن بدن گرتا چلا جا رہا ہے۔

معیارِ تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے طلباء کی تجاویز

- میرٹ کی بنیاد پر داخلے اور ملازمتیں دی جائیں۔
- تعلیمی نظام بہتر اور جدید بنایا جائے۔
- اساتذہ کے لئے ایک کوچنگ سنٹر بنایا جائے تاکہ لائق اساتذہ کو بھرتی کیا جائے۔
- حکومت اساتذہ اور والدین تعلیم کے حصول کو فرضِ حقیقی اور عبادت سمجھ کر نئی نسل کو منتقل کرنے کی کوششیں کریں۔
- تعلیمی بجٹ میں اضافہ کیا جائے۔
- امتحانات میں دیانت دار عملے کی تعیناتی ہو۔
- طلباء سیاست سے حکومت دور رہے۔
- امتحانات میں دیانت دار عملے کی تعیناتی ہو۔
- ٹیوشن پڑھانے پر پابندی عائد کی جائے۔
- نقل کرنے کے تمام راستے بند کر دیے جائیں
- تعلیمی اداروں کو اسلحہ، دہشت گردی اور منشیات جیسی لعنتوں سے پاک کیا جائے۔

پاکستان میں شرح خواندگی میں اضافہ کیوں نہیں ہو رہا

مختلف طلباء کی زبانی:۔

پاکستان میں شرح خواندگی میں کمی کی ویسے تو کئی وجوہات ہیں مگر بنیادی سبب ذریعہ تعلیم سے ہی تعلق رکھتا ہے کیونکہ ہمارے ملک میں طلباء کی اکثریت انگریزی ذریعہ تعلیم کی مشکلات کے باعث اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر راستے سے ہی بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔

پاکستان میں غربت کی وجہ سے بھی شرح خواندگی میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں فرسودہ رسم و رواج کے باعث بھی ہم کافی پیچھے رہ گئے ہیں۔ دوسرے بچیوں کو تعلیم نہ دلوانے کی روایت ابھی تک ہمیں اپنے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ہم تعلیمی میدان میں دنیا سے کافی پیچھے رہ گئے ہیں۔ پاکستان میں شرح خواندگی ۲۶ فیصد ہے جبکہ اس میں سے صرف ۷ فی صد خواتین تعلیم یافتہ ہیں حالانکہ پاکستان کی آبادی کی اکثریت خواتین پر مشتمل ہے۔

دیہاتی طلباء کے مطابق پاکستان میں اکثریت دیہاتوں میں آباد ہے لیکن دیہاتوں میں پڑھائی کا کوئی مؤثر انتظام نہیں ہے حالانکہ دیہات کے نوجوانوں کو تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق ہوتا ہے اس طرح تعلیم حاصل کرنے کے مؤثر انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے وہ تعلیم کی طرف کوئی خاص دھیان نہیں دیتے اور ویسے بھی دیہات کے لوگ مالی طور پر اتنے مضبوط نہیں ہوتے کہ وہ شہروں میں آکر تعلیم حاصل کرنے کا خرچہ برداشت کر سکیں۔

بعض طلباء نے شرح خواندگی میں کمی کی ایک بڑی وجہ "جاگیردارانہ نظام" بیان کی کیونکہ ہمارے ملک کے بعض علاقوں میں ابھی تک جاگیرانہ نظام موجود ہے اور جاگیردار معصوم لوگوں کو پڑھنے نہیں دیتے۔ بعض طلباء نے پاکستان میں شرح خواندگی میں کمی کی بڑی وجہ یہ بیان کی کہ حکومت پاکستان ہر سال سالانہ بجٹ میں تعلیم کے لئے کم حصہ رکھتی ہے اور جب تعلیمی بجٹ کم ہوگا تو سکول، کالجز اور یونیورسٹیز کم ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیمی اداروں کی کمی کے پیشِ نظر بھی پاکستان میں تعلیم عام نہیں ہو پا رہی۔۔۔۔

ذریعہ تعلیم بیرونی زبان کی بجائے ملک کی قومی زبان میں ہو تو شرح خواندگی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

۱۔ کیونکہ اس سے طلباء میں پڑھنے کا زیادہ شوق پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ پاکستانی خواتین میں تعلیم عام کرنا۔

۳۔ فرسودہ رسم و روایات کا خاتمہ۔

۴۔ دولت کی منصفانہ تقسیم۔

۵۔ جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ۔

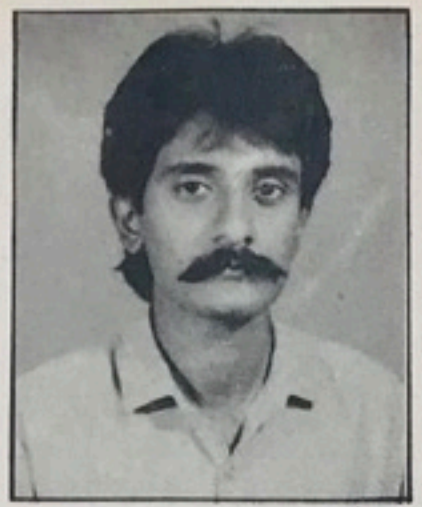

یونیورسٹی کے طالب علم ۔۔۔۔۔۔۔

۶۔ اگر ہم دو طبقاتی نظام کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور پہلے سے قائم شدہ تعلیمی اداروں کی طرف بھرپور توجہ دیں۔ اساتذہ کے لئے ضروری سہولیات فراہم کر دیں۔ فیس بھی کم کر دی جائیں تو اس سے شرح خواندگی میں کافی اضافہ ہو سکتا ہے۔

۷۔ شرح خواندگی کا سب سے بڑا حل سالانہ بجٹ میں تعلیم کو زیادہ حصہ دیا جائے۔ پاکستان میں بجٹ ۴۰ فی صد فوج پر خرچ ہو رہا ہے۔ اگر تعلیمی بجٹ زیادہ کیا جائے تو دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں بھی شرح خواندگی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

نوجوانوں کیلئے خوشخبری

ماہنامہ "یوتھ انٹرنیشنل" کی انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر شعبے کے نوجوانوں کی بھرپور حوصلہ افزائی باصلاحیت نوجوانوں کو قومی سطح پر آگے لانے کے لئے ہر شعبہ زندگی میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر ہر سال "یوتھ انٹرنیشنل میڈل" دیا جائے گا۔ میڈل نوجوان سیاست دان، بہترین ادیب، بہترین شاعر، بہترین طالب علم رہنما، بہترین سماجی ورکر، بہترین تاجر، بہترین صحافی، بہترین آرٹسٹ، بہترین سپاہی، بہترین وکیل، بہترین کسان، بہترین مزدور، بہترین دانشور اور دیگر شعبوں سے وابستہ بہترین نوجوانوں کو دیے جائیں گے۔ میڈل کے لئے نوجوانوں کی نامزدگی قارئین یوتھ انٹرنیشنل اپنے خطوط کے ذریعے کریں گے حتمی فیصلہ قارئین کی آراء پر کیا جائے گا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔ اس میڈل کا اطلاق اندرونِ ملک و بیرونِ ملک پر ہو گا۔ یہ میڈل ہر سال دیے جائیں گے قارئین یوتھ انٹرنیشنل سے التماس ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنی آراء ارسال فرمائیں۔ میڈل کی مستحق وہی شخصیت قرار پائے گی جس کے حق میں قارئین کی زیادہ آراء ہوں گی۔

طلباء کے مسائل خود اُن کی زبانی

پاکستان کے تعلیمی اداروں کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ اس قدر گھمبیر صورتِ حال اختیار کر گئے ہیں کہ اب طلباء کسان تعلیمی اداروں میں سے صرف ایک کالج کے مسائل کے حل کا جائزہ لیا جائے تو بات پانچ چھ کروڑ تک پہنچ جاتی ہے اور آہستہ آہستہ یہ مسائل اور بڑھتے جا رہے ہیں۔

طالب علموں کے بعض حلقوں کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ صاف ستھرا تعلیمی ماحول ہے جو انہیں میسر نہیں ہے۔

تعلیمی اداروں کی چھوٹی اور خستہ حال عمارتوں کا مسئلہ بہت سنگین ہے اس کے علاوہ فرنیچر کی کمی کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔

طالب علموں کے ایک گروپ نے طلباء مسائل کا سب سے بڑا مسئلہ ملازمتوں کو قرار دیا پاکستان میں جب طالب علم اپنی تعلیم مکمل کر لیتا ہے اور کوئی ڈاکٹر اور انجینئر بن جاتا ہے تو اسے ملازمت نہیں ملتی۔

دیہات کے طلباء کو ہوسٹل کا مسئلہ درپیش

ہے۔ پاکستان میں سکولوں کالجوں میں ہوسٹلوں کی کمی ہے جس سے دیہات سے آئے ہوئے طالب علموں کو رہائش کا مسئلہ درپیش رہتا ہے پاکستان میں طلباء کی اکثریت غریب ہے اور ان کو حکومت کی طرف سے وظیفہ بھی بہت کم ملتا ہے۔ وظیفے کی کمی کی وجہ سے وہ اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے۔

طلباء کے مسائل میں کلرکوں کا غلط رویہ بھی ہے وہ جائز کام کے لیے بھی روپوں کا تقاضا کرتے ہیں۔

طلباء کیا چاہتے ہیں؟

۱۔ طلباء تعلیم مکمل کرنے کے بعد ملازمت چاہتے ہیں
۲۔ رہائش کے لئے ہوسٹل تعمیر کیے جائیں۔
۳۔ وظیفے کی رقم میں اضافہ کیا جائے۔
۴۔ اُن تعلیمی اداروں کی عمارت میں توسیع کی جائے جن میں طلباء زیادہ ہیں اور عمارت چھوٹی ہے۔
۵۔ جن تعلیمی اداروں کے پاس اپنی گراؤنڈیں نہیں ہیں انہیں جلد از جلد گراؤنڈیں مہیا کی جائیں۔

الیاس شیخ۔ سابق طالب علم رہنما

۶۔ ٹرانسپورٹ کا مسئلہ جلد حل کیا جائے۔
۷۔ تعلیمی اداروں میں امن قائم کیا جائے۔
۸۔ طلباء اساتذہ کی خصوصی توجہ چاہتے ہیں۔
۹۔ طلباء کلاشنکوف کلچر سے بچنا چاہتے ہیں
۱۰۔ طلباء تحفظ چاہتے ہیں۔

خدارا پاکستان کو گزشتہ ۴۲ سال کی اس قید سے نکالیں جس میں ہم ایجادات و اختراعات کی سطح پر نقل یا پیروی تو کرتے رہے لیکن ان ۴۲ سالوں میں کوئی ایسی ایجاد یا اختراع نہیں کر سکے جو نقل کے دائرے سے باہر ہو۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس ۴۲ سالہ قید سے رہا ہو جائیں تو ہمیں دو طبقاتی نظام کو ختم کرنے شرح خواندگی میں اضافہ کرنے معیار تعلیم کو بہتر بنانے اور خصوصاً طلباء کے مسائل کی طرف حقیقت سے توجہ دینی ہوگی۔ انہیں مزید مسائل سے دوچار ہونے سے بچائیں تاکہ یہ کوئی غلط قدم اٹھانے پر مجبور نہ ہو جائیں۔

حکومت سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ ایسے تعلیمی مسائل کا ازالہ کرے کہ جن کی بدولت ملک کے ننھے جانبازوں کے ہاتھوں میں ملک کی تباہی کے لیے کلاشنکوف آ جائے معصوم طالب علموں کی عمر ان ہتھیاروں سے کھیلنے کی نہیں ہے۔ ان معصوم بچوں کو مسائل کے بھنور سے نکالیے ان سے ایک دوسرے کی زندگی چھین لینے والے ہتھیار چھین لیجیے۔

ذرا غور کیجیے اور سوچیے کہ آج کے طلباء طالبات ہمارا سنہری مستقبل ہیں۔ ہماری کل کی باگیں انہی کے ہاتھ ہوں گی۔ آج اگر ہم نے ان ننھے پودوں کے مسائل کی طرف توجہ نہ کی تو یہ پودے کملا جائیں گے۔

اور کل ہماری زمین ایک قحط زدہ فصل کے طور پر پھل کی صورت میں کانٹوں کے علاوہ کچھ نہ دے گی۔

پاکستان میں پہلی مرتبہ
بذریعہ آڈیو ویڈیو امریکہ، کینیڈا اور آسٹریلیا کے لئے TOEFL کی مکمل تیاری اور مکمل انگلش زبان سیکھنے کے لئے سپیشل کلاسز
دی وائٹ ہارٹ لینگوئج لیب اینڈ کالج
آج ہی آئیں۔ چوبرجی سنٹر ملتان روڈ۔ لاہور
تعاون:۔ یوتھ انٹرنیشنل۔ لاہور

COTTON TEXTILES & TEXTILE ARTICLES
FOR ALL TYPE COTTON TEXTILES AND TEXTILE GARMENTS
ARTICLES: Bedding Clothing, Dressing Material, Hospital Garments, Uniforms of all Forces, Towels, Bed Sheets, Blankets Woolen, K.T. Lattah, Malmal, Dossoti, Linen Cloth, etc
Contact:
AL-QADRITRADING CORPORATION (Regd.)
Manufacturers, Govt. Contractors, Suppliers
Head Office: 6th Floor Alwan-e-Auqaf Shahrah-e-Quaid-e-Azam, Lahore. Pak
P.O. Box No. 2441, G.P.O
Phone: 54729

سندھ کے بے مثال نوجوان سیاسی رہنما
خالد محمود

وہ لوگ بہت عظیم ہوتے ہیں جو کسی مشن اور نظریے کے فروغ کے لئے اپنا تن من دھن وقف کر دیتے ہیں یا بالآخر کامیابی کامرانی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتے ہیں۔ انہی لوگوں میں سے ایک بے مثال نوجوان رہنما خالد محمود ہیں جس نے اپنی زندگی کو شہید ذوالفقار علی بھٹو کے مشن کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ اس مشن کے فروغ میں بڑی صعوبتیں برداشت کی ہیں۔ عزم و استقلال کے پیکر میں خالد محمود کے آباؤ اجداد کا تعلق ایران سے ہے۔ آپ کے دادا ۱۸۷۰ء میں ایران کو چھوڑ کر کوئٹہ بلوچستان آ گئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد رفیق ہے۔ خالد محمود نے تعلیم سندھ میں حاصل کی اور سندھ کے قدیم شہر روہڑی میں رہائش اختیار کی۔

۱۹۶۹ء میں پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر بھٹو کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے اپنے نوجوان ساتھیوں کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ پیپلز پارٹی میں شامل ہوگئے اور فعال ممبر بنے۔ ۱۹۷۰ء میں پارٹی کی خدمات کے اعتراف میں جائنٹ سیکرٹری مقرر کیا گیا اس عہدے سے آپ نے روہڑی کی سیاست میں بھرپور کردار ادا کرنے اور پارٹی کے پروگرام کو گھر گھر تک پہنچانے کا آغاز کیا۔ ۱۹۷۷ء میں جب منتخب حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا تو انہیں بھی گرفتار کر کے سکھر جیل بھجوا دیا گیا۔ ۳ مہینے نظر بند رکھنے کے بعد رہا کر دیا گیا اور بعد میں مارشل لاء ۱۲ کے تحت شہر بدر کر دیا گیا۔

۱۹۷۸ء میں خالد محمود پر لاہور پمفلٹ کیس بنایا گیا۔ انہیں گرفتار کر کے سخت اذیتیں اور تکالیف دی گئیں اور آفر کی گئی کہ اگر بیگم نصرت بھٹو کا نام بھی پمفلٹ کیس میں لے لیا جائے تو انہیں رہا کر دیا جائے گا۔ جب شہید ذوالفقار علی بھٹو زندہ تھے مارشل لاء حکام لاہور پمفلٹ کیس میں بیگم نصرت بھٹو صاحبہ کو گرفتار کر کے شہید بھٹو کو ذہنی کوفت پہنچانا چاہتے تھے اس مرد مجاہد نے اپنی ماں بیگم نصرت بھٹو کا نام لینے سے انکار کر دیا تو ظالموں نے ظلم کا آغاز کرتے ہوئے

لاہور پمفلٹ کیس میں گرفتار ہوئے

اس حریت پسند نوجوان کے ناخنوں کو انگلیوں سے الگ کر دیا۔ شدید جسمانی اذیتیں دی گئیں۔ پھر بھی خالد محمود اپنے موقف پر ڈٹا رہا۔ تشدد کے نشانات اب بھی جسم پر موجود ہیں۔ مارشل لاء دور میں ایک سال کی سخت سزا دی گئی جس کے بعد سکھر جیل بھیج دیا گیا۔

۱۹۸۳ء میں ایم آر ڈی کی تحریک کے دوران ۳۶ دن گرفتاری دی۔ ۳ مہینے کے لیے نظر بند کر دیا گیا ۱۹۸۶ء میں رات کی تاریکی میں ایس پی نے پکڑ کر ۲ مہینے کے لئے نظر بند کر دیا۔

جب شہید ذوالفقار علی بھٹو ۱۹۷۸ء میں روہڑی سے کراچی بذریعہ ٹرین سفر کر رہے تھے شہدادپور سٹیشن پر عوام سے خطاب کر رہے تھے تو اچانک ضیاء کے گماشتوں نے حملہ کر دیا جس سے بھٹو شہید کا نوجوان سپاہی شدید زخمی ہو گیا۔ شہید بھٹو نے انہیں ظالموں کے شکنجے سے چھڑوایا۔ اپنے ہاتھ سے جوس اپنے ہونٹوں سے پلایا۔ سندھ کے غیر وزیر غیر الوحید آئیٹر نے مرہم پٹی کی۔

صوبہ سندھ کا نوجوان سپوت اب محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی حکومت میں ملک و قوم کی خدمت کر رہا ہے۔ ملک میں جمہوریت کے فروغ کے لئے اپنی خدمات ہمیشہ کے لئے پیپلز پارٹی کی قیادت کے لئے وقف رکھنا چاہتا ہے۔ پاکستان کے استحکام قومی یک جہتی ترقی و خوشحالی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کا جذبہ اور عزم رکھتا ہے۔ نوجوانوں کو قابل تعریف مرد مجاہد کی صلاحیتوں پر فخر ہے۔

نوجوان سماجی ورکر
افضال علی

افضال علی گورنمنٹ ایم اے او کالج میں بی اے فائنل ایئر کا طالب علم ہے۔ اپنے کالج میں شعبہ سیاسیات کا صدر بھی ہے۔ افضال علی کا شمار پاکستان کی یوتھ تنظیموں کے عظیم رہنماؤں میں ہوتا ہے افضال علی نے اپنی سوشل سرگرمیوں کا آغاز ۱۹۸۳ء میں کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نوجوان نے ایک اچھے اور عظیم سوشل ورکر کا خطاب حاصل کر لیا۔ اس نے نوجوانوں کو ایک ایسے پلیٹ فارم تلے جمع کیا کہ جہاں سے قوم کو عظیم بنانے کا آغاز کیا جا سکے۔ نوجوانوں کو منشیات کی لعنت سے نجات دلائی جا سکے۔ منشیات فروشوں کو گھناؤنے جرم پر عبرتناک سزا دلوائی جا سکے۔ بیواؤں، یتیموں اور معذوروں کی مدد کے لیے ایک سوسائٹی بھی قائم کی جو پبلکن ویلفیئر آرگنائزیشن کے نام پر وجود میں آئی۔ نوجوانوں کو ایک اچھا پلیٹ فارم مہیا کرنے کی غرض سے اس نے پاکستان ویلفیئر یوتھ فورم جیسی آرگنائزیشنوں میں خود کام کیا۔ منشیات کے خلاف جہاد کے سلسلے میں ملک گیر تنظیم ایس او ایس ویلفیئر آف پاکستان کے پلیٹ فارم سے بھی خوب کام کیا۔ عوامی تحریک برائے انسداد منشیات کے ساتھ چلتے ہوئے اس نوجوان نے منشیات کے خلاف بہت کام کیا۔ یعنی یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ

افضال علی ان جیالے نوجوانوں میں سے ایک نوجوان ہیں۔ جو اپنی قوم کو سدھارنے کی خاطر اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ بس اپنی قوم کو تباہی کے راستے سے بچانے کی خاطر افضال علی دن رات کوشاں ہیں خدا ان کو مقصد عظیم میں کامیابی عطا فرمائے۔ (آمین)

منصور عادل شمسی

باہمت سماجی رہنما

منصور عادل شمسی کا شمار ان نوجوانوں میں ہوتا ہے جنہوں نے انتہائی قلیل عرصہ میں ترقی کی کئی منزلیں طے کیں اور نام روشن کیا۔ انہوں نے نامہ نگار کو بتایا کہ وہ جس مقام پر فائز ہیں وہ ان کی والدہ کی دعاؤں اور ان کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔ منصور عادل شمسی نے ایک متوسط گھرانے میں آنکھ کھولی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم کیتھڈرل سکول سے حاصل کی اور ہمیشہ اعزاز کے ساتھ کامیابی حاصل کی میٹرک اور ایف اے کا امتحان فسٹ ڈویژن میں پاس کئے کالج میں تعلیم کے دوران غیر نصابی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا۔ کالج میں سول لائنز میں کونسٹر سوسائٹی کے صدر رہے اور کالج کی طرف سے انٹرکالجیٹ کرکٹ چیمپئن شپ میں بھی حصہ لیا اور نمایاں کارکردگی دکھائی۔ سماجی، ثقافتی، ادبی سرگرمیوں میں نمایاں حصہ لیتے رہے کالج کے بہترین مقرر رہے تقریری مقابلوں میں اول انعام اور میرٹ سرٹیفکیٹ حاصل کئے سابق صدر پاکستان ضیاء الحق سے سلور میڈل اور گورنر پنجاب سے کانسی کا تمغہ حاصل کیا منصور عادل شمسی کا خاندان بنکنگ سے وابستہ ہے اور ان کے خاندان کی معاشی میدان میں نمایاں خدمات ہیں۔ انہوں نے ایف سی کالج سے اکنامکس میں ماسٹر ڈگری حاصل کی انہوں نے معاشی موضوعات پر مقالے لکھے جو بیرون ملک مختلف اخبارات اور میگزین کی زینت بنے اور انہیں سراہا گیا۔

انہوں نے بتایا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے خدمت کے لئے پیدا کیا ہے اور خدمت خلق سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں وہ اپنی ذاتی کوششوں سے لوگوں کے مسائل حل کروانے کے لئے کوشاں رہے ہیں۔ پچھلے سال انہوں نے پی سی ایس کا امتحان صرف دو ماہ کی تیاری کے نتیجے میں پاس کر کے دوستوں کو حیرت میں ڈال دیا۔ آج کل وہ سی ایس پی کے امتحان کی تیاری کر رہے ہیں۔ سی ایس پی کر کے وہ معاشی میدان میں ملک و قوم کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ خدا نے انہیں سب کچھ دیا ہے لیکن کچھ ایسے صدمات ہیں جنہیں وہ فراموش نہیں

منصور فنی تعلیم کو خاص اہمیت دیتے ہیں

کر سکتے ان کے والد اور بھائی کی وفات سے انہیں دلی صدمہ ہوا لیکن منصور ہر حال میں پنجگانہ نماز ادا کرتے ہیں اور خدا کا شکر بجا لاتے ہیں۔

منصور تعلیم کے ساتھ فنی تعلیم کی اہمیت پر بہت زور دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کمپیوٹر اس وقت ملک کی اہم ضرورت ہے۔ اور ملک کے نوجوانوں کو اس کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہیے تاکہ پاکستان ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں شامل ہو سکے اور عوام خوشحال ہوں۔

انہوں نے کمپیوٹر پروگرامنگ کے کورس اچھے نمبروں سے پاس کئے اور بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی

منصور کئی علمی، ادبی، سماجی، ثقافتی تنظیموں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

نوجوانوں اور طلبہ کے نام پیغام میں منصور نے کہا کہ اچھے طالب علم کو استاد کی عزت کرنی چاہیے، اور روزانہ باقاعدگی سے کام کرنا چاہیے۔ نوجوانوں کو اعلیٰ اخلاق اور کردار اپنانے کی تلقین کی۔

ہمارے ملک کو ایسے ہی باہمت، بلند ارادہ اور روشن خیال نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ منصور عادل شمسی اور ان جیسے نوجوانوں کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائیں کیونکہ قوم کا مستقبل اور امیدان جیسے نوجوانوں سے ہی وابستہ ہے۔

پرکشش شخصیت خالد محمود سے ملاقات

خالد محمود کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں وہ ایک محب وطن سماجی شخصیت ہیں۔ نوجوانوں غریبوں، بیواؤں اور یتیموں کی مدد کرنا اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں مگر اس کے باوجود اپنی شہرت نہیں چاہتے۔ سماجی، فلاحی اور تعلیمی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ قومی سوچ رکھنے والے پاکستانی ہیں۔ اعتدال پسند طبیعت کے مالک ہیں۔ آپ کا حلقہ اثر ہر طبقہ زندگی میں بہت وسیع ہے۔ ملک کی تمام اہم پارٹیوں میں آپ کے ذاتی دوستوں کی بہتات ہے۔ ایک شریف اور محب وطن پاکستانی ہونے کے ناطے پنجاب اور مرکز کی موجودہ چپقلش سے سخت مضطرب ہیں ان کے خیال میں موجودہ چپقلش سے ملک و قوم کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کافی عرصہ سے تنظیم جوان فکر کے چیف آرگنائزر ہیں۔ باصلاحیت

نوجوانوں کی فراخدلی سے حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ نوجوانوں کو درپیش مسائل و مشکلات کے حل کے لئے ہمیشہ مدد کرتے ہیں۔ اپنی خصوصیات کی بنا پر نوجوان حلقوں میں آپ کو بڑی عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ نوجوانوں کے مسائل سے نہ صرف پوری طرح آگاہ ہیں بلکہ انہیں حل کرنے کے لئے ٹھوس منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ اس باصلاحیت اور قابل فخر نوجوان کی ذاتی اور خصوصی دلچسپی سے بے شمار نوجوانوں کے روزگار کا مسئلہ بھی حل ہوا ہے ان کے کام ہوئے ہیں مثبت تعمیری رہنمائی کی ہے۔ نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بے راہروی کے سدباب اور منشیات کے استعمال کی وبا کو روکنے اور نئی نسل کے درخشاں ستاروں کو منشیات سے بچانے کے لئے بھی آپ کی خدمات بے مثال ہیں۔ انسداد منشیات کے سلسلے میں بہت سارے مریضوں کا فری علاج کروایا ہے۔ نوجوانوں کی ذہنی توانائیوں، قوتوں اور صلاحیتوں کو ملک و قوم کی ترقی و خوشحالی کے لئے بروئے کار لانے کے زبردست حامی ہیں۔ خالد محمود کا ذہنی رجحان تجارت کی طرف بھی ہے۔ ٹیکنیکل کالج سے ڈپلومہ حاصل کرنے کے بعد تجارتی میدان میں آئے چونکہ آپ کا خاندان ٹیکنیکل میدان میں کافی شہرت رکھتا ہے۔ اپنی مدد آپ کے تحت شب و روز محنت اور ہمت کی بدولت اپنی فرم کے منیجنگ ڈائریکٹر بنے۔ تجارت کے میدان میں بھی آپ ایک ایماندار، دیانتدار اور قابل اعتماد تاجر کے طور پر ابھر کر سامنے آئے۔ آپ نے ذاتی قابلیت، ذہانت اور محنت سے ملک میں بڑے بڑے پراجیکٹ کئے ہیں۔ آپ کی کمپنی کا شمار پاکستان کی بڑی بڑی کمپنیوں میں ہوتا ہے جو تجارت سے حکومت کو استحکام دے رہی ہے۔

جان شفق

جنرل سیکرٹری وائی ایم سی اے لاہور

تاریخ کے ہر موڑ پر معاشرے میں سماجی اور اقتصادی سیاسی انقلاب برپا کرنے کے لئے نوجوان نسل نے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نوجوان ہی اس قسم کے معجزات برپا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ کچھ نوجوان اپنی ذات میں انجمن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی قابلیت اور صلاحیتوں کی وجہ سے معاشرے میں ان کا خاص مقام ہوتا ہے اس مقام کو بنانے میں ایسے اعمال جو دوسروں کی بھلائی کے لئے کئے گئے ہوں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایسے ہی نوجوانوں میں ایک نام جان شفق کا ہے۔ نوجوانوں کے حوالے سے جان شفق ایک عظیم نام ہے۔ جان شفق نے سیاسی، مذہبی، سماجی حیثیتوں سے بالاتر ہو کر ہر طبقہ فکر کے نوجوانوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ جان شفق کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔

جان شفق ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو لاہور میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ گریجویشن ایف سی کالج لاہور سے کی۔ بچپن سے ہی سماجی خدمت کا شوق تھا۔ اس لئے شروع ہی سے وائی ایم سی اے کے ممبر تھے۔ ۱۹۸۱ء سے وائی ایم سی اے لاہور کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے بے لوث خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جان شفق نے بین الاقوامی سطح پر نوجوانوں کے لئے کام کیا۔ سری لنکا، سنگاپور انڈونیشیا، بنکاک اور جنیوا میں ہونے والے یوتھ پروفیشنل ٹریننگ یوتھ اینڈ ڈویلپمنٹ پروگرام ایشیا لیڈرز کانفرنس۔ ایشین سیکرٹری فارمیشن، ایجوکیشن فارماسٹر پروگرام میں پاکستانی نوجوانوں کی نمائندگی کی جان شفق نیشنل کونسل آف وائی ایم سی اے کے جنرل سیکرٹری ہیں اور ورلڈ سٹوڈنٹس کرسچین آرگنائزیشن کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں۔ اتنی عزت حاصل ہونے کے باوجود جان شفق ملنسار ہیں، شگفتہ اور بذلہ سنج شخصیت کے مالک ہیں۔ جان شفق نے بتایا کہ وائی ایم سی اے نے نوجوانوں کے لئے ہاکی بیڈمنٹن، باسکٹ بال اور ٹیبل ٹینس کے کئی مشہور کھلاڑی پاکستان کو دیئے ہیں جنہوں نے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کا نام روشن کیا ہے۔ جان شفق نے نوجوانوں کے مسائل کے بارے میں بتایا کہ بے روزگاری نوجوانوں کا سب سے بڑا مسئلہ ہے جس کے حل کے لئے ملک میں فنی تعلیم کی اشد ضرورت ہے تاکہ پاکستان کو ترقی یافتہ صنعتی ملکوں کی صف میں کھڑا کیا جا سکے اور نوجوان پاکستان کو ترقی یافتہ ملک بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ فنی تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں لائے۔ وائی ایم سی اے ٹائپنگ، اسٹارٹ ہینڈ اور اکاؤنٹنسی کی تربیت کروا رہی ہے اور فنی تعلیم پر کئی سیمینار منعقد کرائے گئے ہیں۔ منشیات کے متعلق جان شفق نے کہا یہ ایک بہت سنگین مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق وائی ایم سی اے نے کئی سیمینار کروائے ہیں۔ نوجوانوں کو منشیات سے دور رکھنے کے لئے ہم انہیں سپورٹس کی طرف متوجہ کر رہے ہیں۔ اس کے لئے قومی سطح پر نوجوانوں کے لئے ایک منتخب پروگرام بنانا چاہیے تاکہ نوجوان ان برائیوں سے بچتے ہوئے ملکی ترقی میں اپنا اہم کردار ادا کر سکیں۔ وفاقی حکومت کی یوتھ پالیسی کے بارے میں جان شفق نے کہا کہ یہ کاغذ کے پھولوں کا گلدستہ ہے۔ بجٹ میں اس کے لئے کوئی بھی فنڈ نہیں رکھا گیا۔ میں جو اچھی باتیں ہیں وہ صرف پیپلز [illegible] اور پی ایس ایف کے لئے ہیں ذریعے [illegible] کے تحت روزگار بھی انہی لوگوں کو فراہم کیا جائے گا۔ یوتھ پالیسی میں نوجوانوں کی عمر کا تعین نہیں کیا گیا۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان کے نوجوانوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ اس کی قیادت بڑھاپے کے ہاتھوں میں ہے اس قیادت کو نوجوانوں کو ہی سنبھالنا چاہیے۔ نوجوانوں کی عمر ۱۸ سال سے ۳۵ سال تک ہونی چاہیے تاکہ نوجوانوں کے مسائل بہتر طور پر حل ہو سکیں۔

نوجوانوں میں بے راہ روی کے رجحان پر جان شفق نے کہا کہ اس کے لئے مغربی کلچر کا خاتمہ بہت ضروری ہے خصوصاً انڈین ثقافت جو وی سی آر اور دوسرے میڈیا کے ذریعے پھیل رہی ہے اس کی روک تھام بہت ضروری ہے۔ یوتھ تنظیموں کے متعلق جان شفق نے کہا کہ یہ تنظیمیں زیادہ تر بڑے بڑے شہروں تک محدود ہیں۔ ان کا دائرہ عمل دیہاتوں میں بھی وسیع ہونا چاہیے کیونکہ نوجوانوں کی اکثریت دیہاتوں میں رہائش پذیر ہے۔ دیہاتوں میں شہروں کی نسبت وسائل کم ہیں۔ تعلیم کم ہے اس لئے نوجوانوں کا منفی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے زیادہ چانس ہیں۔ یوتھ تنظیمیں دیہاتوں میں کام کریں۔ ان نوجوانوں کے مسائل حل کریں تاکہ ان میں پاکستانی قومی سوچ بیدار کی جائے۔ تعلیمی نظام کے بارے میں جان شفق نے کہا۔ اس نظام میں خوبیاں بھی ہیں اور خامیاں بھی ہیں لیکن زیادہ خامیاں ہمارے اپنے اندر موجود ہیں۔ نظام تعلیم کی خوبیوں سے مکمل فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ تعلیمی نظام کو نظریہ پاکستان سے ہم آہنگ ہونا چاہیے جدید تحقیق سے تعلیمی نظام کو بہتر بنانا بہت ضروری ہے تاکہ صحیح سوچ رکھنے والے نوجوان پیدا ہو سکیں۔ یوم آزادی کے حوالے سے جان شفق نے کہا کہ ہم نے

یوتھ تنظیمیں دیہاتوں میں کام کریں

تحریک پاکستان کی قربانیوں کو نظر انداز کر دیا ہے۔ ایک سازش کے تحت نوجوانوں کو پاکستان کی آزادی کا غلط مفہوم بتایا گیا ہے۔ آزادی کا مقصد نوجوان نہیں سمجھ سکے۔ نوجوانوں میں بے راہروی پیدا کی گئی پاکستانی تشخص کو تباہ کیا گیا۔ کلاشنکوف اور ہیروئن کلچر میں نوجوانوں کو ملوث کر دیا گیا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوانوں کو نصاب کے ذریعے تحریک پاکستان کی اہمیت اور آزادی کے لئے دی جانے والی قربانیوں سے روشناس کروایا جائے۔ سیاستدان نوجوانوں کو اپنے ذاتی مفاد کے لئے استعمال نہ کریں یہ پاکستانی سرمایہ ہے اس سرمائے کو لٹنے سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اس پاکستان کے زندہ رہنے اور پاکستان کے ابھرنے کا احساس پیدا کیا جائے۔ نوجوانوں کو علاقائی اور صوبائی عصبیت کے خاتمے کے لئے کام کرنا چاہئے۔ علاقائیت، قومیت اور صوبائیت کے نعرے لگانے والوں کے خلاف سرگرم

پیپلز یوتھ آرگنائزیشن ضلع تھرپارکر کے سینئر نائب صدر خالد میمن سے باتیں

خالد میمن کا تعلق سندھ کے حساس علاقے تھرپارکر سے ہے۔ میٹرک تک تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول چھاچھرو سے حاصل کی۔ انٹر اور بی اے سانگھڑ کالج سے پاس کیا چھاچھرو تعلقہ ڈگھری ضلع تھرپارکر صحرائے تھر میں پیدا ہوئے یہاں زیادہ تر میمن آبادی ہے جو سندھ میں تعلیم اور نوکریوں کے لحاظ سے سب سے آگے ہے۔ سیاسی لحاظ سے ان کا خاندان ۱۹۷۰ء سے پیپلز پارٹی کے ساتھ منسلک ہے اس حوالے سے جیالے نوجوان کا گہرا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے۔ سیاسی اور سماجی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے تھے جب شہید قائد ذوالفقار علی بھٹو دو مرتبہ چھاچھرو میں تشریف لائے تھے تو خالد میمن بچوں کی سیاسی تنظیم کے صدر تھے۔ پھر سندھ پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن چھاچھرو کے جنرل سیکرٹری بنے۔ ۱۹۷۷ء میں پی پی کے خلاف پی این اے کی تحریک کے دوران ان کی املاک جلا دی گئیں۔ کئی مقدمات درج کر لئے گئے۔ خالد میمن روپوش ہو گئے ان کے والد اور بڑے بھائی کو گرفتار کر لیا گیا۔ ۱۹۸۲ء میں الذوالفقار تنظیم سے وابستہ کر کے انہیں ٹھکانے لگانے کی سازش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس سازش سے بچ گئے۔ ۱۹۸۶ء میں جب محترمہ بے نظیر بھٹو لندن سے پاکستان آ رہی تھیں تو تھرپارکر میں

تھرپارکر کے نوجوانوں کو ملازمتیں دی جائیں

تنظیم کافی کمزور ہو چکی تھی۔ مشکل حالات میں زیادہ تر لوگ خاموش ہو کر گھروں میں بیٹھ گئے تھے ان حالات میں خالد میمن اور دوسرے نوجوانوں کو زیادہ کام کرنے کا موقع ملا۔ اس وقت تعلقہ اور ضلع کی سطح پر نوجوانوں نے بھرپور کام کیا۔ پیپلز یوتھ کو ضلع کی فعال اور مضبوط آرگنائزیشن بنا دیا۔ خالد میمن پہلے تعلقہ یوتھ کا صدر بنا بعد میں ضلع یوتھ کا جنرل سیکرٹری بنا اور آج کل ضلع تھرپارکر کا سینئر نائب صدر ہے۔ تعلقہ ڈگھری کا اسنٹڈی سرکل کا آرگنائزر ہے۔ ۱۹۸۷ء

تھرپارکر میں علیحدگی پسند یا انڈیا کے ایجنٹ نہیں

کی تحریک میں بھی خالد میمن نے قابل قدر کام کیا جس کا انہیں بہت فخر ہے۔

خالد میمن نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ تھرپارکر میں علیحدگی پسند یا انڈیا کے ایجنٹ موجود نہیں ہیں۔ پورے تھرپارکر میں ایسی کوئی بات نہیں وہاں جئے سندھ اور فرنٹ جیسی تنظیمیں موجود ہیں۔ یہ سب مارشل لاء کی پیداواری تنظیمیں ہیں بھٹو صاحب کے دور میں علیحدگی پسند سندھو دیش کا نعرہ لگانے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے کنفیڈریشن کی باتیں بھی کبھی نہیں کر سکتے تھے۔ مارشل لاء دور میں تھرپارکر تو کیا سارے سندھ میں علیحدگی پسند قوتوں نے موثر طور پر کام کیا بلکہ مارشل لاء کے ایجنٹوں نے علیحدگی پسند قوتوں کی بھرپور مدد کی۔ اس وقت علیحدگی پسند کھلے جھنڈے اٹھا کر چلتے تھے جلوس نکالتے تھے مارشل لاء کو سندھ کی آزادی میں مددگار سمجھتے تھے۔ اس وقت ممبران اسمبلی کہاں تھے

جب پورا سندھ جل رہا تھا۔ اس وقت یہ لوگ انڈیا کے ایجنٹوں کی کوئی بات نہیں کرتے تھے۔ اب یہ سب جمہوریت دشمن قوتیں اپنے مفادات سندھ کے حالات کو خراب کرنے کے لئے پروپیگنڈہ کر رہی ہیں۔

ایک اور سوال ۔ تھرپارکر کے یوتھ کے کیا مسائل ہیں؟ کے جواب میں خالد میمن نے بتایا وہاں بھوک و افلاس خشک سالی کے ساتھ ساتھ بے روزگاری بہت زیادہ ہے۔ گزشتہ گیارہ سال کے دوران یہاں کے نوجوانوں کو ملازمتیں نہیں دی گئیں۔ وزیراعظم شہید ذوالفقار علی بھٹو کئی مرتبہ ہمارے علاقے میں آئے تھے وہ ہمارے مسائل سے آگاہ تھے بلکہ تھرپارکر کے لئے شہید بھٹو نے بہت نمایاں خدمات سرانجام دیں جس کی وجہ سے تھرپارکر کے لوگ شہید ذوالفقار علی بھٹو سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔ جب کہ سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو کا تعلق بھی ہمارے ضلع سے تھا لیکن انہوں نے ہمارے لوگوں کے مسائل کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ یہ سب ڈرامہ پنجاب میں بیٹھ کر سندھ اور پاکستان دشمن کر رہے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں تھرپارکر کے سکولوں میں اندرا گاندھی کی تصویریں لگی ہوئی ہیں۔ کبھی

مارشل لاء نے سندھو دیش کے حامیوں کو مضبوط کیا

کہتے ہیں مہاتما گاندھی کے ترانے گائے جاتے ہیں یہ سب سراسر جھوٹ اور تھرپارکر کے عوام کے خلاف ایک گہری سازش ہے۔ وہاں ایسی کوئی بات نہیں جبکہ ہمارے پیپلز پارٹی کے اقلیتی امیدوار نے سندھ قومی اتحاد کے امیدواروں کو بھاری اکثریت سے شکست دی ہے۔ ہماری سمجھ سے باہر ہے یہ سب پروپیگنڈہ پنجاب میں بیٹھ کر کیوں ہو رہا ہے جب کہ تھرپارکر کے عوام نے علیحدگی پسندوں اور انڈیا کے ایجنٹوں کو عبرتناک شکست دی ہے۔ تھرپارکر کے عوام بھی محب وطن پاکستانی ہیں۔

شاہد محمود کیانی

سیکرٹری جنرل پاکستان یوتھ لیگ

شاہد محمود کیانی ۲۸ نومبر ۱۹۶۳ء کو اسلام آباد کے نواحی گاؤں سید پور میں پیدا ہوئے فیڈرل گورنمنٹ کمپری ہنسو ہائی سکول اسلام آباد سے میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ ایف اے فیڈرل گورنمنٹ کالج اسلام آباد سے کیا۔ تحریری، تقریری سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے۔ بچپن سے ہی سماجی خدمت کا جذبہ موجزن تھا جس کی بدولت سماجی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ طلبہ کی مختلف تنظیموں میں مل کر طالب علموں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتے۔ طالب علموں کے جائز مسائل حل کروانے کے لئے قابل قدر خدمات انجام دیں۔

شاہد کیانی نے اپنا دائرہ اور حلقہ اثر ہر شعبے میں مقیم نوجوانوں میں بڑھانا شروع کیا۔ یوتھ کی سرگرمیوں میں اپنی خداداد صلاحیتوں توانائیوں کو صرف کرتے رہے۔ یوتھ کے لئے اپنی بے شمار خدمات کی بدولت یوتھ لیگ کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے یوتھ لیگ کے پلیٹ فارم کو بھی صرف اور صرف نوجوانوں کی فلاحی سرگرمیوں میں موثر طور پر استعمال کیا۔

اسلام آباد کے نوجوانوں کی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشنے کے لئے بے مثال پروگرامز منعقد کئے وزارت نوجوانان کے زیر اہتمام کی پروگراموں میں شرکت کی بین الصوبائی یوتھ پروگرام میں شرکت کی۔ اسلام آباد کے نوجوانوں کی بھرپور نمائندگی کی۔ نوجوانوں کے لئے خدمات کے اعتراف میں یوتھ منسٹری نے شیلڈ اور سندیں بھی دی ہیں۔ اپنے نوجوان ساتھیوں کے ساتھ مل کر سانحہ اوجڑی کیمپ کے موقعہ پر متاثرہ افراد کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یدھی ویلفیئر ٹرسٹ کے بہبودی کاموں میں بھرپور حصہ لینے کے اعتراف میں تعریفی سند بھی دی گئی ہے نوجوانوں میں وسیع اثر و رسوخ ہے۔ سماجی بہبود کے کاموں کے علاوہ شاہد سپورٹس میں بھی نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ ایک اچھے ایتھلیٹ کے طور پر ابھرے ہیں کئی جاگنگ مقابلوں میں حصہ لے کر انعامات بھی حاصل کئے ہیں۔ اس کے علاوہ فٹ بال کے بھی اچھے کھلاڑی ہیں۔ نوجوانوں کے

بین الاقوامی میگزین یوتھ انٹرنیشنل کے لئے بھی اسلام آباد سے نوجوانوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اپنے آبائی گاؤں کے عوام کے لئے اجتماعی کاموں کو حل کرانے کے لئے شب و روز کوشاں رہتے ہیں۔ علاقے کے کئی اہم مسائل حل کروانے میں پیش پیش رہتے ہیں جس کی وجہ سے علاقہ کے عوام ہر دلعزیز

نوجوان شاہد کیانی کا بھرپور ساتھ دے رہے ہیں۔

شاہد کیانی وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے نوجوانوں کی وزارت قائم کرنے اور نوجوانوں کو درپیش مسائل و مشکلات حل کرنے کے لئے کئے گئے اقدامات کا زبردست خیر مقدم کرتے ہیں اپنی طرف سے بھرپور تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ وزارت امور نوجوانان کو پورے ملک کے چار کروڑ نوجوانوں کی وزارت بنانے کے حامی ہیں اور عزم رکھتے ہیں اگر نوجوانوں کی صحیح طریقے سے رہنمائی کی جائے تو نوجوان مستقبل میں ملک و قوم کی توقعات پر پورے اتریں گے۔ نوجوانوں کی علیحدہ وزارت قائم کرنے پر وفاقی حکومت کی سربراہ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے توقع رکھتے ہیں کہ پاکستان کے نوجوان موجودہ حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں گے۔

ساحر دبیرسنی

ایک جرأت مند نوجوان

ساحر دبیر دسنی معروف طالب علم رہنما ہیں۔ ایم اے او کالج لاہور سے گریجویشن کی اور کیو ایس ایف کے چیئرمین رہے۔ آج کل ایف۔ ای۔ ایل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پی۔ ایس۔ ایف لاہور سٹی کے صدر ہیں۔

ساحر دبیر ایک جرأت مند اور باہمت طالب علم رہنما ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ طلباء کے حقوق کی بحالی کے لیے آواز اٹھائی اور طلبہ امن کے لیے کوششیں کرتے رہے۔ مارشل لاء دور میں انہوں نے کئی دفعہ مارشل لاء کے خلاف اور جمہوریت کی بحالی کے لیے طلبہ تحریکوں کی قیادت کی۔ اس دوران انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ پولیس تشدد کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ گولیاں بھی کھائیں لیکن اپنے اٹل ارادے پر قائم رہے۔ سنی نے کیو۔ ایس۔ ایف کے پلیٹ فارم سے طلبہ میں مثبت سیاسی شعور بیدار کیا اور اس کے لیے بہت جدوجہد کی۔

ساحر دبیر وفاق پاکستان پر مکمل یقین رکھتے ہیں اور پاکستان کی ترقی اور سالمیت کے لیے اسے ضروری خیال کرتے ہیں۔ انہوں نے صوبائیت کے نعرے لگانے والے سیاست دانوں کی ہمیشہ مخالفت کی ہے۔

ساحر دبیر نظام تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے طلباء مسائل کے حل کو بہت ضروری سمجھتے ہیں۔

سنی کیو۔ ایس۔ ایف کی شاندار کامیابیوں کو حضرت قائداعظم کے سنہری اصولوں پر عمل کا مرہون منت خیال کرتے ہیں۔ انہوں نے طلباء کے نام پیغام میں اتحاد، ایمان اور تنظیم کے ساتھ محنت کرنے اور پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کی تلقین کی۔

ایک منفرد اور معیاری قومی جریدہ
ماہنامہ **جمال وطن**
بہت جلد منظر عام پر آ رہا ہے
زیر ادارت : **عمر زمان**
نیوز ایجنٹ، مشتہرین اور مضمون نگار حضرات
رابطہ فرمائیں :
وحدت پبلیکیشنز القرطبہ مارکیٹ
۵۔ فیروز پور روڈ۔ لاہور

آزادی کی قدر کیجئے

کسی قوم کی آزادی کی قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کو حاصل کرنے کے لئے کس قدر قربانیاں دی گئیں۔ آزادی کے حصول کے لئے کتنی طویل جنگ لڑی گئی۔ اس لحاظ سے پاکستان کا قیام اور پاکستانی مسلمانوں کی آزادی قابل فخر ہے اس آزادی کو حاصل کرنے کے لئے برصغیر کے مسلمانوں نے قائداعظمؒ کی قیادت میں ۷ سال کی طویل جنگ لڑی اور لاتعداد قربانیاں دیں۔ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قرارداد پاکستان منظور ہونے کے بعد سے مسلمانوں کو اپنی منزل تک پہنچنے کے لئے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء تک برصغیر میں دو بڑی طاقتوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ پنڈت نہرو کا نعرہ تھا کہ ہندوستان میں صرف دو طاقتیں ہیں ایک حکومت برطانیہ اور دوسری طاقت آل انڈیا کانگریس یہ تیسری طاقت کو ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ختم ہونا چاہیئے

قائد نے ہندو اور انگریز کی ہزار سازشوں کا جال توڑ کر پاکستان حاصل کیا

پنڈت نہرو کے اس بیان سے مسلمانوں میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی لیکن دوسرے ہی دن حضرت قائداعظم نے اس چیلنج کے جواب میں ایک گرجتی ہوئی آواز اٹھائی اور کہا اس برصغیر میں انگریز اور کانگریس کے علاوہ ایک تیسری طاقت بھی موجود ہے جو دس کروڑ مسلمانوں کی ہے کوئی اس کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ قائداعظم کے اس جرأت مندانہ بیان نے مسلمانانِ برصغیر کو اپنی طرف متوجہ کر لیا جنہیں محسوس ہوا کہ انکے حقوق کی نگرانی کرنے والا ایک مرد مجاہد موجود ہے جس پر وہ مکمل اعتماد کر سکتے ہیں جسے ہر وقت ان کی بھلائی کا خیال رہتا ہے مسلمانوں کی طاقت کو دو بڑی طاقتوں کا سامنا تھا۔ انگریز برصغیر کا قبضہ نہیں چھوڑنا چاہتے تھے اور ہندو مسلمانوں کے علیحدہ وطن کے مخالف تھے۔ تقسیم کے مطالبے کو مہاتما گاندھی نے دھرتی ماتا کے ٹکڑے کرنے کے مترادف قرار دیا۔ نہرو اور پٹیل نے اس مطالبہ حق کو دیوانے کا خواب گردانا لیکن مسلمان اس مطالبے پر قائم تھے۔ مسلمانوں کے قافلے کو عظیم رہبر مل گیا تھا جس نے ناتوانی کے باوجود اپنی قوم کو آزاد قوموں کی صف میں شامل کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا مسلمانان برصغیر کا فخرہ منزل آزادی کی جانب شروع ہوا اور پھر یہ کارواں اپنی منزل مراد کی طرف بڑھتا گیا۔

آزادی کے متوالوں کو روکنے کے لئے لاکھ جتن کئے گئے ہر قدم پر مخالفین نے مصائب کے پہاڑ کھڑے کئے راہِ آزادی میں ہزاروں طوفان آئے۔ سینکڑوں آندھیاں چلیں، کبھی گولی کبھی لاٹھی اور کبھی کرپان سے فرزندان توحید کے اس لشکر کو راہِ حق سے ہٹانے کی کوشش کی گئی لیکن آزادی کے متوالے، پاکستان کے جیالے ہر مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کرتے آگے بڑھتے گئے۔ ہندو اور انگریز تو تھے ہی مسلمانوں میں بھی حکومت برطانیہ اور کانگریس کے نمک خواروں کی کمی نہ تھی اور انہوں نے اس نمک کا حق بہت زیادہ ادا کیا۔ مسلمانوں کے مقابلے پر یہ تیسرا فریق پہلے دونوں دشمنوں سے زیادہ سخت ثابت ہوا کیونکہ اس میں مسلمان علماء بھی تھے جنہوں نے آزادی کے مطالبے کے خلاف فتوے جاری کئے۔ برادریوں کے چوہدری بھی تھے حکومتی خان بہادر بھی جو قیام پاکستان کو اپنی اجارہ داری کا خاتمہ خیال کرتے تھے ان کی سمجھ میں آزادی کی بات نہیں آتی تھی وہ انگریز اور کانگریس دونوں خداؤں سے خوش تھے وہ اپنی خوشی کے لئے

مسلمانوں کو دو بڑی طاقتوں کا مقابلہ کرنا پڑا

کروڑوں مسلمانوں کو غلامی کے مصائب تلے کچل دینا چاہتے تھے کچھ مسلمان بھی نادانی میں ان کے پیچھے چل پڑے لیکن مسلمانوں کی اکثریت کا مطالبہ صرف اور صرف پاکستان تھا اور اس کے لئے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھے۔

آزادی کی جنگ میں بچے، بوڑھے، جوان، مرد، خواتین سب کی زبان پر ایک ہی نعرہ تھا بن کے رہے گا پاکستان۔ لے کے رہیں گے پاکستان۔ آزادی کی خاطر باپ نے اولاد، ماؤں نے بیٹے، بہنوں نے بھائی اور عورتوں نے زیور عصمت بچوں نے زندگیاں، طالب علموں نے تعلیم گھر بار و عزت زمین جائیداد و ہو سب کچھ لٹا دیا سب چیزوں کی قربانی دے دی تب کہیں جا کر آزادی کی منزل قریب آئی پاکستان جیسا بھی ملا کٹا پھٹا یا لنگڑا لیکن بہرحال یہ بوڑھے قائد کی برسوں کی جان گسل محنت کا ثمر تھا۔ اس نے زیادہ سے زیادہ

لارڈ میکالے کا بنایا ہوا منحوس نظام ختم نہیں کیا گیا

حصہ لینے کی کوشش کی اس نے ہندو اور انگریزوں کی ہزار ہا سازشوں کا جال توڑ کر زبردستی پاکستان حاصل کیا تھا۔ انہیں ان گنت مخالفین کو شکست دی تھی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آزادی کی نعمت جس کو حاصل کرنے کے لئے ایک نسل کی قربانی دی گئی اس نعمت کی قدر کی جاتی۔ اس پاکستان کو صحیح معنوں میں قائد کا پاکستان بنایا جاتا لیکن افسوس ایسا نہ ہو سکا پاکستان بنانے والوں میں سے پاکستان کو تباہ کرنے والے پیدا ہو گئے مسلمان اور پاکستان کے تشخص کو تباہ کر کے قومیتوں کے نعرے بلند کئے گئے۔ صوبائی عصبیت اور علاقائیت کے بیج بوئے گئے۔ پاکستان پر عوام کی حکومت کی بجائے خاندانوں کی حکومت مسلط کر دی گئی پاکستان کو خدائے واحد کے بجائے سپر طاقتوں کا غلام بنا دیا گیا ۴۲ سالوں میں اس قوم کے رہنماؤں نے اپنے مفادات کے لئے تو بہت کچھ کیا مگر پاکستان کے لئے

تقسیم کے مطالبے کو مہاتما گاندھی نے دھرتی ماتا کے ٹکڑے کرنے کے مترادف قرار دیا

کچھ نہ کیا۔ پاکستان کو صنعتی، اقتصادی، دفاعی غرضیکہ ہر پہلو سے کمزور کیا گیا۔ اقتدار کی اسی جنگ نے کئی مرتبہ پاکستان پر مارشل لاء کا عفریت مسلط کر دیا۔ پاکستان میں سیاسی اور معاشی عدم استحکام پیدا کرنے والے مفاد پرستوں نے اس قوم کے خوابوں کو چکنا چور کر دیا۔ اسلام کے نام پر دھوکہ دیا گیا۔ لیکن اس ملک سے لارڈ میکالے کا بنایا ہوا منحوس نظام ختم نہیں کیا گیا۔ پاکستان کے وسائل غیر ملکی بنکوں کی تجوریاں بھرتے رہے لیکن پاکستان کے غریب عوام کی جیبیں خالی ہو گئیں۔

اب جبکہ ملک میں جمہوری حکومتوں کے قیام کے بعد پہلا یوم آزادی آ رہا ہے تو پاکستان کی حکومتیں اور سیاست دان اپنی ذاتی لڑائیوں کو بھلا کر یہ عہد کر لیں کہ اس پاکستان کو قائد کے افکار کا پاکستان بنانا ہے سیاسی مفادات کی خاطر اس ملک کے غریب عوام کو لڑوانا نہیں بلکہ پاکستان کے عوام کو دنیا بھر کی قوموں میں پہلا مقام دلانا ہے۔ پاکستان کو سیاسی، ثقافتی، صنعتی، تعلیمی، اقتصادی، دفاعی ہر میدان میں سپر پاور بنانا ہے اور آزادی کی اس نعمت کی صحیح قدر کرنا ہے۔ پاکستان کی ترقی کے لئے پاکستانی اور اسلامی قومی سوچ اور فکر پیدا کرنا بہت ضروری ہے تاکہ آنے والی نسلیں ہمیں اچھے نام سے یاد کریں۔

منشیات
نوجوانوں کیلئے زہر قاتل ہے

نوجوان طالب علموں کی مذہبی، سماجی اور ادبی تنظیم "تنظیم اسلام پاکستان" کے شعبہ انسداد منشیات کے زیر اہتمام ایک مذاکرہ مقامی ہوٹل میں زیر صدارت جسٹس سجاد ہاشمی منعقد ہوا جبکہ مہمان خاص محمد حنیف چوہدری ایڈووکیٹ تھے مذاکرے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا اس کے بعد تنظیم اسلام کے مرکزی صدر وسیم احمد گوہر نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج کل منشیات جس تیزی سے پھیل رہی ہے اس سے پاکستان کے معاشرے میں گہرے سانمنٹ اثرات جنم لے رہے ہیں۔ خاص طور پر نئی نسل جسے کل کو اس عظیم قوم کی باگ ڈور سنبھالنی ہے اس گندی اور بری بیماری کی لت پڑ چکی ہے ایک اندازے کے مطابق ۴۰ فیصد سے زیادہ طلبہ و طالبات منشیات کے عادی ہو چکے ہیں

محمد مجتبیٰ چشتی نے کہا کہ کسی قوم کی عمارت نوجوان نسل کی وجہ سے قائم ہوتی ہے اور منشیات قوم کی

سماجی اور ادبی تنظیم
تنظیم اسلام پاکستان کے زیر اہتمام
انسدادِ منشیات پر مذاکرہ

بنیادوں کو کھوکھلا کر دیتی ہے اور ہمارے نوجوانوں کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔

ڈاکٹر محمد ادریس انجم نے کہا کہ بے شک ہمارے اخبارات و دیگر ذرائع ابلاغ نے انسداد منشیات کے سلسلہ میں کافی مثبت قدم اٹھائے ہیں اور منشیات کے خلاف بہت کچھ لکھا اور دیکھ کر اس جہاد میں حصہ لیا ہے۔

مرزا عظمت بیگ نے کہا کہ میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ آخر اس مرض کو پورے ملک میں پھیلانے کا ذمہ دار کون ہے وہ سمگلر جو منشیات کا کالا دھندہ کرتے ہیں اور منہ مانگی قیمت وصول کرتے ہیں یا پھر بذاتِ خود

مایوس نوجوان منشیات کے عادی بن جاتے ہیں

لوگ جن کی آنکھوں پر اندھیرا چھایا ہوا ہے اور وہ اچھے اور برے میں تمیز نہیں کر سکتے۔

چوہدری مظفر الدین سندھو نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان نے اس سلسلہ میں کافی دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور اس کا نتیجہ بھی مثبت نکل رہا ہے۔

منشیات کے فروغ میں پولیس برابر کی شریک ہے

طارق محمود چوہدری نے کہا کہ میری حکومت پاکستان سے درخواست ہے کہ وہ ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچائے جو اس مرض کو پھیلانے کے ذمہ دار اور مجرموں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔

میاں اکبر علی انجم نے کہا آج کے دور میں منشیات کا استعمال خطرناک حد تک بڑھ گیا ہے اور اگر اس پر قابو نہ پایا گیا تو آئندہ پانچ سالوں میں نصف پاکستان اس مرض میں مبتلا ہو جائے گا۔

محمد حنیف چوہدری ایڈووکیٹ نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس انسانیت دشمن کاروبار کے پیچھے سیاسی اور سماجی طور پر نہایت طاقتور ہاتھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ منشیات کے فروغ میں پولیس برابر کی شریک ہے تھانوں کے گرد نوجوانوں کی ٹولیاں آزادانہ طور پر منشیات کا استعمال کرتی ہیں۔

جسٹس سجاد ہاشمی نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ میں بہت خوش ہوا ہوں کہ نوجوان انسداد منشیات کے سلسلہ میں اتنے سنجیدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ ۱۹۸۰ء تک لوگ منشیات کے نام سے بھی ناآشنا تھے مگر اب بچے بچے کی زبان پر اس کا نام ایسے ہے جیسے یہ کوئی ٹافی یا چاکلیٹ ہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر تنظیم اسلام جیسی تنظیمیں اپنا کردار ایسے ہی ادا کرتی رہی تو وہ وقت زیادہ دور نہیں کہ منشیات کا استعمال بہت حد تک کم ہو جائے گا۔

انسداد منشیات کے لئے نوجوانوں کی جدوجہد سے بہت متاثر ہوں (جسٹس سجاد ہاشمی)

سجاد حسین بٹ

صدر علامہ اقبالؒ انجمن رفاع عامہ سرپرست اعلیٰ اتفاق کرکٹ کلب گوجرانوالہ

سجاد حسین بٹ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی مختلف سماجی انجمنوں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ نیو اتفاق کرکٹ کلب کے سرپرست اعلیٰ ہیں کرکٹ اور فٹ بال کے بہترین کھلاڑی ہیں۔ غریب گھرانے میں پیدا ہوئے محنت اور ہمت کی بدولت کاروبار میں ترقی کرتے ہوئے اعلیٰ مقام حاصل کیا ہے فیڈ کے کاروبار میں شہرت و مقام پیدا کیا۔ انجمن کے قیام کا مقصد عوام کی فلاح و بہبود ہے جس کے لئے سجاد حسین بٹ صاحب شب و روز کام کر رہے ہیں۔ آپ گوجرانوالہ کے سیاسی و سماجی حلقوں کی جانی پہچانی شخصیت ہیں علامہ اقبال انجمن رفاع عامہ کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

یہ ایک غیر سیاسی تنظیم ہے علاقے میں تعلیمی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے لائبریری قائم کی یتیم اور غریب لڑکیوں کی شادی کے لئے جہیز میں مدد کرنا۔ غریب و نادار مریضوں کے مفت علاج کے لئے ڈسپنسری کا قیام رفاع عامہ کی بہبود کی سرگرمیوں کو فروغ دینا۔ نئے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرنا بھی شامل ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انجمن کے تمام ممبران آپ کے زیر سایہ کام کر رہے ہیں۔ انجمن کی فلاحی سرگرمیوں کو علاقے میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

نورکارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ

منیجنگ ڈائریکٹر: بشارت محمود صدیقی

ڈائریکٹر: ساجد محمود صدیقی

نورکارپوریشن ۱۹۷۵ میں محمد نذیر صدیقی صاحب نے قائم کی بعد میں آپ کے بڑے بیٹے بشارت محمود صدیقی نے فرم کا کنٹرول سنبھال لیا۔ بحیثیت منیجنگ ڈائریکٹر کام کر رہے ہیں۔

آپ نے ایم ایس سی فزکس میں کی ہے اپنی خداداد صلاحیتوں، شب و روز کی انتھک محنت کی بدولت **نور کارپوریشن** کا شمار پاکستان کی بہترین قابلِ اعتماد تجارتی فرموں میں ہوتا ہے۔

اس فرم کے ڈائریکٹر ساجد محمود صدیقی ہیں آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کی ہے کافی عرصہ سعودی عربیہ میں بھی کام کرتے رہے ہیں آجکل **نور کارپوریشن** میں بحیثیت ڈائریکٹر کام کر رہے ہیں۔ آپ کا حلقہ احباب ہر فیلڈ میں ہے انتہائی مخلص بے لوث، پُرخلوص شخصیت کے مالک ہیں۔ خوش اخلاق طبیعت کے ناطے سے اپنے دوستوں میں عزت احترام رکھتے ہیں۔

نورکارپوریشن کے لئے آپ کی متاثر کن شخصیت کافی سودمند ثابت ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس فرم کے کراچی، اسلام آباد، پشاور، کوئٹہ میں آفس کام کر رہے ہیں:

یہ فرم ہاسپٹل کے لئے جدید سامان اور سائنس کے متعلقہ جدید سامان کی سپلائی کے کاروبار میں اپنی نوعیت کی مثالی فرم ہے جو منیجنگ ڈائریکٹر **بشارت محمود صدیقی** اور ڈائریکٹر **ساجد محمود صدیقی** کی قیادت میں ترقی و خوشحالی کی شاہراہ کی طرف گامزن ہے۔

تصویری خبرنامہ

معذوروں کی حوصلہ افزائی کے لئے رنگا رنگ تقریب

ورنیٹ ایڈورٹائزنگ کے چیئرمین جناب ہاشمی صاحب مہمان خصوصی تھے۔

مہمان خصوصی ہاشمی صاحب اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے

مہمان خصوصی معذوران کو وہیل چیئرز تقسیم کر رہے ہیں۔

کراچی کے فائیو اسٹار ہوٹل میں دیپ آرٹ اکیڈمی اور رشید آرٹ اکیڈمی کے زیر اہتمام معذور بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک خوبصورت رنگا رنگ تقریب منعقد ہوئی۔

اس تقریب میں مہمان خصوصی ورنیٹ ایڈورٹائزنگ کے چیئرمین جناب ہاشمی صاحب تھے۔ ہاشمی صاحب پاکستان کی ایک معروف شخصیت ہیں۔ ایڈورٹائزنگ کے شعبے میں آپ کی گرانقدر خدمات میں ملک کے تمام حلقوں میں آپ کی شخصیت پہچانی جاتی ہے۔ ہاشمی صاحب انتہائی شریف دردِ دل رکھنے والے عظیم انسان اور محب وطن پاکستانی ہیں۔ ہاشمی صاحب نے اپنے دستِ مبارک سے دس معذور بچوں کو وہیل چیئرز دیں اپنے خصوصی خطاب میں جناب ہاشمی صاحب نے معذور افراد کی بحالی کے لئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور عوامی خدمت کے عزم کا اعادہ کیا۔

تقریب سے کراچی کے مشہور سماجی کارکن رشید خان (مالک پلازہ ہوٹل) نے بچوں کے لئے خورد و نوش کا انتظام کیا۔ دیپ آرٹ اکیڈمی کے وقار حسین نے اپنی طرف سے تمام شرکاء کے تعاون اور تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔

نیلام گھر کے طارق عزیز پروڈیوسر طارق علی شاہ

مشہور گلوکارہ اور ڈانسر عابدہ خانم منفرد انداز

ٹی وی ڈرامہ جانگلوس کا ہیرو دائم دلاشی

ثقافتی تقریب میں بیگم نجمہ حمید بیگم عابدہ اور رنگ زیب اور دیگر شریک خواتین

سیاسی و سماجی رہنما محترمہ بیگم نجمہ حمید
ٹینس جیتنے والی ٹیم اور انتظامیہ کے ہمراہ

خواتین محاذ عمل کے زیر اہتمام سیمینار میں مسز شہناز راشد، تہمینہ ایاز خطاب کر رہی ہیں وفاقی وزیر سید افتخار گیلانی سوالوں کے جواب دے رہے ہیں

پریس کلب راولپنڈی میں پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر فخر زماں ممتاز کاہلوں اور نیاز محمد اعوان پیپلز پارٹی کنونشن سے خطاب کر رہے ہیں

جمیعت علماء اسلام کے قائد رکن قومی اسمبلی مولانا فضل الرحمن ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل کے ایڈیٹر انچیف صدیق القادری کے ساتھ خوشگوار ملاقات

سیکریٹری یوتھ آفیسر پنجاب ایس کے خانزادہ
یوتھ عہدیداروں کے ہمراہ

مظفر شاہ وفاقی وزیر
مملکت
منشیات

ممتاز سماجی شخصیت محمد صدیق بٹ
صدر اسلام آباد چیمبر آف کامرس

مسلم لیگی رہنما عبدالرحمان پیر پگاڑا سے تنظیمی امور پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے

چوہدری پرویز الٰہی
صوبائی وزیر بلدیات

ممتاز تاجر سردار عالم لیبر لیڈر تاجدار
صدیقی کے ہمراہ

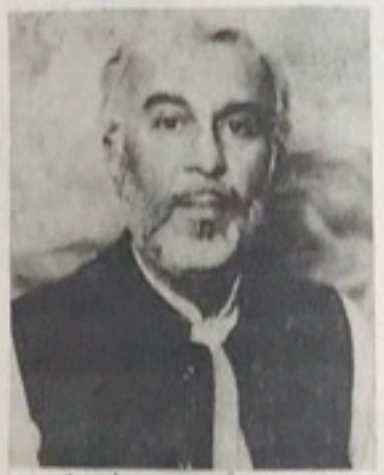

سردار ذوالفقار علی کھوسہ صوبائی وزیر تعلیم

کراچی کے فلم سٹار لیاقت شیخ

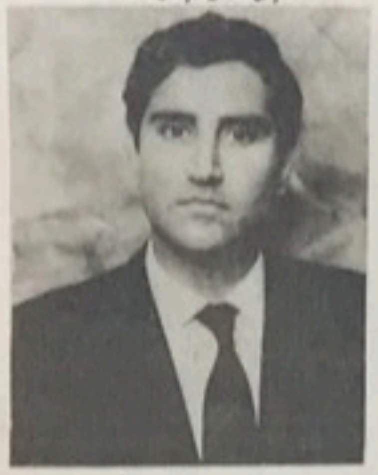

سید محمود قریشی صوبائی وزیر
ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن

ابھرتے ہوئے گھڑ سوار توصیف صدیقی

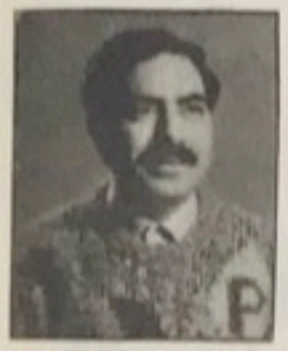

متحدہ عرب امارات کے
نوجوان تاجر حاجی الماس

گل حمید روکڑی صوبائی وزیر
خوراک استقبالیہ تقریب سے خطاب
کرتے ہوئے

تقریب میں شریک سینیٹر امیر عبداللہ روکڑی مہمان خصوصی
میاں فضل حق اور بہزاد نی ملک بیٹھے ہوئے ہیں
صاحبزادہ وحید سجانی کی جانب سے استقبالیہ کی جھلکیاں

معروف طالب علم و نوجوان رہنما
صاحبزادہ وحید سجانی

پسند اپنی اپنی

عابدہ نورین ______ گوجرانوالہ
کوئی دل ایسا نظر نہ آیا، نہ جس میں خوابیدہ ہو تمنا
الٰہی تیرا جہاں کیا ہے، نگار خانہ ہے آرزو کا

آسیہ کوکب آسی ______ تاندلیانوالہ
کتنے طویل سلسلے وہم و گماں کے ہیں
نازک ہے دل کا آئینہ غم دو جہاں کے ہیں

روبینہ تحسین ______ سیالکوٹ
کبھی محبتیں کبھی فاصلے کبھی قربتیں کبھی دوریاں
گزرا وقت تو گزر چلا اب ہیں بہت مجبوریاں

وسیمہ نورین ثمر ______ کراچی
کہاں کے عشق و محبت کدھر کے ہجر و وصال
ابھی تو لوگ ترستے ہیں زندگی کے لیے!

حمیرا بانو ______ کراچی
کیا ملے گا تجھے بکھرے ہوئے خوابوں کے سوا
ریت پر چاند کی تصویر بنانے والے

ریحانہ کنول ______ شہدادپور
کوئی داغ جل نہ جائے کوئی زخم پھٹ نہ جائے
ذرا دیکھ کر گزرنا میرے دل کی رہگزر سے

فرح ناز اصغری ______ کراچی
کٹی ہے جس کے خیالوں میں اپنی عمر منیر
مزا تو جب ہے کہ اس شوخ کو پتا نہ ہو

عذرا قادر ______ بہاولنگر
کچھ زمانے سے جدا تھا وہ میرا شوقِ جنوں
کچھ مجھے تیرے حوالے سے بھی رسوائی ملی

رقیہ ناز ______ جہلم
کھلتا تھا کبھی جس میں تمنا کا شگوفہ
گھر کی وہ بڑی دیر سے ویران پڑی ہے

فرزانہ خورشید ______ کراچی
کھلے تو اب کے بھی گلشن میں پھول ہیں لیکن
نہ میرے زخم کی صورت نہ تیرے لب کی طرح

فرخندہ محبوب ______ راولپنڈی
کبھی تقدیر کا ماتم، کبھی دنیا کا گلہ
منزلِ عشق میں ہر گام پہ رونا آیا

کوثر راجہ کوشی ______ ڈلوال
کچھ اور بڑھ گئے جو اندھیرے تو کیا ہوا
مایوس تو نہیں ہیں طلوعِ سحر سے ہم

نینو شیخ ______ منڈی بہاؤالدین
کون یہ ناصح کو سمجھائے بطرزِ دل نشیں
عشقِ صادق ہو تو غم بھی بے مزا ہوتا نہیں

خالدہ قادر ______ گجرات
کیا کیا ہمارے سجدے کی رسوائیاں ہوئیں
نقشِ قدم کسی کا سرِ رہگزار تھا

پیک ______ نوشہرہ
بہاروں کے موسم میں جب بھی تری یاد آتی ہے
ہم خوشبو کی طرح خود ہی بکھر جاتے ہیں

تحسین زیدی ______ ملتان
کسے خبر کہ میری روح کے دریچوں میں
غمِ حیات کے کتنے چراغ جلتے ہیں

پھولی ______ سرگودھا
کہیں سر بریدہ ہیں خواہشیں کہیں آرزوئیں برہنہ سر
ترے شہر میں مرے جاں ستاں کوئی کیسا حشر اٹھا گیا

غزالہ انیس غزل ______ کراچی
کہاں وہ حرف جسے آگہی کہوں، ناصر
کھلی ہوئی ہے غموں کی کتاب آنکھوں میں

زرخندہ فرحت

کرم کے پردے میں ستم بے شمار ہو گئے
اتنے بہت ہیں دوستو جو اُپکار ہو گئے
زخمی زخمی ذہن ہوا لہولہو ہے قبائے دل
لب و لہجائے دوستاں ہی خنجر و تلوار ہو گئے
اِک عداوت پہ کبھی ٹوٹ جاتے ہیں عمر بھر کے
کتنے نہاں تھے راز جو ہم پہ آشکار ہو گئے
یہ طلاطم سا بپا کیوں ہے دل و دماغ میں پھر آج
لگتا ہے کہ سوئے ہوئے غم آج پھر بیدار ہو گئے
دُنیا کی بے توجہی کا شکار ہو کے ہم
نہ آشنائے ہنر تھے فن کار ہو گئے
آدابِ محفلِ شعر و سخن کہاں ہے، فرحت کو
آہیں جو نکلیں ہیں دل سے وہ اشعار ہو گئے

جوانی

جب چال میں مستی آنے لگے
لوگوں سے نظر ٹکرانے لگے
جب ٹھنڈی آہیں بھرنے لگے
تنہائی من کو بھانے لگے
پوچھے نہ کوئی حال دیوانی کا
سمجھو ہے دور جوانی کا

بستر پہ پہلو بدلتے رہے
جی چاہے تارے گنتے رہے
جب دل کی دھڑکن بڑھتی رہے
کچھ چنچل سپنے آتے رہے
اور حال ہوا مستانی سا
سمجھو ہے دور جوانی کا

تن موم کی طرح گلنے لگے
آنچل خود ہی ڈھلنے لگے
لاکھوں ارمان مچلنے لگے
انگڑائی ہر پل آنے لگے
جب ذہن ہوا شیطانی سا
سمجھو ہے دور جوانی کا

طٰہٰ آفندی
منامہ - بحرین

اُن کی نظر سے شعر کو دانائیاں ملیں
جذبات کو بھنور کی سی گہرائیاں ملیں
مجھ کو تو مار جاتے زمانے کے حادثے
کچھ اُن کی یاد ہی سے توانائیاں ملیں
وہ جگہ بن گئی میری پلکوں کی سجدہ گاہ
جس جگہ مجھ کو یار کی پرچھائیاں ملیں
دیکھا جو اس نے ہنس کے تو محسوس یوں ہوا
جیسے مجھے گلاب کی رعنائیاں ملیں
مجھ کو ہوئیں نصیب زمانے کی رونقیں
ہم کو ہر ایک موڑ پر رسوائیاں ملیں
اپنے مقدروں میں کہاں وصلِ نیم شب
وہ اور لوگ ہیں جنہیں شہنائیاں ملیں
یاروں کی ہر گلی کی رہا خاک چھانتا
ارشاد کو ملیں بھی تو رسوائیاں ملیں
ڈاکٹر محمد ارشاد بھٹی

چوہدری اعتزاز احسن وفاقی وزیر داخلہ

ایران کے نو منتخب صدر جناب ہاشمی رفسنجانی

سینیٹر وفاقی وزیر بیگم [illegible] بوتھ
بوتھ انٹرنیشنل [illegible]

سینیٹر جاوید جبار وفاقی وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات

معروف ماہر تعلیم سید غلام مصطفیٰ شاہ
وفاقی وزیر تعلیم

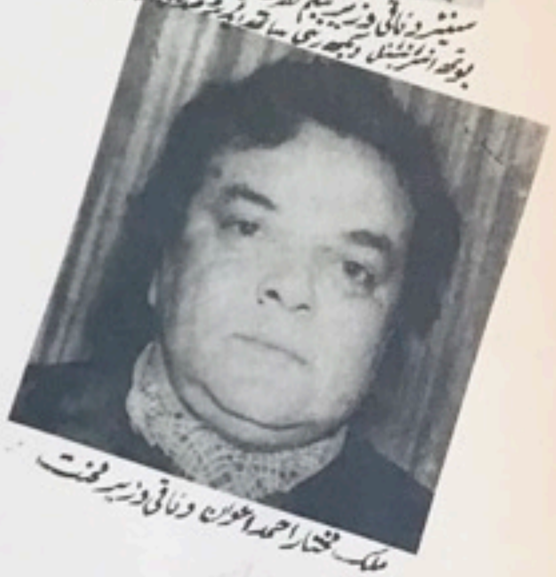
ملک مختار احمد اعوان وفاقی وزیر محنت

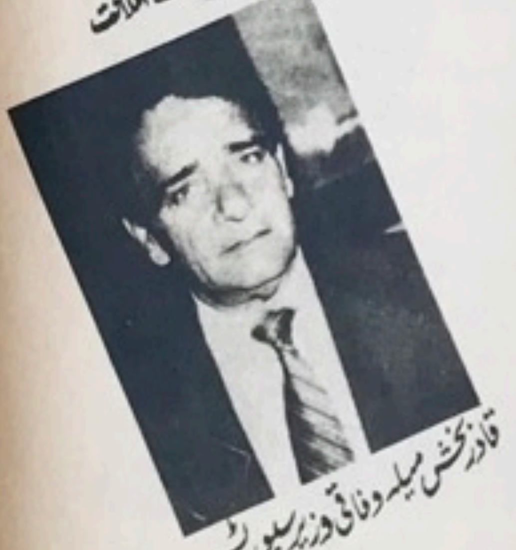
قادر بخش میلہ وفاقی وزیر سپورٹس

سید فیصل صالح حیات وفاقی وزیر
بلدیات و تجارت

آغا طارق خان وفاقی وزیر ثقافت و ٹورازم

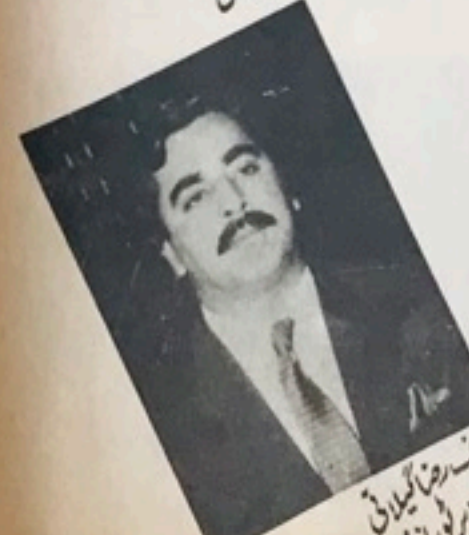
یوسف رضا گیلانی
وفاقی وزیر ٹورازم

بیگم ریحانہ سرور وفاقی وزیر مملکت خواتین

احسان الحق پراچہ وفاقی وزیر مملکت خزانہ

رُوحانی مسائل

جعلی عاملوں، دست شناسوں اور نجومیوں سے دُور رھیں
اپنے مسائل قرآن وسُنّت کی روشنی میں حل کریں

برصغیر کے مشہور رُوحانی معالج المعروف رُوحانی بابا نوجوان نسل کے ذاتی مسائل، اُن کی ہر قسم کی پریشانیوں اور اُلجھنوں کا حل علم جعفر اور قرآن وسُنّت کی روشنی میں دیتے ہیں

آج ہی اپنے مسائل اور اُلجھنوں کے لیے درج ذیل کوپن پُر کر کے روحانی بابا انچارج روحانی ڈاک معرفت یُوتھ انٹرنیشنل ایوانِ اوقاف بلڈنگ نزد ہائیکورٹ لاھور کے پتہ پر ارسال کریں،

- شادی اور محبّت کیلئے لڑکے، لڑکی اور اُن کی ماں کا نام آنا ضروری ھے!
- ھر کوپن کے ساتھ مبلغ ۱۵/- روپے بذریعہ پوسٹل آرڈر یا منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ آنا ضروری ھے
- ایک کوپن اور فیس میں دو سوال کئے جا سکتے ھیں،
- جواب طلب امور کیلئے جوابی لفافہ ارسال کیا جائے۔ نیز ایسے مخصوص جوابات رسالے میں شائع نہیں کئے جائیں گے۔

نام ____________
تاریخ پیدائش ____________ والدہ کا نام ____________
مسئلہ ____________
____
____
ایڈریس ____________

رشتے ناطے

اپنی اولاد کا رشتہ طے کرتے وقت ہر ماں باپ کو نیک سیرت، خوب سے خوب تر رشتے کی تلاش ہوتی ہے، ماہنامہ "یُوتھ انٹرنیشنل" نے ہر قصبے، ہر شہر اور مُلک کے لیے یہ سلسلہ شروع کیا ہے۔ آپ کا تعلق چاہے کسی مذہب / فرقے / سوچ سے ہو یہ کالمات آپکے لیے حاضر ہیں۔ چونکہ یُوتھ انٹرنیشنل بین الاقوامی اہمیت کا میگزین ہے۔ یہ میگزین اندرُون اور بیرُون ملک میں پڑھا جاتا ہے۔ اس میگزین کے ذریعے آپ کا اشتہار اندرُون بیرُون مُلک سے آپکی خواہشات کے عین مُطابق اچھا رشتہ لا سکتا ہے۔

تلاش رشتے ناطے کے اس صفحے میں اشتہار کی اُجرت بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ قارئین آسانی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ہم ایک کالم کی بارہ سطروں تک کے اشتہار کے دو سو روپے لیں گے اشتہار دینے والے اپنی ڈاک براہ راست پتہ پر ہمارے میگزین کی معرفت منگوا سکتے ہیں۔ ہماری معرفت ڈاک کے لیے خصوصی بکس الاٹ کئے گئے ہیں۔ تین ماہ تک متعلقہ ڈاک اکٹھی کر کے ہم بحفاظت بذریعہ رجسٹری آپکے لکھے گئے ایڈریس پر بھجوا دیں گے

اس کالم میں تمام اشتہارات نیک نیتی کی بنیاد پر شائع کئے جاتے ہیں اس سلسلہ میں غلط بیانی میں یوتھ انٹرنیشنل پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی، معرفت آنے والے رجسٹری خطوط وصول نہیں کئے جائیں گے!

ماہنامہ "یُوتھ انٹرنیشنل" ایوانِ اوقاف بلڈنگ نزد ہائیکورٹ پوسٹ بکس نمبر ۲۳۴۶ لاھور فون ۵۴۷۲۹

۳۰ سالہ سمارٹ جسم صحت مند قد چھ فٹ تھری سٹار ہوٹل کا لاکھ پتی مالک۔ ۲۵ تا ۳۵ سال کی عمر کا خوبصورت دراز قد خاتون سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہے۔ خاتون بیوہ ہو یا طلاق یافتہ اچھے اعلیٰ معزز کاروباری خاندان سے ہو خواہشمند لکھیں۔

بکس نمبر ۱۹ معرفت ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل ایوانِ اوقاف بلڈنگ نزد ہائیکورٹ لاہور پاکستان۔

~~~

سفید و سُرخ رنگ تیکھے نقش کی خوب صورت ۲۲ سالہ دراز قد دوشیزہ جو بزنس سے وابستہ ہے باوقار معزز خاندان کے ایسے نوجوان سے شادی کی خواہشمند ہے جس کی تعلیم کم از کم ایم۔ اے ہو اور اپنا ذاتی کاروبار ہو۔ تفصیل لکھیں اور ساتھ تازہ ترین تصویر بھی بھجوائیں۔

بکس نمبر ۱۸ معرفت ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل ایوان اوقاف بلڈنگ نزد ہائیکورٹ لاہور پاکستان۔

~~~

امریکہ میں زیر تعلیم ۲۰ سالہ لڑکی کو پاکستان سے خوب صورت دراز قد پنجابی نوجوان کا رشتہ درکار ہے نوجوان ایم بی بی ایس ڈاکٹر، انجینئر یا زمیندار ہو۔

بکس نمبر ۱۷ معرفت ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل ایوان

اوقاف بلڈنگ نزد ہائی کورٹ لاہور پاکستان۔

~~~

قد ۵ فٹ ۸ انچ خوب صورت سفید رنگ کے معقول [illegible] نوجوان جس کا اپنا کاروبار ہے صاحب جائیداد ہے بیرون ممالک [illegible] کاروبار ہے [illegible] حیثیت بھی ہے۔ بیرون ممالک میں مقیم ایسی خوبصورت نوجوان دوشیزہ کا رشتہ درکار ہے جس کا تعلق اعلیٰ معزز اور سلجھی ہوئی فیملی سے ہو انتہائی باصلاحیت ذہین لڑکی کو ترجیح دی جائے گی۔ چاہے وہ طلاق یافتہ، بیوہ یا بانجھ ہو۔ خواہشمند خواتین یا والدین مکمل تفصیل کے ساتھ لکھیں۔

بکس نمبر ۱۶ معرفت ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل ایوان اوقاف بلڈنگ نزد ہائی کورٹ لاہور پاکستان۔

~~~

خوبرو صحت مند۔ ایم۔ اے۔ انگلش ۲۶ سالہ لیکچرار تعلیم یافتہ گھرانے سے تعلق۔ متوسط طبقہ سُنّی مسلک کے لیے خوبصورت نیک سیرت سلیقہ مند، وفا شعار، ایم۔ اے یا ایم بی۔ بی۔ ایس عمر ۲۵/۲۴ سال تقریباً لڑکی سے رشتہ مطلوب ہے۔ ذات برادری کی کوئی قید نہیں البتہ اچھا گھرانہ شرط ہے۔ فوری طور پر شادی کے خواہاں حضرات لڑکی کے مکمل کوائف بمعہ تازہ تصویر رابطہ کریں پتہ محمد وسیم لیکچرار انگلش معرفت کوثر میڈیکل ہال ملکوال ضلع گجرات۔

~~~

مذہبی مسلم سنی گھرانے کی میٹرک پاس، ۱۷ سالہ خوبرو سفید رنگت کنواری دوشیزہ کیلئے اعلیٰ باعزت فیملی کے نیک سیرت اچھے عہدے پر فائز خوبصورت لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکے کی عمر ۲۵ سال ہو صاحب جائیداد ہو والدین تفصیل سے لکھیں برادری کی قید نہیں سُنّی گھرانے والے رجوع کریں

بکس نمبر ۲۳ معرفت ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل ایوانِ اوقاف نزد ہائی کورٹ لاہور پاکستان۔

~~~

سفید و سُرخ رنگ کے انتہائی خوبصورت تعلیم یافتہ نوجوان جس کا وسیع کاروبار ہے صاحب جائیداد ہے دوسری شادی کا خواہشمند ہے لڑکی کا تعلیم یافتہ اچھے باعزت خاندان سے ہونا ضروری ہے تفصیل کے ساتھ لکھیں لڑکی کو ہر طرح کی گارنٹی دی جائیگی اچھی شہرت کی طلاق یافتہ بانجھ بھی قابل قبول۔

بکس نمبر ۲۲ معرفت ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل الیوان اوقاف نزد ہائی کورٹ، لاہور پاکستان

will be fully protected according to the teachings of Islam. As citizens of Pakistan their fundamental rights shall be guaranteed.

26. The foreign policy of Pakistan will be balanced independent and its main object will be the up-bringing of international identity of Islam through unity of Muslim Ummah at global level.

27. To bring about socio economic revolution in the country so as to abolish dependence on foreign aids and loans and to promote our own resources.

28. To provide practical guarantees to provincial autonomy within the framework of stable federation.

29. To provide freedom of expression and freedom and impartiality of the press, irrespective of the consideration of political affiliation, without allowing anything against Islam and the solidarity of Pakistan.

30. To struggle for liberation of Occupied Kashmir on the basis of right of self-determination of the Kashmiries.

My part solemnly declares that if there is no satisfactory progress in the enforcement of this revolutionary programme, within three years of our coming into power, it will resign from the Government and will make room for the other people to come forward. I conclude with the prayer for progress, prosperity and solidarity of Islam and Pakistan.

(i) Member of the Syndicate, Senate and Academic Council, University of the Punjab (Pakistan).

(ii) Member Expert on trhe National Committee for Islamic Curricula, Ministry of Education (Pakistan).

(iii) Jurist-Consult of the Federal Shariat Court (Pakistan).

(iv) Jurist-Consult Appellate Shariat Bench, Supreme Court of Pakistan.

10. Prominent Medals held :
(i) Punjab University Gold Medal.
(ii) Quaid-i-Azam Gold Medal.
(iii) Qarshi Gold Medal.
(iv) Muslim Cultural medal and many others.

11. Visits of Foreign countries for propagation of Islam : America, Canada, England, Norway, Denmark, U.A.E., Kuwait, Iran, Egypt, India, Saudi Arabia etc.

12. Writings :
(i) Books Published about 70
(ii) Published Research Articles (Urdu & English) about 100
(iii) Un-published manuscripts More than 300

13. Lectures & Talks on different Islamic Topics in Urdu & Englsih (Audio/Video Cassettes) :
Audio More than 1000
Video More than 200

PEN FRIENDSHIP CLUB

Name: Waseem Akhtar Memon
Age: 15 years
Hobbies: Reading good books, cricket, weight lifting, swimming, pop music and photograhy
Address: Jarul Shah Market Road, Madina Masjid, Near Ustad Cycle Works House No. 65/449 434 Dadu, Sind

Name: Akhtar Hussain Shah
Age: 15 years
Hobbies: Swimming
Address: House No. 433/34, Shaukat Street, Market Road, Dadu, Sind

Name: Wajid Hussain Shah
Age: 16 years
Hobbies: Swimming
Address: House No. 433/34, Shaukat Street, Market Road, Dadu, Sind

Name: Noman Naseem
Age: 14 years
Hobbies: Stamp collecting, listening to English music.
Address: Snowhite House, 381 Bahadurabad, Karachi.

Name: Fazal Abbas
Age: 16 years
Hobbies: Reading, music, table tennis, hiking, penfriendship.
Address: D/25-26, Aminabad Apartments, FL-5, Block E, North Nazimabad, Karachi.

Name: Qazi Zaki Uddin
Age: 16 years
Hobbies: Writing stories, cricket, and penfriendship.
Address: H. No. 325, Street No. 22, Area 37/C, Landhi No. 3 Karachi No.30.

Name: Shahzada Saleem Shaikh
Age: 16 years
Hobbies: Table Tennis, listening to music, reading and dancing.
Address: 42/D 2nd Floor, Commercial Area 'A', Defence Housing Authority, Phase II, Karachi-46.

Name: Mohammad Salim Dahri
Age: 14 years.
Hobbies: Reading newspapers, magazines, writing poems, essay and stories and listening music. Playing cricket and volleyball.
Address: C/o Ali Asghar Gurmani, P.O. Drighbala Taluka Johi Distt: Dadu.

Name: Farrukh Sheikh
Age: 15 years.
Hobbies: Dancing, playing football
Address: 163-E, Unit No.6 Latifabad, Hyderabad.

Name: Syed Mohammad Ahsan
Age: 15 years
Hobbies: Movies, reading books
Address: R-170 Sector 16-A, Buffer Zone, North Karachi, Karachi-36

Name: Saeed Ahmed Nizamani
Age: 16 years
Hobbies: Reading, chess playing and making friends
Address: P.O. Tando Qaiser, Vis. Tando Jam, Distt: Hyderabad.

Name: Syed Mohd. Asad Hashmi
Age: 11 years
Hobbies: Stamp collecting, reading and writing, table tennis.
Address: H.No. 6, Amil Colony, Hirabad, Hyderabad.

****

Name: Aamir Qureshi
Age: 16 years
Hobbies: Playing cricket, music, reading, painting.
Address: C/o. Ghulam Akber Qureshi Advocate, Market Road, Dadu (Sindh).

****

Name: Tanveer Ahmed Rajper
Age: 13 years
Hobbies: Reading English books, playing cricket & table tennis.
Address: Govt. High School Padidan P.O. Padidan Distt. Nawabshah Sindh.

Name: Mahmood Ismail Memon
Age: 16 years
Hobbies: Hockey, table tennis and English movies.
Address: C/o Faiz Muhammad Memon, Memon Mohalla, Fish Market Road, Dadu.

****

Name: Mustafa Aziz
Age: 15 years
Hobbies: Boxing, cricket
Address: Mustafa Aziz C/o Dr. Muhammad Unis Hospital Bukhari Para, Mirpurkhas.

****

Name: Sultan Ahmed Khoso
Age: 16 years
Hobbies: Cricket
Address: Haider Tailoring House, Johi, Taluka and P.O. Johi, Dist. Dadu.

****

Name: Fouzia Saleem
Age: 16 years
Hobbies: Swimming, dancing (all folk dances), listening to English music and classical songs and jogging.
Address: Base Commander Residence, P.A.F. Base 'Faisal', Main Shahrea Faisal, Karachi

Name: Sirajuddin Mulla
Age: 16 years
Address: A/530 Block 'D'. Bombay Town, North Nazimabad, Karachi-33.
Hobbies: Computer programming, body building, playing squash and listening English songs.

Name: Ehteshamul Haque Butt
Age: 17 years
Hobbies: Music, writing, travelling.
Address: B-80 (A), Housing Society, Sanghar, 68100.

******

Name: Faisal Bin Badar
Age: 16 years
Hobbies: Listening to music, reading, playing hockey, making penfriends.
Address: 39, Ali Doulat Square, Block 'G', North Nazimabad, Karachi-33.

******

Note: We are happy to introduce pen-friendship in this world-wide magazine. Who want to enter in the club are required to send a pay-order of Rs.10/- in favour of Chief Editor. Yearly subscribers of the magazine are remitted of this fee. They can get their names entered without paying any amount by quoting only their subscription Numbers. Those who want to get their photograph published are required to deposit Rs.25/-.

his head on the land of Allah.

10. To provide proper means of living to every able-bodied person and to make regular arrangements for the maintenance of disabled and the needy in accordance with the fundamental human rights enunciated by Islam.

11. To provide free and compulsory education so that poverty should cause no obstruction to educational progress of any capable individual.

12. To provide free medical facility to every citizen of Pakistan specially in rural areas.

13. To rehabilitate and resolve the economic deadlock of all the needy and indigent persons including widows, orphans, disabled, aged and otherwise helpless people through proper enforcement of the systems of Ushr, Zakat, Qarz-i-Hasanah, and other socio-economic cooperative plans, so that every person may lead a dignified life.

14. To abolish political corruption and disturbances and to create a system for equal treatment to political favourites and rivals.

15. To create impartial system of administration

and to delegate administrative powers to the smaller units at various levels, for the immediate and effective solutions of problems of the people.

16. To provide military training to every citizen of Pakistan as a soldier of Islam and to make the defence of the country invincible.

17. To make arrangements for protecting the family, social, educational, cultural, and political rights of the female population of the country and to promote their welfare in general.

18. Quran and Sunnah will be the Supreme law of the country. The Constitution, Laws of the land and the State policies will be positively subordinate to the injunctions of Quran and Sunnah. Interpretation of Shariah laws would be in accordance with the democratic principles, consistent to the school of the majority of the population, without interfering with religious freedom of other schools. Moreover no hesitation would be made in benefiting from different Islamic Schools of Fiqh and from the established dynamic principles of Ijma to create harmony between Islamic legislation and contemporary needs of the modern ages.

19. To replace existing unrealistic and unjust system of taxation with a new revolutionary system based on the public participation and mutual co-operation of the Government officials industrialists, businessmen, service class and other tax-payers, in order to ensure the feasibility of the honest businessmanship in the country.

20. To remove economic disparities between the rich and the poor classes by introducing an economic revolutin whereby just distribution of wealth-will be ensured so that each may get according to his ability, work and need.

21. To take revolutionary steps for the social uplift and economic welfare of the village population of the country, so that they may enjoy the same necessities and facilities of life as available in the towns.

22. To revolutionise the existing education system so as to promote humanities, science and technology to the level of other advanced countries and at the same time revive our Islamic culture and civilization.

23. To bring about fundamental changes in the present election system so as to enable all classes of the society to participate in the election process, irrespective of their financial position, so that their personal character and capacity should be the deciding factor in the political process. Provision of the talented and capable leadership of the country would be ensured by this change.

24. The rising trend of terrorism will be discouraged and different schools and sects of Muslims would be given full liberty in respect of their religious doctrines.

25. The rights of minorities

FOUNDER AND CHAIRMAN OF PAKISTAN Awami Tehrik

1. Name : Professor Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri.
2. Father's Name : Dr. Farid-ud-Din Qadri (extremely pious and learned scholar).
3. Date of Birth : 19th February 1951 at Jhang (Pakistan0.
4. Education : (i) Master of Arts (Islamic Studies) 1st position in University of the Punjab (1972).
   (ii) LL.B. from University of the Punjab (1974)
   (iii) Ph. D. from University of the Punjab (1984) Islamic Penal Philosophy).
5. Religious Education : Dars-i-Nizami and daura-i-Hadith from distinguished muslim Scholars from to 1970 (at Madina Munawara, Jhang, Lahre and Bahawalpur)
6. Spiritual Beneficience : From Sayyidina Shaikh Tahir Ala-ud-Din al-Qadri Al-Gilani Al-Bag present head of the Tariqah Qadriyyah since 1966.
7. Ideological Development Under the guidance of an eminent Muslim philosopher Dr. Burhan A Farooqui
8. Visiting Professor of Islamic Law & Jurisprudence : Law College, Punjab University, Lahore (Teaches LL.M. classes.)
9. Prestigeous positions held : (i) Member of the Syndicate, Senate and Academic Council, Universit Punjab (Pakistan).

'Business Review' Export Policy & Training workshop

by Muhammad Siddiq ul Qadri

A two-day training workshop for New Exporters was held on 25th-26th June, 1989 at Lahore Chamber of Commerce premises.

This workshop programme aimed at importing fresh information to the new importers and providing them practical guideline by the valuable lectures of the experienced persons in the field.

Approximately 60 New Exporters attended the training workshop.

After recitation from the Holy Quran Syed Azhar Mahmood Director EPB Lahore introduced the participants with the aims and objectives of the workshop and the significane of such training programmes.

Inauguration address was delivered by Director General M.Y. Bhutta EPB, Karachi.

After him a number of experienced Exporters belonging to different occupations delivered their speeches on various matters that needed special consideration. On the first day of the programme Mr. Munawar Akhar-ul-Islam highlighted the significance of 'Registration as an Exporter'. Mr. Khalid Mahmood of Chaudhry Dairies Ltd., Lahore drew upon the 'Location of Product and Product Adaptation'. Sheikh Iftikhar Ahmad of Bilqees Carpets Ltd., Lahore expressed concern over costing, pricing and marketing and the problems associated with these areas of Export business. Mr. Saif-ur-Rehman from Habib Bank told the participants about the 'Role of banks' in Export business. Mian Tariq Mahmood of TAQ Cargo Lahore discussed different matters concerning 'Shipping'. All these topics were adopted to import elementary knowledge to the New Exporters so that they may not feel any inconvenience due to the lack of basic informations whatever may be their area of Export business. These were some general informations meant for first day training programme.

On the second day of the programme Mr. A. Jafari from Export Promotion Bureau Lahore discussed in detail 'Textile Quota Management Policy & GSP (i.e. Gross Sales Product)'

Dr. Mohammad Saeed from Customs Lahore told the participants about commodity description, Coding System' that how they can better deal with custom system in their subsequent transactions.

Mr. Azhar Mahmood of Export Promotion Bureau Lahore tried to bring home 'Export Policy 1987-90'(Procedure & Incentives) to the audience.

Miss Naveed Ahsan of University of Management Lahore threw light on matters concerning 'Business Communication'.

All these topics were no less important than the earlier ones and the participants acquired highly valuable informations about Export business. At the end of the programme visitors were encouraged to participate in Panel discussions so as to make clear anything demanding more attention.

The significane of such training workshops can scarcely be over-valued for these are the thing which most of the New Exporters used to acquire after a considerable loss. The arrangement of such programmes on government level are highly laudable.

PERSONALITY OF THE MONTH

Personality of the Month Professor Mohammad Tahir-ul-Qadri is an inspiring young religious leader who decided to take up the politics too, due to the dissapointing political atmosphere pervailing in the country because of the ever irresponsible Pakistani politiciane who mostly belong to the same old political families. Ever active non-democratic reactionary politicians whose interests are better served under the dictatorships, are again sparing no effort to destroy the young and tender plant of democracy planted in Pakistan and the fact that Pakistan People Party's un-convincing victory and the inclusion of some such reactionary forces within the present PPP set up, the present situation of unsure political dead lock between the centre and the provinces of Punjab and Baluchistan, an atmosphere of disappointment is prevailing in the politically conscious patriotic minds of the Pakistani people.

Honourable Mr. Tahhir-ul-Qadri is one of them. If the politicians were able to show the sense of responsibility, he must, probably would have certainly preferred to stay away from the politics, but the irresponsible political atmosphere created by the politicians have forced him to jump in the political ground, Howsoever dirty it may be, to change the things, to bring the revolutionary changes country sure needs in order to save the country from further degeneration.

Here is the programme he have in his political bag, which he announced on the 25th May 1989 at the famous Mochi Gate ground Lahore.

PROGRAMME

1. Total Elimination of illegal gratification from the entire administration so that all matters are disposed of strictly according to merits.

2. Total abolition of system of Safarish at all levels so that every deserving person may get his due, without any difficulty.

3. To eliminate all sorts of exploitations and discriminations by ensuring the speedy inexpensive justice, alongwith the supremacy of law and judiciary in the country.

4. To root out smuggling and all illegal means of accumulating wealth, and to create equal opportunities livelihood through valid means to all citizens of Pakistan without discrimination.

5. To root out all types of intoxicants to enable the future generation to lead a purified life according to the values of Islam.

6. To abolish prostitution and to provide protection to the dignity, honour and chastity of female population of Pakistan.

7. To restore the peace and security of the Nation by demolishing the existing atmosphere of terror and insecurity.

8. To bring about sectarian harmony in the country.

9. To provide free residential plots to every homeless person in the country, so tha every person may have roof on

education for peace and development, research for peace and development, our common future and expanding the role of the United Nations.

Information on related activities and future summer schools may be obtained by written to the International People's College, I, Montebello Alle, DK-3000 Elsinore, Denmark.

7) University of Surrey establishes research centre on youth :

A centre for research in youth and further education is being established by the Department of Educational Studies of the University of Surrey, United Kingdom of Great Britain and Northern Ireland. The centre is expected to provide a supporting framework for research into developments in education and training for adolescents and young adults. It will also function as a vehicle for the dissemination of research findings and as a forum for the discussion of research data and the development of policies relating to the education of young people in developed and developing countries. Its priority research themes are to include (a) key educational and social issues affecting young people, (b) innovations and developments in educational and training provisins for young people, (c) the professional development of those who work with young people.

The centre will be part of the expanding research programmes in the field education for young adults undertaken by the Division of Youth and Further Education of the Department of Educational Studies. One of the aims of the Division is the promotion of work related to the education of young adults; it provides related in-service training and staff development for teachers in secondary education, further education, youth and community work and social services.

More information on the centre may be obtained from the Department of Educational Studies, University of Surrey, GU2 5XH, United Kingdom.

8) International Youth Services Conference

The Second International Youth Services Conference, sponsored by the Illinois Department of Children and Family Services and the Illinois Collaboratin on Youth, will e held at Chicago, Illinois, from 2 to 5 October, 1988.

The Conference will be attended by, and benefit, youth professionals and youth leaders, youth ministers and policy makers, government youth agencies, juvenile justice staff, community-based agencies, community civic leaders, and health-care professionals and volunteers. There will be keynote speeches, workshops, panel discussions, forums, youth presentations, exhibits and visits to community sites. A major topic of the Conference will be acquired immuno-deficiency syndrome (AIDS) and substance abuse : effective community education, treatment programmes and prevention strategies. Other topics will include education and training programmes, youth employment and economic development, youth and Government, homeless and street youth, youth advocacy, adolescent health issues and community development.

More details may be obtained by writing to the Second International Youth Services Conference, Conference Co-ordinator, P. O. Box 5144, Springfield, Illinois 62705, United States of America.

B. Regional level

World Assembly of Youth ahd World Health Organization collaborate on projects in Africa.

The World Assembly of Youth, a non-governmental organization involved in the field of youth work, and the World Health Organization (WHO) are collaborating on two youth-related projects in Africa : a survey on adolescent health and a workshop on youth and health development.

9 EXIS : New organization for youth exchange in the Netherlands

In the Netherlands, a new organization called EXIS : Centre for International Youth Activities was established on 1 april 1988 through the merging of the Bureau for International Youth Contacts and the Netherlands Platform for International Youth Work.

EXIS is an independent service organization that seeks to foster international contacts between young people by providing information, advice and assistance to young people in the Netherlands who are interested in going abroad and to youth in other countries who are interested in going to the Netherlands to study, work, spend their holidays or participate in youth exchange programmes. It works in close co-operation with other youth organizations in the Netherlands and with other European youth networks and international agencies.

Its activities include the organization of exchange programmes, youth and student meetings, conferences, festivals, exhibitions and programmes for foreign delegations, as well as publishing guides and brochures.

"Go Europe" and "Au pair in the Netherlands" are two of its present programmes. "Go Europe" is a series of television programmes transmitted in 21 European countries via satellite on Sky Channel. Its aim is to encourage international mobility and contact between young people in Europe by providing information about travel, accommodation, language courses, exchange programmes and holiday employment in different European countries. Young people in Europe, both individuals and groups, who seek exchange partners abroad can write to the Go Europe Club. The "Au pair in the Netherlands" programme helps make au pair arrangements for young people who wish to get to know the Netherlands.

More details may be obtained by writing to EXIS. Postbus, 1001 MH Amsterdam, Netherlands.

10) Japenese Youth Volunteer Association extends programme to Asia.

The Japanese Youth Volunteer Association is an agency promoting youth volunteer activities in Japan. Volunteer 365 Programme is one of its regular programmes in which young Japanese aged 18-30 are assigned to different grass-roots organizations committed to the improvement of community life. Since the programme began in 1979, more than 300 youngsters have been assigned to over 100 organizations.

In 1987, the Japenese Youth Volunteer Associatin decided to extend its programme to include Asian youth volunteer workers. A new programme, Volunteer, 365: Asian Exchange Programme, was established with the aim of familiarizing volunteers from Asian countries with the problems faced by common people in Japan. In its first year of existence, the programme brought to Japan three volunteers each from Bangladesh, China, Singapore, Sri Lanka and Thailand for a period of seven months. The volunteer workers were assigned to take care of the elderly and disabled in both rural and urban areas of Japan. During the second year of the programme, 10 participants will be selected from each of the same countries and a 15-day orientation seminar will be held for them and around 50 Japanese volunteers.

11) China : new assistance system for poor students :

The Chinese State Commission for Education has announced the extension of a new system of assistance to poor students, which was first introduced in 1986 on a trial basis in some educational institutions.

University students in China are entitled to free education. In the past, students from poor families could apply for State grants to cover living expenses. In 1986, the State Commission for Education began instead to give loans combined with scholarships on a trial basis at 85 educational institutions. The loans are to be repaid in lump sum by the work units that accept the students after graduation. The sum is then to be deducted from their future wages over a period of five years. This new system of assistance is designed to help promote students' self-reliance and reduce their dependence on society at large. In June 1987, the State Commission announced that the new system of loans would apply to all new college entrants.

12) Film on adolescent pregnancy in Africa:

A feature film on teen-age pregnancy entitled "Consequences" has been produced in Zimbabwe by Development through Self-Reliance, Inc., of the United States, with the support of the Pathfinder Fund and the International Planned Patrenthood Federation.

Sexual activity among unmarried African adolescents is increasing while contraceptive use remains low. It is estimated that each year 18 per cent of African teenagers aged 15-19 give birth (compared with a world-wide rate of 5 percent), with drastic consequences for the rest of their lives. The film, which is available in English and French and in all video formats, is part of an attempt to convey a message to teenagers regarding the consequences of teen-age pregnancy and to combat the attitude of many teenagers that it cannot happen to them. It is expected that the film could be used in projects aimed at combating adolescent pregnancy. It could be useful in stimulating discussion about the consequences of teen-age pregnancies and about how to avoid them.

More details about the film may be obtained by writing to Development through Self-Reliance, Inc., P. O. Box 281, Columbia, Maryland 21045, United States of America.

WORLD YOUTH

The Role of United Nation in the Field of Youth and Development

by Muhammad Siddiq ul Qadri

By adopting, in 1965, the **Declaration on the Promotion among Youth of the Ideals of Peace, Mutual Respect and Understanding between Peoples,** the General Assembly stressed the importance of the role of youth in today's world, especially its potential contribution to development, and proposed that governments give youth an opportunity to take part in preparing and carrying out national development plans and international co-operation programmes.

Accordingly, activities of the United Nations and its Member States have focused on: the preparation of youth, through education, for full participation in all aspects of life and development; health policies and programmes which would ensure that young people are able to take advantage of opportunities open to them; the adoption of all possible means to increase employment for youth; opening up channels of communication between the United Nations and youth organizations; and promoting human rights and their enjoyment by youth.

The World Youth Assembly (Headquarters, July 1970) was the first such meeting organized by the United Nations.

The General Assembly decided, in 1979, to proclaim 1985 as **International Youth Year: participation, Development and Peace,** aimed at bringing about widespread awareness of the situation of youth, their problems and aspirations, with a view to engaging young people in the development process. The Specific Programme of Measures and Activities adopted by the Assembly in 1981, together with regional and national plans of action, became the instruments of observance for the International Youth Year.

The symbolic culmination of the Year came in the form of a series of plenary meetings of the General Assembly at its 1985 session, in November, designated as the United Nations World Conference for the International Youth Year. The outcome of the Conference was the adoption of guidelines for further planning and suitable followup in the field of youth, encompassing all the experience gathered during the preparations for the Year and representing an international instrument providing contours of a global strategy for youth work beyond the Year. In recognition of the importance of the guidelines as a conceptual framework in developing national youth policies and programmes, the Assembly and the Economic and Social Council have adopted several resolutions calling for their implementation by Governments and intergovernmental and non-governmental organizations at all levels.

A trust fund established for International Youth Year, renamed **the United Naions Youth Fund,** has continued to operate since 1985 to support projects of a catalytic or replicable nature involving young people in the development of their countries.

2. YOUTH INTERNATIONAL

Monthly English Urdu

Youth International is available in the market and an economical offer for annual subscription is being made to its readers for its prompt delivery on their doorsteps Annual Subscription Rates :

Pakistan :	Rs :	180.
Middle East	U $	25
Europe/Africa/For East/ South East Asia	US $	32
U.S.A., Canda, Austrlia	US $	37
South & Central America	US $	42

3. UNDP BOOSTS SUPPORT TO NGOs

A UNDP programme to encourage innovative development activities by non-governmental organizations (NGOs) is being expanded by 50 per cent. Last year, UNDP's Partners in Development Programme (PDP) awarded grants of up to $25,000 to NGOs in 37 countries. This year, funding for the project has been increased from $l million to $1.5 million, to extend participation to 61 countries. "The first year was very successful, beyond anyone's expectations," said Sarah L. Timpson, Director of UNDP's Division for NGOs. "Many innovative grassroots projects were supported, and we're hoping that bilateral and private donors will recognize its potential for strengthening local NGOs and helping communities help themselves."

In all four regions of the world last year, programme grants encouraged a wide range of activities. A large number of awards were used to tackle problems related to youth, such as unemployment and drug abuse. In Malaysia, the Philippines, Sri Lanka and Zimbabwe, NGOs working to protect the environment and conserve energy were awarded grants. Local initiatives to encourage small businesses were supported in Bangladesh, Costa Rica; Ecuador, Grenada and Jamaica. In other countries, such as Burkina Faso, Mauritania, Rwanda, Togo, Uganda and Zaire, PDP funds supported training for NGOs, information activities, and the organization of Round Table meetings to co-ordinate development efforts.

The conference is being sponsored by the Global 2000 Project of the Carter Presidential Center in Atlanta, Georgia (USA) and the Bank of Credit and Commerce International. UNDP, UNICEF, the World Health Organization and the World Bank have endorsed the initiative, which will focus on eradication programmes in Burkina Faso, Ghana and Nigeria. Former US President Jimmy Carter will be the keynote speaker at the meeting.

4. YOUTH INTERNATIONAL GOLD MEDALS

Youth International have decided to honour the deserving youth with medals annually on national and international level in different walks of life. To honour this programme with a democratic spirit, the views of the readers of Youth International would be the basis for the selection of the deserving youth to receive the honourable gold medals.

The 1st Youth International gold Medals Award ceremony would be held on the 14th August 1990

WORLD YOUTH REPORT

5) Life-Link a Project to create a vision of the future :

Life-Link is a global project for young people, the purpose of which is to give youth an opportunity to form a vision of their future and a chance to communicate their views about the current problems and their vision of the future, thereby attempting to influence their common future. Organized by the Life-Link Foundation of Uppsala, Sweden, the Project has begun since 24 October, 1988, United Nations Day.

A major objective of the project is to enable the young generation to develop faith in the future and sense of responsibility towards it and to enable them to realize that conflicts of human origin can be solved by peaceful means. The human race has succeeded in developing two technological forces : the power to destroy the planet and the power of communication linking everybody on it. The project is a plan to use the power to communicate to remove the threat of destroying the planet.

The project is to be executed in three phases. During the first phase, young people in the Member States of the United Nations will be motivated to develop their ideal image of the future and to present it to the world on United Nations Day in the form of written appeals. durin the second phase, writers of the selected appeals will gather in national and international seminars to refine their ideas and to formulate a young message for the future. During the third phase, this youth message will be disseminated world-wide to the schools, to the public through mass media and to heads of State personally by a group of youngsters, one boy and one girl from each participating country.

More details may be obtained by writing to the Life-Link Foundation, c/o. Uppsala UN-Assocation, Dag Hammarskjold Library, Box 644, S-751 27 Uppsala, Sweden).

6) Summer school on preparation of societies for life in peace :

A summer school organized by the International People's College on the theme "Our common future: preparation of societies for life in peace" was held at Elsinore, Denmark, from 17 to 30 July, 1988. The project was sponsored by the United Nations University and by Scientists Against Nuclear Arms, an organization active in the field of peace and international understanding.

The International People's College was established in 1921 to bring people of different nationalities and cultures together in an environment of global learning. Its summer school for international understanding is an annual event orgnized in collaboration with inter-governmental and/or non-governmental organizations.

The theme of the 1988 summer school, "Preparation of societies for life in peace", was taken from the title of a declaration adopted by the General Assembly in 1978 (in its resolution 33/73) and, subsequently, of a project of the United Nations University, the purpose of which was to contribute to and encourage the commitment on the part of the international community to utilize the vast existing material and intellectual potential to improve the well-being of all human beings. the summer school consisted of a series o lectures, workshops, experiments discussions, participatory cultura events and excursions. The theme discussed included preparation fo life in peace, current issues of worl development, issues and experience in social transformation, scienc

souls of the people, who love freedom and democracy. The idea brought the ripples of hope for the people in the so called third world, who have the experience of living under the dictatorships. She must be enjoying the cool breeze of freedom, she mention so often these days. One can understand, how hard she had to struggle to **make it possible, she want to secure it through a feasible association of the democratic countries, for her and for many others, for our today and for others tomorrow, an idea, an open challenge to the stronger democracies and the US in particular to say "which side are you on", a protest songs so popular during the Viet-Nam days.**

If we look into the history, we find that one of the most important issue, even since the beginning of the human civilization, have been to find the way which can help promote a better understanding and relationship for the peaceful co-existance of the human race on the prescribed planet earth. Many civilizatons came to exist on the face of the earth and finally mingled in the dust, but this problem exist even today demanding rather more urgency for the solution. I am not going to describe the history of man's struggle in this regard and the tragic stories of many old civilizations which are anyway laid to rest in the history. What I am interested is to see the suggestion in the context of present day world and the possible role, an association of democratic countries can play in it.

Mr. Mushtaq Ahmed in his article on "World Union of Democracies" published in the Dawn, Karachi dated June 20, 1989 have pointed out that the second world war in the broader sense must be interpreted as a war between dictatorship and democracy, freedom and tyrany. The western alliance was an association of democreis, subsequent accession of the Soviet Union to it, had not altered the nature of the conflict as a migthty crusade against the enemies of mankind who were out to destroy **the finer vlaues of the civilization and rollback the tide of progress, only by their combined materials military and manpower resources, could civilization be saved from an impending disaster. The grand coalation was, therefore, more than** a recognition of necessity or an act of strategy. The many eyebrows that were raised, at its fruition were soon lowered when they saw the fruits of victory in sight. The destruction of the fascist powers in the west as well as in the east, was possible only through their joint venture. By its continuation alone, could the foundations of peace be made more durable and lasting.

This version strongly goes in the favour of the concept of an association of democratic countries. Something tried and proved good is sure worth giving another try. We have to start from where we are standing now as we cannot go back to the past. We have to face the new realities of the polito-economical world in the context, how they stand at the present. Sure we do not have Russia in this equation, but we have many others **and who knows, the cool breeze of freedom might just pass through Russia too, one of these days, and we have Russia back in the club with even more merits and this time without any raised eyebrow.**

An Association of democratic countries can surely bring a brand new dimension in the world political map. A sure hope for the suffering lot in the developing and the underdeveloped countries, and a sure booster for the western democracies and specially for the leading power of the democratic world, the USA, if she decided to play a strong positive role in its founding and the working of this association. In the long run a very beneficial formula for the strong growth of the democratic ideals in the world, the ideals so dear at heart to the common american and the majority of the human kind living on this beautiful planet earth.

An association of democratic countries means a spirit of co-operation among the people of the democratic world to promote the ideals of freedom and democracy and to find the ways to secure them from the butchers of freedom and democracies, the dictators and the dictatorships, something sinful from religious point of view and something deplorable and hateful from human point of view. An association of democratic countries means an eventual end for the

dictators and their promoters. It means a progressive, democratic, peaceful and prosperous future for the suffering lot. It means the self respect every body longs for, means the better flow of thoughts and ideas in the free world.Means the right informations about each other.

Such an association can play a very constructive role in any troubled area in the free world in the light of better information data, to help solve the problem in a more constructive and a peaceful way. So **for, lack of proper knowledge have played a devastating role in the favours of dictators and naturally against the humanity in the so called free world.**

The free of the world has been continously changing in geo-political and socio-economical aspects and we all know that life is a movement, a change and therefore we should always be ready to accept the change. It depends upon us to help bring the positive change. The west have enjoyed a very high standard of life at the cost of the so called third world, first as colonialists and now as the neo-colonialists. Whosoever invented the phrase Third World must be having a very discriminatory and class conscious mind. It is the mentality we need to change to bring about the desired change, this modern world demands to-day. **The world demands change, Things cannot remain the same. The suffering humanity is up on her toes demanding for the justice in the geo-political and the socio-economical orders. This must** happen, as there are millions of beautiful people, who though have born in the rich west, but have realized the demands of the suffering rest, and are fighting shoulder to shoulder to help bring justice, against their own governments even, if the occasion so arise. This must happen, because the desire and the movement is there for this. The problem is how to make it happen. The best way, of course is the peaceful way through the table talks and positive research work and fruitful discussons in an open and frank surroundings. It can happen through the philosophy of give and take, to live and let live, to make life possible for all because **"without respect for life no human rights make sense."** And if we have an association of the democractic countries, and there is the genuine spirit of co-operation and belief in the philosophy of co-existance, I am sure the luxurious west and the suffering rest may reach to some healthy conclusion in the matter of a new world political and economical order to make the life more secure and reasonable for each and every citizen of the so called free world leading eventually to a more harmonious relationship with the other block, helping to promote peace on the mother earth as love is stronger than hate and that is the message of the coo breeze of freedom.

COTTON TEXTILES & TEXTILE ARTICLES

FOR ALL TYPE COTTON TEXTILES AND TEXTILE GARMENTS

ARTICLES: Bedding Clothing, Dressing Material, Hospital Garments, Uniforms of all Forces, Towels, Bed Sheets, Blankets Woolen, K.T. Lattah, Malmal, Dossoti, Linen Cloth, etc.

Contact:
AL-QADRITRADING CORPORATION (Regd.).
Manufacturers, Govt. Contracters, Suppliers.
Head Office: 6th Floor Aiwan-e-Auqaf Shahrah-e-Quaid-e-Azam, Lahore. Pak.
P.O. Box No. 2441, G.P.O.
Phone: 54729

lack of education, the party organisation, mismanagement and the lack of many other things, he invited a strong resistance against him from his own class. But, for his love for the poor, deprived and, the suffering masses in Pakistan, do I **dare say that one of the reality is; if you stand for the poor, you are persecuted, but the poor stays with you and that is the reward.**

His daughter and the PPP got that Reward due since, Zia took over by force, waiting in the shelves of the history to be transferred whenever the occasion, so arise. To keep this reward, to be able to stay in the power depends upon, how they manoeuvre in the realms of internal and external political and economical situations.

The act of the drama of the political world is changed as compared to those times, when Bhutto came to power.Now, the time demands a new look, a fresh approach to be in the harmony with the changed world. At that time, the slogans of socialism were on the rise, due to perhaps the American involvement in the Viet Nam war, the general trend in the US and elsewhere was to seek refuge in the socialism. But, then the Russian involvement in Afghanistan brought the application of the reverse gear and we saw the movements towards free econoy anu democracy.

Since Pakistan joined Seato and Cento, She came under the American brace and stayed even after leaving the treaties how this relation have workd since then is though open to a many questions, but the reality does not change. US with time has acquired strong roots in our armed forces, who depends heavely on the American armaments, and the affuent landlords and the businessman of

our country. Even the students and the travel minded youth of Pakistan, now prefers to go to the US for the education purpose or to fulfil their travel lust, because of the minimum discrimination factor, and lately, even the return of the democracy in Pakistan is heavely credited to the American account, which have boosted the American image in Pakistan tremendously.

It was the present day reality, the Afghan issue, the presence of over 3 millions Afghans on the Pakistan soil, the heroin factor; over 2 millions youngmen and young ladies already suffering from this expensive and killing habit, which have destroyed not only the man or the woman in the habit but also the family they belong to, as we have mostly the combined family system still existing in Pakistan. It have already become a strong factor for the families disintegration in the recent day Pakistan. Thirdly, the economic bankruptcy; the strict conditons, in the process of procuring loan from the world bank is enough to show the seriousness of the situation.

It was all that and a lot more, which made her to go to the US with open mind, heart and soul than with an angry disposition as may be expected by some innocents.

It was, when the dictator general Zia had owerthrown her father's government, leading to his controversial hanging, which seems more for to realise the political aims the general might had in his plane, in other words a political murder, and that time Miss. Benazir Bhutto, was to be in the isolation or in the prison because of her being the obvious challenge, a possible revenge as he was aware of her education, intelligence and the qualities of leadership. Above all, for the sympathies she could mobalise due to the unjust hanging of her father Mr. Zulfiqar Ali Bhutto, the founding father of PPP. **During the isolation, she must have experienced the storms of her anger and also eventually the moments, the still moments, the strange calmness and the quiteness within her,** the great moments when one realize that things which are near are far away and the things for away are very near. The moments one come in contact with the cosmics and the cosmic knowledge come pouring in the spentout, thirsty dry ocean of the mind like the eternal rains and one realize in this freshly blessed light the realities of life. Emotions subdue and the wisdom shine, and one is ready to accept the crualties of life and her blessings too, the equation of action and reaction, the working of the different forces, the realization of the fault ceter,

instead of blaming, learning comes forth, learnng with the maximum senses at full alert, as if watching the whole event live on the global screen,living the past, present and the future at the same time, when the presence of time and space is not realized.

It was there she knew who is to be blamed, and she got the right answer, only Gen. Zia and no one else. With the US the question was to be friends or not to be friends. To be friends means sooner and easier back in the power, which was due from the history bank, and not to be friends meant; power, through revolution, large scale bloodshed or the slow poisoned death for the PPP. She made the right decision, she was aware of the good side of the Americans too, her personal experience, living and studying in America helped her greatly to go for that. To be friends with Americans.

Now, one would understand, when the Prime Minister Mohtarma Benazir Bhutto said before the joint session of the congress, which is a rare treat, that time is ripe for the miracles in Pakistan, she meant the never ending problem of drug smuggling can be solved now, as this problem has reached to a very serious dimension, and even with the lavish US aid, it have only multiplied, and as it is on the top priority of the PPP agenda, and if it showed a significant drop in a year time, that would certainly be a miracle for not only the Americans but also for Pakistan and the rest of the world too.

While declaring before the joint session of the congress that between Pakistan and the United States there was an enduring alliance, the Prime Minister showed

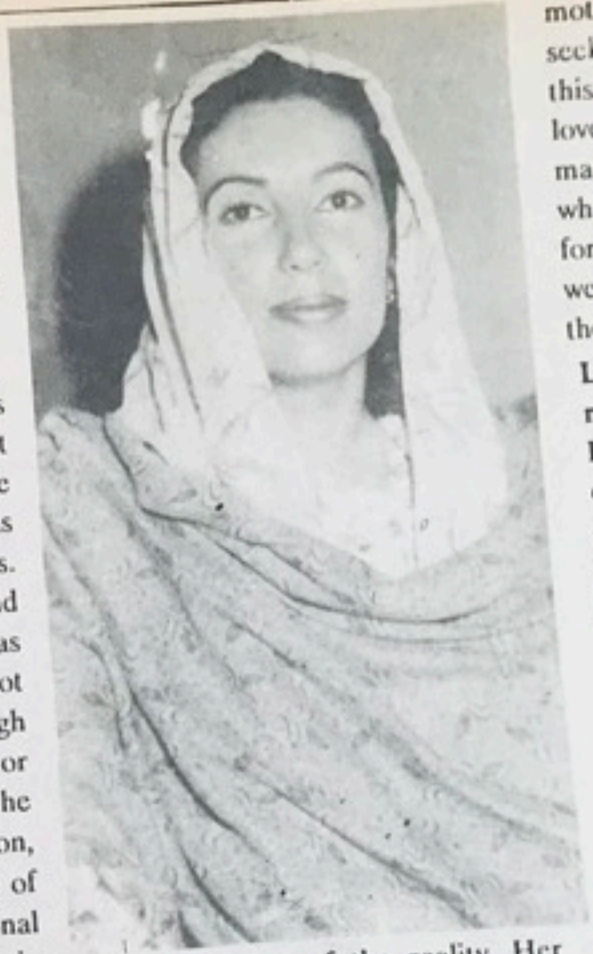

the realization of the reality. Her observation that by the restoration of democracy in Pakistan, a new element has been introduced into the equation, she made them to realize what was wrong in the old equation, and in the new equation, there was she, the elected Prime Minister of Pakistan, representing the People of Pakistan and talking to the representatives of peace and freedom loving people of america. **The one's who had to understand, they understood, for others the equation is same.** By saying that the biggest export of America is the idea, the idea of democracy, of freedom, she reminded them the best thing they have in there store to be exported, something which can be beneficial for the suffering humanity. The word biggest is used in terms of high utility factor. By saying that she won the hearts of many a freedom loving people, in other words, she meant, do not harm your own best export, which of course, harms your own image by practicing that. It was the mother in the gracious lady who is seeking the good sense to prevail in this realm of affairs, her unlimited love for the freedom of the troden masses of the suffering third world whose largest interest is sacrificed for the lesser interests of the heavy weights. She do not need to remind them the ghosts of Mossedge, **Lamamba and Alliende etc as mentioned by Mr. Ayaz Amir in the Islamabad diary of Dawn Karachi, dated June 15, 1989. By blaming you cannot bring the change, but through open mind and heart you might just win the worst of your enemies.** By reminding them those ghosts, they do not become alive, but by softening their hearts you might save few others.

Now lets move to the Harvard, where the rain kept falling now and then and the umbrella went up and down accordingly, but the twenty five thousands students and few thousands guests went on listening the inspiring speech of an old Harvardian, the young Prime Minister of Pakistan Mohtarma Benazir Bhutto, amidst the exalted moments, the harmonious clapping in the rain, at every turn durng the speech, sounding like the thunderstorms of appreciation. What a beautiful setting! the inspiring campus, the inspiring crowd, the spreads of beautiful lawn, the thoughtful weather and the inspiring young lady, the Prime Minister of Pakistan Mohtarma Benazir Bhutto who have gone through a lot, even in her young life to be able to speak the words of wisdom, and that is exactly what she did, right here, in the perfect time and space, she took the listners by surprise, when she mentioned about idea of an association of democratic countries, a positive vibration sent all around, a creative thought touched the minds and the

EDITORIAL

I have a fantasy, fantasy or a wish, a wish turned suggestion and that too very humble. The suggestion is that on every independence day, the ceremonies of course should begin with the name of the most merciful the Almighty God and his beloved prophet, and after that a silent stop at least for a minute to salute the great souls who sacrificed their lives for our independence today. A salute, that we and our children do not forget the sacrifice of those who obliged us with independence and freedom today with their offerings of lives and blood. I wish to stop and think about and, moreover, to pray for those souls who sacrificed to make it possible for us to be called the citizens of an independent country called Pakistan. Pakistan, a dream of the mystic poet of east Dr. Mohammad Iqbal translated into reality because of the Precisely calculated, unwavered action decorated with profound sense of scientific discipline portrayed under the most inspiring leadership of the great Quaid-e-Azam Mohammad Ali Jinnah who made the once impossible possible with his most honest, untiring work rewarded by the Almighty Allah. It was, possible, only though work, work and work as Quaid so often remarked. We can keep the honourable independence with honour only by following the same principle and not by killing even a one precious moment in our national and international responsibilities which is the most expensive national and international waste.

With the hearthy congratulations to each and every Pakistani and with the best wishes for our beloved motherland Pakistan, I beg your leave to salute to the one's who shed their blood and who gave their lives for me and for us to celebrate the Indepdence day. May God bless them with the bounties and may God give me the courage to work, work and work for the sake of my country and beloved countrymen regardless of the Provinces, linguistic or other secondary factors embraced with the Islamic brotherhood under the Flag of Pakistan.

THE MESSAGE OF THE COOL BREEZ OF FREEDOM

A SUBJECTIVE APPROACH TO THE PRIME MINISTER OF PAKISTAN'S VISIT TO THE UNITED STATES OF AMERICA

Sometimes the boat of life sails in the ocean of past, picking up those unforgotten memories from this past sailed ocean, which at certain times in our life becomes a present again, and these images perpetuate to help us conceive our future in the light of the experience our brain computer moniters from the past lived recordings, and the waves from the depths of the ocean of unconscious come alive to the surface of the conscious and help us to see our present for the future in the light of these past accumulated experiences.

It was in the light of these accumulated experiences that encouraged her to be friends with Uncle Sam, if she ever want to see the Pakistan People Party back at the top of the political scene in Pakistan. It was a reality she could not resist to ignore even at the expense of the strong dislike shown by some senior political leaders of her party and the cadre as well, when she went to the U.S., during her exile in London. Important issues, including the nuclear issue, being settled, she brought the N.O.C., with her to Pakistan on the 10th of April 1986, and the huge memorable reception she received from the Lahoretics was witnessed by the world over, on the television through the satellite.

On the other hand, pressure on the U.S. was on the increase for supporting a perpetuated dictatorship and the realization of a sure P.P.P. victory in case elections are held on the party basis, an essential accomodation of the P.P.P. was not only the desired factor but also the need of the time, for the U.S. foreign policy makers.

Now let us look back in the Mr. Bhutto's era, his policies were his own, a strong willed independent person, who was neither an anti-American or a pro-Russian, but still due to his strong personality, he made many an envious of him in the U.S. He could not errect the roots of the P.P.P. in the U.S. One of the main policy of Mr. Bhutto was to let Pakistan go nuclear, which was obviously to the dislike of the US and the rest of the heavy weights.

Again his stance for bringing closer the Islamic World was something which for the West could be a serious set back. If his eventual, never materialized, nuclear bomb was termed as the ISLAMIC BOMB, his preparations for an Islamic Bank was the economic bomb It was the genius in a developing muslim country who is living on the aid basket, which was a drawback, he never cared to calculate. It was the oil weapon, he inspired Arabs to use against the west, for their unjust support for the Israel, and the slogan of new world economic order. With such revolutionary stuff and his try to bring social jusice in Pakistan, which unfortunately, he could not really do significantly due to the

This unit is taken from a new UN resource for schools:

WORLD CONCERNS AND THE UNITED NATIONS

Model Teaching Units for Primary, Secondary and Teacher Education

- the first UN materials for classroom use
- based on innovative teaching practices around the world
- a collection of ideas . . . activities . . . readings . . . visual aids derived from international sources
- involved three years' collaboration between the United Nations, UNESCO, other UN agencies and international education specialists in over 40 countries

the 26 units

- focus on different world concerns and UN activities of particular interest to young people
- demonstrate a range of approaches and methods easily adaptable to various curriculum subjects and age levels
- help students to understand major world developments and their part in them
- require few supplementary materials; readings and illustrations necessary for teaching the units are included. The principal resources, however, are intended to be the local school and community.

Some comments by international education specialists

"an excellent text and well-chosen illustrations . . . supremely useful"

"A magnificent collection . . . modern, real"

"rich, encompassing . . . the right balance between substantive information and class activities . . ."

"well-done, sound . . . fits in with what is already being taught in our schools, leaves room for local material and experience"

"well-organized and instructive . . . the book will surely contribute to the development of international education in the world . . ."

"first-rate . . . A sense of adventure comes through consistently, and communicates the belief that one of today's great adventures is a global commitment 'to work together for the betterment of the world as a whole.'"

TO PROCURE **WORLD CONCERNS AND THE UNITED NATIONS** or individual units please send the order form to

UNITED NATIONS PUBLICATIONS
Room DC2-853
New York, N.Y. 10017
(Telephone (212)754-8324) or

UNITED NATIONS PUBLICATIONS
Palais des Nations
1211 Geneva 10, Switzerland
Mastercard and Visa accepted.

ORDER FORM

I wish to order (prepayment required)
__copies of complete edition of **WORLD CONCERNS AND THE UNITED NATIONS** 240 pp. - 9"x11" - US$ 23.00
(bulk discount available) Sales No. E.83.I.12

Enclosed is $_____ for ☐ complete edition

Charge my ☐ Visa ☐ Mastercard

*Account Number*__________ *Expiration Date*______

Name__________

Address__________

City__________ State or Country______ Zip______

Monthly
YOUTH International

Copy No. 6-7 Volume No. 1
Month of August September
Reged No.L 8503

Editor-in-Chief
MOHAMMED SIDDIQUE-UL-QADRI

Assistant Editors
DR. SARFRAZ H. BOKHARI
M. WASIM BHATTI, G.M. QADRI,
MRS. SHEHNAZ RASHID
MISS. SAMINA QADRI
Reporters
NAEEM BOKHARI, RAJA M. ASLAM,
MAUZAR WAHEED, TAUSEEF-UL-QADRI,
MISS. KHALIDA, MRS. FARHAT MUSTAFA
Photographers
FARMAN QURESHI, TABBASUM NAVEED
AZMAT SHAH,
Art & Designing
ZAFFAR ART,
Layout & Production
SAFDAR CHAUDRY,
Circulation Manager
ABDUL SATTAR
Correspondants :
Islamabad : Jamal Waheed Zaidi
Karachi : Abdul Rafique,
Queeta : Sarfraz Alam, M. Riaz
Peshawar : Gul Ghani,Mohd. Riaz
Gilgit : Shehzada Hussain
Foreign Correspondants
West Germany : M. Arif Salimi
Saudia Arabia : Sultan Ahmed
Canada : Zubair Chaudry
England : M. akram
U.S.A : Kanwar Saeed

Address for Correspondance
The Monthly youth International
Aiwan-e-Auqaf Building (Near High Court)
P.O. Box 2346, G.P.O. Lahore (Pakistan)
Publisher : Mohammed Siddique-ul-Qadri
Monthly Youth International
(Urdo, English) Tel : 54729
Printed by Everlight Printing
Press, 33 - Nisbet Road, Lahore.
Composed by Composing Centre
Bashir Building Royal Park, Lahore.

Price : Rs. 20/- pakistan
Annual Subscription Fee
Rs. 180/- In Pakistan

Editorial 06

The Message of the Cool Breeze of Freedom 07
THE PRIME MINISTER OF PAKISTAN Vist to the United States of America

WORLD YOUTH REPORT 12

Business Review Export Policy & Training Workshop Report 16

Personality of Month Professor Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri Funder and Chairman of Pakistan Awami Tehrik 17

Youth International Pen Friendship Club 21

SAVER NOW ANNOUNCES

THE BIGGEST PRIZE IN RAFFLE HISTORY

BUMPER Prize — Rs. **20,00,000** in cash

GRAND Prize — **3 PRIZES of Rs. 10,00,000 each**

SUPER Prize — **5 PRIZES of Rs. 5,00,000 each**

10 PRIZES of Rs. 1,00,000 each

20 PRIZES of Rs. 50,000 each

100 PRIZES of Rs. 10,000 each

1000 PRIZES of Rs. 1,000 each

2000 PRIZES of Rs. 500 each

and LOTS of other valuable prizes worth millions.

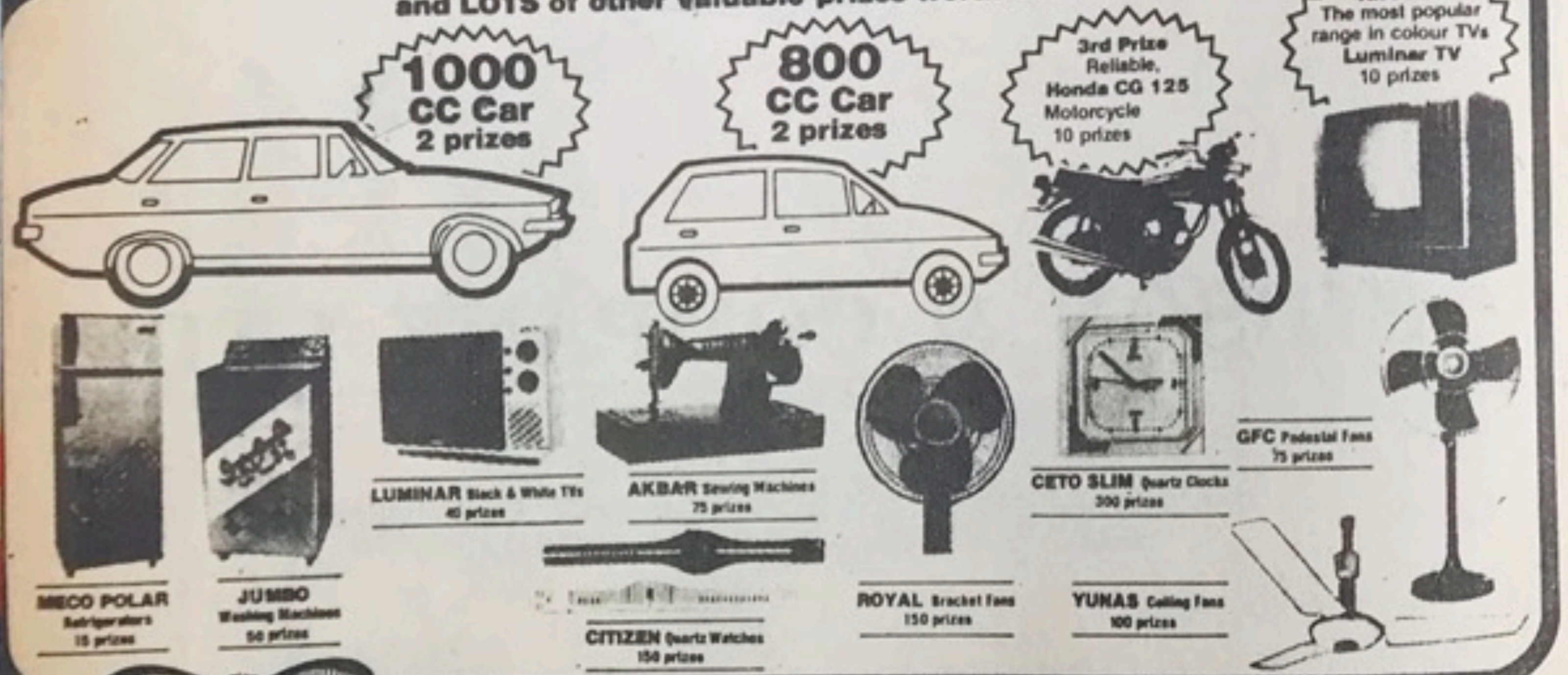

Last date for buying tickets for fourth draw
31st August 1989
4th Computer draw
15th September 1989

SAVER
— national organisation for sports promotion and welfare of sportsmen.

PID Islamabad
Interflow SR-32

قوم کو یومِ آزادی مبارک

منجانب :

یوگنڈا ہوٹل

مکمل ایئر کنڈیشنڈ

۴۵۔ میکلوڈ روڈ لاہور (پاکستان)

فون : ۵۶۰۷۷ - ۳۱۰۵۵

چوہدری نائب حسین مینجنگ ڈائریکٹر یوگنڈا ہوٹل

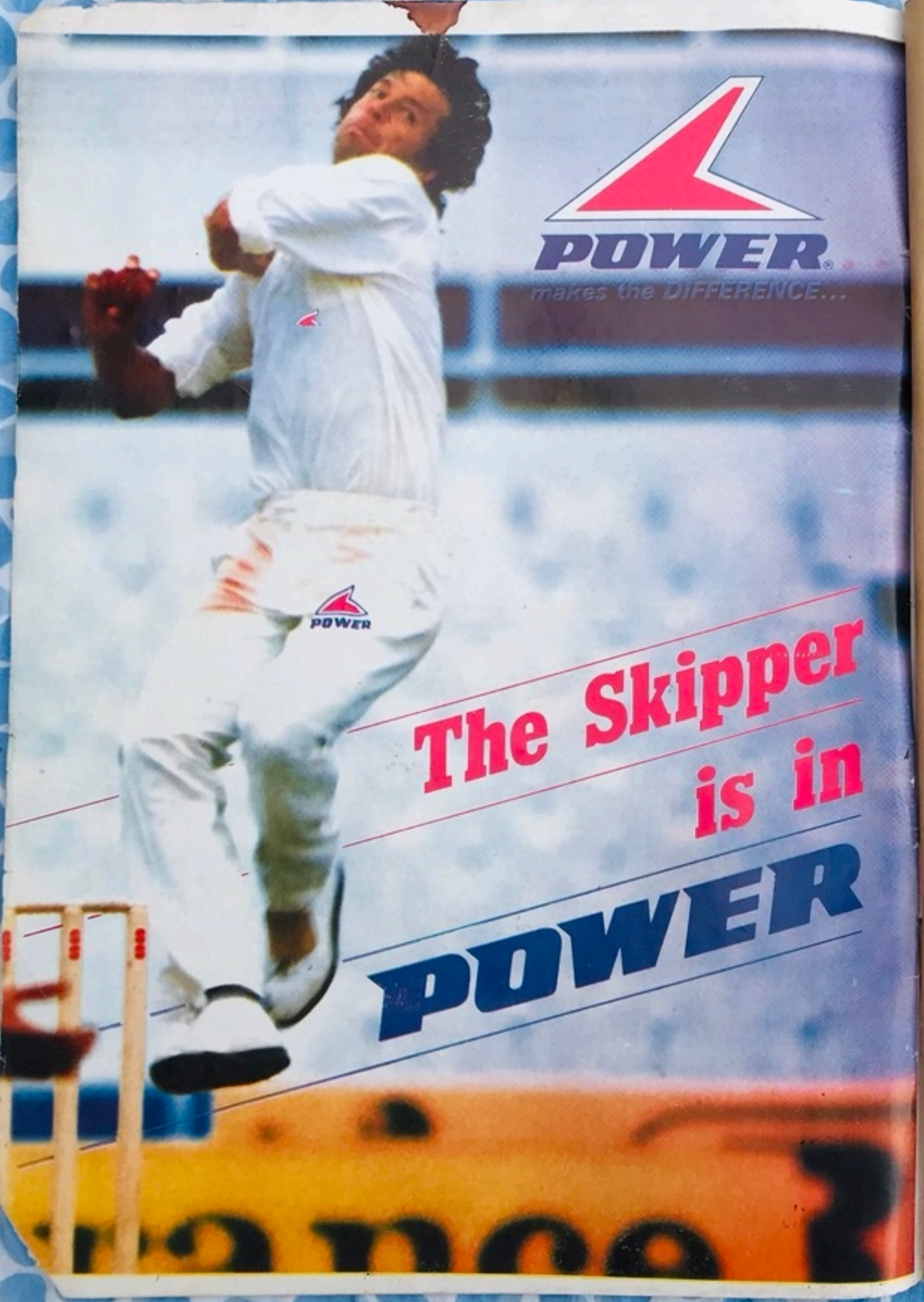

CONGRATULATION

ON THE INDEPENDENCE DAY OF PAKISTAN

HIBSON & COMPANY LTD.

CEMENT & SALT STOCKISTS
INDENTING AGENTS, IMPORTERS &
WHOLESALE DEALERS IN :
MACHINERY, MACHINE TOOLS, WORKSHOP EQUIPMENT,
GAS & ELECTRIC, HOUSEHOLD APPLIANCES

OFFICE : ALFALAH BUILDING, POST BOX NO. 1591,
SHAHRAH-E-QUAID-E-AZAM, LAHORE.
PHONE : 214699 Grams : "HIBCO"

MONTHLY

YOUTH INTERNATIONAL

یوتھ انٹرنیشنل

THE MESSAGE OF
THE COOL BREEZ
OF FREEDOM